ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

ستمبر 2019ء - محرم الحرام 1441ھ (جلد 17 شمارہ 01)

جلد 17 شمارہ 01

ستمبر 2019ء - محرم الحرام 1441ھ

ماہنامہ التبلیغ راولپنڈی

بشرفِ دعا
حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ
وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس
مفتی محمد ناصر
مولانا طارق محمود

فی شمارہ..................... 25 روپے
سالانہ.................. 300 روپے

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط وکتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر
محمد شرجیل جاوید چوہدری
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0323-5555686

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہو جانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ و چمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان
فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5702840
www.idaraghufran.org
Email: idaraghufran@yahoo.com
www.facebook.com/Idara Ghufran

ترتیب وتحریر

صفحہ

آئینۂ احوال..........آرمی چیف کا مدارس کے طلبا سے خطاب..........مفتی محمد رضوان	3
درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط179)..سُود اور اس کو بیع کے مثل قرار دینے کا وبال (قسط3).. // //	7
درسِ حدیث ....خودکشی کرنے کا وبال............// //	15
مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ	
''نفل کی جماعت'' کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف........................مفتی محمد رضوان	21
افادات وملفوظات..// //	25
اردو کی ناقدری اور انگریزی کا بے جا استعمال..........................مولانا شعیب احمد	28
کارل مارکس کا نظریہ اشتراکیت اور اسلام (تیسری وآخری قسط)............مولانا محمد ریحان	35
ماہِ شعبان: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات............مولانا طارق محمود	39
علم کے مینار:.. صحابیات علمِ حدیث کے میدان میں (حصہ اول)....مفتی غلام بلال	41
تذکرۂ اولیاء:..................عمر رضی اللہ عنہ کی بعض احادیث..........مفتی محمد ناصر	46
پیارے بچو!...........دادی کی ایک کہانی (دوسری وآخری قسط)........مولانا محمد ریحان	49
بزمِ خواتین ....حقوق سے دستبردار ہونے میں خواتین	
کے اختیارات (حصہ دوم)..مفتی طلحہ مدثر	51
آپ کے دینی مسائل کا حل ....کھڑے ہو کر جوتا، پائجامہ	
اور عمامہ پہننے کا حکم (قسط1)..ادارہ	58
کیا آپ جانتے ہیں؟....... قبروں کو سجدہ کرنے کا حکم.........مفتی محمد رضوان	67
عبرت کدہ .... فرعون کو جادوگروں کا جواب........مولانا طارق محمود	78
طب وصحت....نبی علیہ وسلم صلی اللہ کا مکھن، کھجور اور پنیر کا استعمال فرمانا....حکیم مفتی محمد ناصر	85
اخبارِ ادارہ ....ادارہ کے شب وروز............................// //	88
اخبارِ عالم ......قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں..........مولانا غلام بلال	89

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ احوال مفتی محمد رضوان

آرمی چیف کا مدارس کے طلبا سے خطاب

21/اگست 2019ء کو اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ 20/اگست/2019ء کو جی-ایچ- کیو- راولپنڈی میں پاکستان کے موجودہ چیف آف آرمی اسٹاف جناب جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب نے مدارس کے ان طلبا کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کیا، جنھوں نے میٹرک کے امتحانات میں مختلف امتحانی بورڈز سے پوزیشن حاصل کی تھی، اس اجلاس میں ''وفاق المدارس پاکستان'' کے 12، جبکہ ''رابطۃ المدارس'' کے 1 طالب علم کو اعزازی شیلڈز اور انعامات فراہم کیے گئے، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب نے اس موقع پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

میں آج بہت خوش ہوں، مجھے مدارس کے طلباء کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا، میں مدارس میں جانے کا خواہش مند ہوں، آپ تمام مکاتبِ فکر باہمی مشورہ سے کسی ایک مدرسہ کا انتخاب کریں، میں وہاں آؤں گا، مجھے خوشی ہے کہ مدارس کے طلباء نے دنیاوی تعلیم میں پوزیشنیں حاصل کی ہیں، جب میں نے پوزیشن کی فہرست دیکھی تو بہت خوشی ہوئی۔

میری ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ ہم دین اور دنیا دونوں میں آگے بڑھیں، دینی علوم ہمارے اندر کو نکھارتے ہیں، ہمیں دنیا میں دیگر اقوام کا مقابلہ کرنے کے لئے دنیاوی علوم میں بھی آگے بڑھنے کی ضرورت ہے، جب مدارس کے پڑھے ہوئے طلبہ دنیاوی علوم حاصل کرنے کے بعد اے-سی، اور ڈی-سی لگیں گے، تو ملک میں انصاف قائم ہوگا اور صحیح معنوں میں ریاستِ مدینہ قائم ہوگی، اگر صرف دنیا دار ہی عہدے دار بنتے رہے، تو کام نہیں چلے گا، آپ لوگوں کو احساس ہوگا کہ غلط کام کرنے پر مجھے آخرت میں جواب دہ ہونا پڑے گا، میں چاہتا ہوں کہ آپ ملک کی باگ ڈور سنبھالیں، ملک میں صحیح حکومت کریں۔

www.idaraghufran.org

ترکی کے صدر اردگان صاحب، مدرسے کے پڑھے ہوئے ہیں، وہ اپنے ملک کو کہاں سے کہاں لے گئے ہیں، آپ بھی ایسا ہی کریں، دینی علوم کے ساتھ ساتھ، دُنیاوی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھیں، قانون، اکنامکس، سیاسیات، نفسیات کے مضامین پڑھیں، تاکہ آپ یونیورسٹی، کالجز میں پروفیسر مقرر ہوں، وکیل بنیں، بینکس میں کام کر کے سودی نظام کے خاتمہ میں کردار ادا کریں۔

میری خواہش ہے کہ آپ سائنسی مضامین میں آگے آئیں، اپنی کھوئی ہوئی میراث حاصل کریں، آج اس کمرے میں کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں، جو کسی مسلمان نے ایجاد کی ہو، ہم نے گزشتہ پانچ سو سال میں انسانیت کی خدمت کے لئے کوئی ایجاد نہیں کی، انجکشن نہیں بنایا، ٹیبلٹ نہیں تیار کی، حالانکہ گیارہ صدیوں تک ہمارا عروج رہا۔

آج امتِ مسلمہ کی حالت کمزور ہے، اور دنیا کمزور کے ساتھ نہیں، طاقتور کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے، یہودی، دنیا میں نمک کے برابر ہیں، لیکن وہ دنیا کی معیشت پر قابض ہیں، ان کی مائیں جب امید سے ہوتی ہیں، تو انہیں سائنس پڑھائی جاتی ہے، جب کہ ہماری عورتوں میں ساس بہو کے جھگڑے ہی ختم نہیں ہوتے، آپ ہماری قومی حالت دیکھیں، صفائی کی کیا حالت ہے، کراچی کا حال آپ نے سنا ہوگا، حالانکہ ہمارے دین میں صفائی کو نصف ایمان کہا گیا ہے، ہم نے قرآن پاک کو صرف غلاف میں لپیٹ کر طاقچے میں رکھنے کے لئے بنا لیا ہے، غیر مسلموں نے قرآن پاک کو سمجھا، اور اس کی روشنی میں تحقیقات کیں، ہم ابھی تک چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں لڑ رہے ہیں، دنیا چاند تک پہنچ چکی ہے، ہر ایک فقہ کا جو طریقہ ہے، سب اپنی فقہ کے مطابق عمل کریں، اپنی فقہ کو چھوڑیں نہیں، دوسروں کو چھیڑیں نہیں، جب یہ اتحاد ہوگا، تو امت مضبوط ہوگی، ورنہ امت ختم ہو جائے گی، اغیار کھا جائیں گے۔

آج آپ دیکھیں، دنیا میں جنگ کہاں ہے؟ افغانستان میں، عراق میں، شام، کشمیر، لیبیا، یمن، یہ سب ممالک مسلمان ہیں، کیا کسی غیر مسلم ملک میں بھی جنگ مسلط ہے؟

نہیں ہے،اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بحیثیتِ امت بکھرے ہوئے ہیں، ہمارے اندر اتحاد نہیں ہے۔

تو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کھوئی ہوئی میراث حاصل کریں اور دنیا کی باگ ڈور سنبھالیں،قرآن پاک پڑھیں، سمجھیں، اس کی روشنی میں تحقیق کریں،دنیا کے جس میدان میں ہوں،دین پرعمل کریں، ہر جگہ عمل ہوسکتا ہے۔

دنیا کی اہم زبانیں سیکھیں، کسی زبان کا سیکھنا کفر نہیں ہے،انگلش سیکھیں،تاکہ آپ اپنا پیغام دنیا تک پہنچاسکیں،اپنی فٹنس،اور صحت کا خیال رکھیں،کھیل کود میں حصہ لیں، ہر مسلمان کا صحت مند ہونا ضروری ہے، ہمارے اور مدارس کے درمیان جو غیر فطری دوری پیدا ہوگئی ہے،اسے ختم ہونا چاہیے،ہم سب ایک ہیں،اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں، ملک کی خدمت کے لیے ایک میری ذمہ داری ہے،ایک آپ کی ذمہ داری ہے،لیکن سب کا مقصد ایک ہے، ہمارے درمیان کوئی دوری نہیں ہونی چاہیے،علمائے کرام کا پاکستان بنانے میں بہت بڑا کردار ہے۔

علمائے کرام فوج کے ساتھ ہیں،تو فوج مضبوط ہے، ہماری افواج میں بہت سے حفاظ ہیں،تھری اسٹار آفیسرز حافظ ہیں، ہمارے جو افسران حافظ ہوتے ہیں، وہ بہت ذہین ہوتے ہیں۔

ایک بات کا خیال رکھیں کہ کسی پروپیگنڈہ سے متاثر نہ ہوں، آج واٹس ایپ، سوشل میڈیا پر بہت زیادہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، حکومت کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف،کبھی کہا جاتا ہے کہ حکومت نے ضمیر فروخت کردیا ہے،کشمیر کا سودا کرلیا ہے،کبھی اسلام کے متعلق شک کیا جاتا ہے، یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں،ایک مسلمان کیسے اپنے دنیاوی مفاد کے لیے اپنی قبر اور آخرت کو خراب کرسکتا ہے،مسلمان کے لیے سب سے پہلے تو آخرت ہے،اس کا دین ہے، میری خواہش ہے کہ آپ کی تعلیم اور کامیابی کا سفر اسی طرح کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔

جناب آرمی چیف کے مذکورہ بیان کے بعض اجزاء سے کسی کا اختلاف، اپنی جگہ،لیکن واقعہ یہ ہے کہ بحیثیتِ مجموعی، جناب آرمی چیف کا مذکورہ بیان، بڑی اہمیت وتوجہ کا حامل ہے،جس میں انہوں نے دینی مدارس کے طلبۂ کرام کو جو باتیں فرمائی ہیں، ہماری نظر میں ان کی سخت ضرورت ہے۔

ہماری بھی مدت سے یہی خواہش ہے کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے بھی موجودہ دور کے اہلِ علم حضرات کو اتنی مناسبت ہونی چاہیے کہ وہ عصرِ حاضر کے مختلف شعبوں کے ساتھ منسلک اور وابستہ ہوں، اور ان شعبوں میں اہم اور مؤثر کردار ادا کریں، اور خاص طور پر سائنس اور دوسرے شعبوں میں اقوامِ عالم کی صحیح رہنمائی کریں،تا کہ دنیا، کفر وجہالت کے اندھیروں سے نکل کرعلم وہدایت کے راستے کی روشنی کا مشاہدہ کرے۔

لیکن افسوس ہے کہ اس قسم کی باتوں کو ایک دین دار طبقہ اپنی مخالفت ومخاصمت پر محمول کرتا ہے،اور ان چیزوں کو خاطر خواہ اہمیت دینے کے لیے آمادہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ اصلاحِ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط نمبر179، آیت نمبر275)　مفتی محمد رضوان

سُود اور اس کو بیع کے مثل قرار دینے کا وبال (قسط3)

جاہلیت کے تمام سود ختم کردیے گئے

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سمعتُ رسولَ الله -صلَّى الله عليه وسلم- في حجةِ الوداعِ يقول: "ألا إنَّ كلَّ رباً من ربا الجاهليةِ مَوضوعٌ، لكم رؤوسُ أموالِكم لا تَظلِمونَ ولا تُظلَمونَ(سنن أبی داود، رقم الحديث ٣٣٣٤، باب في وضع الربا) [1]

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یاد رکھو! بے شک جاہلیت کے سود میں سے ہر ایک ختم کردیا گیا ہے، تمہارے لیے تمہارے مالوں کی اصل پونجی کا لینا جائز ہے (اس سے زیادہ سودی اضافے کا لینا جائز نہیں) نہ تم ظالم بنو، اور نہ مظلوم بنو (ابوداؤد)

''سود'' کا ادنیٰ گناہ، شدید ''زنا'' سے بدتر

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دِرْهَمٌ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ٢١٩٥٧)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سود'' کا وہ ایک درہم جو انسان جانتے بوجھتے کھاتا ہے، چھتیس (36) مرتبہ زنا سے زیادہ سخت گناہ ہے (مسند احمد)

بعض حضرات نے اس حدیث کے مرفوع یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، ہونے کی سند کو

[1] قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن في الشواهد (حاشية سنن ابی داؤد)

www.idaraghufran.org

''ضعیف'' قرار دیا ہے، اور اس کو حضرت کعب احبار کا قول قرار دیا ہے۔ [1]

حضرت ابنِ حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ كَعْبٍ، قَالَ " :لَأَنْ أَزْنِيَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ زَنْيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمَ رِبًا يَعْلَمُ اللهُ أَنِّي أَكَلْتُهُ حِينَ أَكَلْتُهُ رِبًا (مسند الإمام أحمد، رقم الحديث ٢١٩٥٨) [2]

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تینتیس (33) مرتبہ زنا کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جانتے بوجھتے سود کا ایک درہم کھاؤں (مسند احمد)

گزشتہ روایت میں چھتیس (36) کے عدد کا ذکر تھا، اور مذکورہ روایت میں تینتیس (33) کے عدد کا ذکر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ "(سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ٢٢٧٤،باب التغليظ فى الربا)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے ستّر (70) دروازے ہیں، جن میں سے ہلکا دروازہ اس طرح ہے، جیسا کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح (وصحبت یا زنا) کرے (ابنِ ماجہ)

مذکورہ حدیث کی سند کو بعض حضرات نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ [3]

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: ضعيف مرفوعاً، رجاله ثقات رجال الشيخين غير صحابيه، فقد روى له أبو دواد، وهذا الحديث لا يصح مرفوعاً إلى النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وإنما هو من قول كعب الأحبار كما سيأتى فى الرواية التالية(حاشية مسند احمد)

[2] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح إلى كعب الأحبار .سفيان :هو الثورى(حاشية مسند احمد)

[3] قال شعيب الارنؤوط: إسناده ضعيف لضعف أبي معشر –وهو نجيح بن عبد الرحمن السِّنْدى– وقد تابعه غيرُ واحدٍ ممن لا يُعتدُّ بمتابعته كما سيأتي.

وأخرجه البيهقي في "شعب الإيمان (5522) "من طريق محمد بن أبي معشر، عن أبيه، به .وقال: أبو معشر وابنه غير قويين.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهٗ، وَإِنَّ أَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

(مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۲۲۵۹، کتاب البیوع)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے تہتّر (73) دروازے ہیں، جن میں سے ہلکا دروازہ اس طرح ہے، جیسا کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح (وصحبت یا زنا) کرے،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وأخرجه محمد بن نصر فی "السنة (204) "من طريق النضر بن شميل، عن أبی معشر، به .لكن جعله من قول أبی هريرة.

وأخرجه ابن أبی شيبة 561 /6، وهناد بن السری فی "الزهد(1176) "، وابن أبی الدنيا فی (الصمت) (173)، وفی "الغيبة والنميمة (34) "من طريق عبد الله بن سعيد المقبری، عن أبيه، عن أبی هريرة .وعبد الله متروك الحديث.

وأخرجه ابن الجارود (647)من طريق النضر بن محمد اليمامی، وابن أبی عدی فی ترجمة عكرمة بن عمار، والبيهقی فی "الشعب(5520) "، من طريق عفيف بن سالم، والعقيلی فی "الضعفاء257 /2 "، وابن الجوزی فی "الموضوعات245 /2 "، والبيهقی فی "الشعب (5521) "من طريق عبد الله بن زياد اليمامی، ثلاثتهم عن عكرمة بن عمار، عن يحيى بن أبی كثير، عن أبی سلمة، عن أبی هريرة .وعكرمة بن عمار مضطرب الحديث فی روايته عن يحيى بن أبی كثير .وقد رواه عكرمة مرة عن يحيى بن أبی كثير، عن عبد الله بن زيد، عن أبی سلمة، عن أبی هريرة كما قال ابن أبی حاتم فی "العلل 372 /1 "وسأل أباه عنه، فقال: رواه الأوزاعی، عن يحيى بن أبی كثير، عن ابن عباس قوله، وهذا أشبه.

ورواه عكرمة مرة أيضا عن يحيى بن أبی كثير، عن أبی سلمة، عن عبد الله بن سلام من قوله .أخرجه العقيلی فی "الضعفاء.258 /2 "

قلنا: وعبد الله بن زياد اليمامی منكر الحديث كما قال البخاری فی "التاريخ الكبير.95 /5 "

ومع ذلك قال الحافظ المنذری فی "الترغيب والترهيب 6 /3 "عن طريق أبی سلمة، عن أبی هريرة: لا بأس بإسناده!!

ورواه فضيل بن عياض، عن ليث بن أبی سليم، عن المغيرة، عن أبی هريرة قوله كما قال ابن أبی حاتم فی "العلل379 /1 "، وسأله أباه عنه، فقال: هذا خطأ، إنما هو ليث، عن أبی المغيرة واسمه زياد، عن أبی هريرة .قلنا: وليث سیء الحفظ .

وفی الباب عن عبد الله بن مسعود سيأتی تخريجه عند الحديث الآتی بعده .وهو منكر.

وعن ابن عباس عند البيهقی فی "الشعب (6715) "ورجاله ثقات عن آخرهم، لكن قال أبو زرعة الرازی فيما نقله عنه ابن أبی حاتم فی "العلل :391 /1 "حديث منكر، ولفظه: " إن الربا نيف وسبعون بابا، أهونهن ..." .(حاشية سنن ابنِ ماجه)

www.idaraghufran.org

اور بدترین سود، مسلمان آدمی کی عزت (کونقصان پہنچانا اور اس کی عزت پر زبان درازی کرنا) ہے (حاکم)

امام حاکم اور علامہ ذہبی رحمہما اللہ نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ [1]

لیکن امام بیہقی رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث کے متن کو ''منکر'' قرار دیا ہے۔ [2]

قیامت کے قریب سود کی کثرت کی ایک حدیث

ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ:

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی شخص بھی ایسا باقی نہیں رہے گا، جو سود کھانے والا نہ ہو، جو سود نہیں کھائے گا، اس کو سود کا دھواں پہنچ جائے گا''۔

---

[1] قال الحاكم:هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه"
و قال الذهبي في التلخيص: على شرط البخارى ومسلم.

[2] وأخبرنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أبو بكر بن إسحاق، أنا محمد بن غالب، ثنا عمرة بن علي، ثنا ابن أبي عدى، ثنا شعبة، عن زبيد، عن إبراهيم، عن مسروق، عن عبد الله، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: " الربا ثلاثة وسبعون بابا أيسرها مثل أن ينكح الرجل أمه، وإن أربى الربا عرض الرجل المسلم.

قال الشيخ أحمد: " هذا إسناد صحيح، والمتن منكر بهذا الإسناد، ولا أعلمه إلا وهما وكأنه دخل لبعض رواة الإسناد في إسناده "(شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ۵۱۳۱)

قال سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشَّثرى:

قلت: محمد بن غالب قال في الميزان :(681 /3)وثقه الدارقطني وقال: وهم في أحاديث . اهـ .فالحمل عليه إذ خالفه ابن ماجه (ح 2275)، فرواه على عمرو بن علي، وأبو نعيم في أخبار أصبهان (61 /2)، من طريق عبد الله بن بندار بن إبراهيم الباطرقاني، حدثنا عمرو بن علي بهذا الإسناد "الربا ثلاثة وسبعون حوبا"، دون الزيادة.

الثانية: عن رجل، عنه مرفوعا بنحوه.

أخرجه عبد الرزاق (314 /8)من طريق عطاء الخراساني، عن رجل به.

وفيه علتان:

الأولى: جهالة الرجل.

الثانية: عطاء الخراساني قال في التقريب (ص 392): صدوق، يهم كثيرا ويرسل ويدلس، فالإسناد ضعيف(حاشية المطالب العالية، ج ۱۱ ص ۸۸۱، ۸۸۲، تحت رقم الحديث ۲۷۲۶، كتاب الأدب، باب الزجر عن الاستطالة في عرض المسلم)

www.idaraghufran.org

مگراس حدیث کی سند کو بعض اہلِ علم حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

حقیقتِ سود سے متعلق ایک جامع حدیث

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ، فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ (مسلم، رقم الحديث ۱۵۸۷ "۸۱")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا، سونے کے بدلے، اور چاندی، چاندی کے بدلے، اور گندم، گندم کے بدلے، اور جو، جو کے بدلے، اور کھجور، کھجور کے بدلے، اور نمک، نمک کے بدلے برابر برابر، ٹھیک ٹھیک، ہاتھوں ہاتھ ہو، پس جب یہ اقسام تبدیل ہو جائیں تو جب وہ ہاتھوں ہاتھ ہو تو تم جیسے چاہو فروخت کرو (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جب خرید وفروخت کے وقت دونوں طرف مذکورہ اور اس جیسی چیزوں میں سے ایک جنس ہو، تو برابری بھی ضروری ہے، اور نقدا نقدی لین دین کا ہونا بھی ضروری ہے، لیکن جب جنس تبدیل ہو جائے، تو برابری تو ضروری نہیں، لیکن بعض صورتوں میں نقدا نقدی کا لین دین پھر بھی ضروری ہے۔

ادھار میں سود ہونے کی حدیث

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] حدثنا عبد الله بن سعيد، حدثنا إسماعيل ابن علية، حدثنا داود ابن أبي هند، عن سعيد بن أبي خيرة، عن الحسن عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: " ليأتين على الناس زمان لا يبقى منهم أحد إلا آكل الربا، فمن لم يأكل أصابه من غباره (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۲۲۷۸)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده ضعيف .سعيد بن أبي خيرة لم يوثقه غير ابن حبان ولا يعرف هذا الحديث إلا به، والحسن البصري لم يسمع من أبي هريرة (حاشية سنن ابن ماجه)

www.idaraghufran.org

أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :إِنَّـمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ (مسلم،رقم الحديث ۱۵۹۶"۱۰۲")

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سود'' اُدھار میں ہوتا ہے (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ بعض صورتوں میں کمی، زیادتی کے بغیر صرف ادھار سے بھی سود ہوجاتا ہے، جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ [1]

سود کی تعریف وتوضیح سے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَـمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولَ " :أَمَّـا بَـعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِـنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيرِ -وَالْخَمْرُ :مَا خَامَرَ الْعَقْلَ -وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ، وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

[1] أن النبی صلی الله عليه وسلم قال الربا فی النسيئة وفی رواية إنما الربا فی النسيئة وفی رواية لا ربا فيما كان يدا بيد معنى ما ذكره أولا عن بن عمر وبن عباس أنهما كانا يعتقدان أنه لا ربا فيما كان يدا بيد وأنه يجوز بيع درهم بدرهمين ودينار بدينارين وصاع تمر بصاعين من التمر وكذا الحنطة وسائر الربويات كانا يريان جواز بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا وأن الربا لا يحرم فی شیء من الأشياء إلا إذا كان نسيئة وهذا معنى قوله إنه سألهما عن الصرف فلم يريا به بأسا يعنی الصرف متفاضلا كدرهم بدرهمين وكان معتمدهما حديث أسامة بن زيد إنما الربا فی النسيئة ثم رجع بن عمر وبن عباس عن ذلک وقالا بتحريم بيع الجنس بعضه ببعض متفاضلا حين بلغهما حديث أبی سعيد كما ذكره مسلم من رجوعهما صريحا وهذه الأحاديث التی ذكرها مسلم تدل على أن بن عمر وبن عباس لم يكن بلغهما حديث النهی عن التفاضل فی غير النسيئة فلما بلغهما رجعا إليه وأما حديث أسامة لا ربا إلا فی النسيئة فقد قال قائلون بأنه منسوخ بهذه الأحاديث وقد أجمع المسلمون على ترک العمل بظاهره وهذا يدل على نسخه وتأوله آخرون تأويلات أحدها أنه محمول على غير الربويات وهو كبيع الدين بالدين مؤجلا بأن يكون له عنده ثوب موصوف فيبيعه بعبد موصوف مؤجلا فإن باعه به حالا جاز الثانی أنه محمول على الأجناس المختلفة فإنه لا ربا فيها من حيث التفاضل بل يجوز تفاضلها يدا بيد الثالث أنه مجمل وحديث عبادة بن الصامت وأبی سعيد الخدری وغيرهما مبين فوجب العمل بالمبين وتنزيل المجمل عليه هذا جواب الشافعی رحمه الله (شرح النووی علیٰ مسلم، ج ۱۱ ص ۲۳ الیٰ ۲۶، كتاب البيوع، باب الربا)

www.idaraghufran.org

كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ :الْجَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا (مسلم، رقم الحديث ٣٠٣٢ "٣٣")

ترجمہ: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا، وہ فرمارہے تھے کہ اما بعد! اے لوگو! اللہ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی ہے اور وہ شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے انگور، کھجور، شہد، گندم، اور جو سے اور شراب وہ ہے جو کہ عقل میں فتور ڈال دے، اور اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آخری مرتبہ بیان فرما دیتے دادا، اور کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب (مسلم)

حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا نزِلَ آيَةُ الرِّبَا، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ (مسند احمد، رقم الحديث ٣٥٠) [1]

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخری آیت ،سود سے متعلق نازل ہوئی ہے ،اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال مبارک سے قبل اس کی مکمل وضاحت کا موقع نہیں مل سکا، اس لئے سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں ذرا بھی سود کا شک ہو، اسے بھی چھوڑ دو (مسند احمد)

اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ [2]

مطلب یہ ہے کہ سود کی تمام شکلیں اور صورتیں پوری طرح واضح نہیں، اس لیے اس کے شک وشبہ والی صورتوں سے بھی اجتناب کرنے کا اہتمام کرو۔ (جاری ہے............)

[1] قال شعيب الارنؤوط: حسن، رجاله ثقات رجال الشيخين، وسماعُ ابنِ عُلية من سعيد بن أبي عروبة قبلَ اختلاطه (حاشية مسند احمد)

[2] عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ :إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٢٢٧٦)

قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح(حاشية سنن ابنِ ماجه)

جلد1
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...معینُ المفتی
(2)...رَفْعُ التَّشْكِيْكِ عَنْ حِيْلَةِ التَّمْلِيْكِ
(3)...غیر حنفی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم
(4)...اَلْمَشَاكِلُ الْحَاضِرَةُ فِيْ حُرْمَةِ الْمُصَاهَرَةِ
(5)...تحقیق طلاق بالکتابۃ والاکراہ
(6)...مجنوں، غضبان اور سکران کی طلاق
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد2
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...صبح صادق وکاذب اور وقتِ عشاء کی تحقیق
(2)...کشفُ الغطاء عن وقتِ الفجر والعشاء
(3)...اشکالیات فلکیة وفقهیة حول تحدید مواقیت الصلاة.
(4)...کیفیةُ التحقق من صحة مواقیت الصلاة فی التقاویم.
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد3
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...النظر والفکر فی مبدء السفر والقصر
(2)...بِدَايَةُ السَّفَرِ وَالْقَصْرِ فِيْ حَالَةِ الْحَضَرِ وَالْمِصْرِ
(3)...منعُ مبدءِ السفر قبل مبدءِ القصر
(4)...جڑواں شہروں (Twin cities) میں سفر وقصر کا حکم
(5)...محرم کے بغیر سفر کا حکم
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد4
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...خوارج سے متعلق احادیث کی تحقیق
(2)...کفار کے مخاطب بالفروع ہونے کا حکم
(3)...غیرُ اللہ کی نذر و نیاز و ذبح کا حکم
(4)...رؤیتِ باری تعالیٰ
(5)...قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کا حکم
(6)...خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کا حکم
(7)...محفلِ حسنِ قراءت کا حکم
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد5
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...پاکستان کی موجودہ رؤیتِ ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت
(2)...مقدس اوراق کا حکم
(3)...قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم
(4)...خیرُ بقاعِ الارض کی تحقیق (یعنی شرعاً افضل ترین قطعۂ زمین کون سا ہے؟)
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد6
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...مجالسِ ذکر اور اجتماعی ذکر
(2)...جمعہ کے دن دُرود پڑھنے کی تحقیق
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد7
علمی وتحقیقی رسائل
متبرک مقامات وآثار کے فضائل واحکام سے متعلق
13 علمی، فقہی وتحقیقی رسائل کا مجموعہ
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد8
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...اجتہادی اختلاف اور باہمی تعصب
(2)...تفرّد کی حقیقت
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد9
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...تمباکو نوشی کے احکام
(2)...ضرورت وحاجت اور استقراض بالربح کی تحقیق
(3)...حمد ونعت اور اس کی شرائط
(4)...نام رکھنے کے عربی قواعد
(5)...انگور، کھجور و دیگر اشیاء کے نبیذ اور جوس وغیرہ کی تحقیق
(6)...بالوں میں وصل کی تحقیق
(7)...دَف کی تحقیق
مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد10
علمی وتحقیقی رسائل
(1)...پانی وڈھیلے سے استنجاء کی تحقیق
(2)...نیند سے وضو ٹوٹنے کی تحقیق
(3)...حرمت ونجاست سے متعلق اصول
(4)...تحقیق مسحِ رقبۃ
(5)...نماز کے وقت سوتے رہ جانا اور طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنا
(6)...نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ
(7)...خواتین کی امامت وجماعت کا شرعی حکم
(8)...بوقتِ خطبہ آنے والے کو تحیۃ المسجد کا شرعی حکم
(9)...صلاۃُ التسبیح سے متعلق احادیث وروایات کی تحقیق
مصنف
مفتی محمد رضوان

اصلاح واضافہ شدہ جدید ایڈیشن
دُرودوسلام کے فضائل واحکام
مسنون وماثور درود وسلام کے عظیم الشان فضائل وفوائد، درود وسلام کے مخصوص
مواقع اور ان کی فضیلت واہمیت، درود وسلام کے متعلق شرعی احکام، اور منکرات
درود وسلام کے مسنون وماثور صیغے اور غیر مسنون صیغوں وطریقوں کی نشاندہی
اور درود وسلام سے متعلق بعض احادیث وروایات کی اسنادی حیثیت پر کلام
مصنف
مفتی محمد رضوان

بسلسلہ اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام
اصلاح وترمیم شدہ جدید ایڈیشن
ماہِ محرمُ الحرام کے فضائل واحکام
اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام کے سلسلے میں ماہِ محرم الحرام کے فضائل واحکام
ماہِ محرمُ الحرام سے اسلامی سال کے آغاز وسنِ ہجری کا تعلق
دینی احکام میں اسلامی وقمری سَن وماہ کی اہمیت
دس محرم کے دن نفلی روزہ وغیرہ کی فضیلت واہمیت اور اس سلسلہ میں متفرق احکام
مؤلف
مفتی محمد رضوان

ملنے کا پتہ
کتب خانہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی
فون: 051-5507270

www.idaraghufran.org

درسِ حدیث — مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

خودکشی کرنے کا وبال

انسان کو جو زندگی کی نعمت ودولت حاصل ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کے پاس امانت ہے، اور اسی نعمت ودولت سے فائدہ اٹھا کر، انسان، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکتا ہے، اس کے بغیر کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

اس لیے اس نعمت ودولت اور امانتِ الٰہی کا صحیح صحیح استعمال ضروری ہے، اور اس میں خیانت جائز نہیں۔ زندگی کی نعمت ودولت میں ایک بڑی خیانت یہ ہے کہ اس کو غیر مصرف میں ضائع کیا جائے، اسی لیے اسلام میں خودکشی کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور اس پر احادیث میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اس سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ (صحيح البخاری، رقم الحديث ۱۳۶۳)

ترجمہ: اور جس نے اپنے آپ کو لوہے سے قتل کیا، تو اس کو اسی لوہے سے جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائے گا (بخاری)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسلم، رقم الحديث ۱۱۰ "۱۷۶")

ترجمہ: اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا، تو اس کو قیامت کے دن اسی چیز

کے ذریعے عذاب ہوگا (مسلم)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص دنیا میں کسی طرح سے خودکشی کا ارتکاب کرے گا، تو اس کو آخرت میں اسی طرح سے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا(صحيح البخاری، رقم الحديث ۵۷۷۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا، تو وہ جہنم کی آگ میں پہاڑ سے یوں ہی گرتا رہے گا، ہمیشہ ہمیش ،اس عذاب میں مبتلا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کیا، تو وہ جہنم کی آگ میں اس زہر کو پیتا رہے گا، ہمیشہ ہمیش اس عذاب میں مبتلا رہے گا، اور جس نے اپنے آپ کو لوہے (مثلاً چاقو، چھری، بلیڈ، تیر، تلوار، بندوق کی گولی وغیرہ) سے قتل کیا، تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا، اور اس لوہے کو جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا، ہمیشہ ہمیش اس عذاب میں مبتلا رہے گا (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ":مَنْ خَنَقَ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا فَقَتَلَهَا، خَنَقَ نَفْسَهُ فِي النَّارِ، وَمَنْ طَعَنَ نَفْسَهُ طَعَنَهَا فِي النَّارِ، وَمَنِ اقْتَحَمَ فقتل نفسه، اقتحم في النار(صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ۵۹۸۷) [1]

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية صحيح ابنِ حبان)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں اپنا گلا گھونٹ کر اپنے آپ کو قتل کیا، تو وہ اپنے آپ کا جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا، اور جس نے اپنے آپ کو زخمی کیا، تو وہ اپنے آپ کو جہنم میں زخمی کرتا رہے گا، اور جس نے اپنے آپ کو گرا کر قتل کیا، تو وہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا (ابنِ حبان)

مذکورہ احادیث وروایات سے خودکشی کرنے کا سخت عذاب معلوم ہوا کہ وہ جہنم میں اسی طرح کے عذاب میں عرصۂ دراز اور برس ہا برس تک مبتلا رہے گا۔

اور اگر کسی نے خودکشی کو حلال و جائز سمجھ کر کیا، تو وہ کافر ہونے کی وجہ سے کبھی بھی جہنم سے ہرگز نہ نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آمین۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ، فَقَالَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ، فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا (صحيح البخارى، رقم الحديث ٦٤٩٣)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، جو مشرکین سے قتال کررہا تھا، اور مسلمانوں کی طرف سے بہت شدت کے ساتھ جنگ کررہا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جہنم والے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے، تو اس کو دیکھ لے، تو مسلمانوں

میں سے ایک شخص اس آدمی کے پیچھے ہوگیا (تاکہ اس کے جہنمی ہونے کے عمل کو دیکھ سکے) وہ آدمی مشرکوں سے برابر جنگ کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ زخمی ہوگیا، پھر اس نے جلدی مرنا چاہا، تو اس نے اپنی تلوار کی دھار کو سیدھا کر کے اپنے سینے کے درمیان رکھا، پھر اس پر اپنا وزن ڈال دیا، یہاں تک کہ وہ تلوار اس کے مونڈھوں کے درمیان سے نکل گئی (اور اس کا کام تمام ہوگیا) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک بندہ کوئی عمل کرتا رہتا ہے، لوگ اس کو جنت والوں کا عمل سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ جہنم والوں میں سے ہوتا ہے، اور بندہ کوئی عمل کرتا رہتا ہے، لوگ اس کو جہنم والوں کا عمل سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے، اور بس اعمال کا دار و مدار خاتموں پر ہے (بخاری)

جہاد کا عمل، بڑا مبارک عمل ہے، لیکن بالآخر اس شخص نے خودکشی کر کے اپنے اس عمل کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیا۔

خودکشی کرنے والے کا اپنا آخری عمل، چونکہ خودکشی کا عمل ہوتا ہے، اور اسی عمل پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے، اور یہ سخت ترین گناہ ہے، اس لیے اس کا وبال بھی بڑا سخت ہے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ (مسلم، رقم الحدیث ۹۷۸ "۱۰۷")

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا، جس نے اپنے آپ کو تیر سے قتل کیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ (سنن النسائی، رقم الحدیث ۱۹۶۴)

ترجمہ: ایک آدمی نے اپنے آپ کو تیر سے قتل کرلیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا (نسائی)

مذکورہ احادیث وروایات سے خودکشی کرنے والے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے ایسے شخص کی نمازِ جنازہ تک پڑھنے کو گوارا نہیں فرمایا۔

بہرحال مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ اسلام میں خودکشی کرنے کی اجازت نہیں، اور یہ فعل سخت حرام اور شرک کے بعد کبیرہ ترین گناہوں میں سے ہے۔ [1]

احادیث وروایات میں خودکشی کرنے والے کے لیے سخت ترین اور طویل ترین عذاب کا ذکر آیا ہے، لیکن چونکہ اگر کوئی مسلم ومومن ہو، تو اس سے اس کا ایمان ختم نہیں ہوتا، اس لیے خودکشی کرنے والا کافر شمار نہیں ہوگا، اور اس لیے اس پر مسلمانوں والے احکام جاری ہوں گے۔

البتہ اگر اس نے اپنے عقیدے سے اس گناہ کو حلال سمجھ کر اختیار کیا ہو، تو پھر وہ عنداللہ کافر شمار ہوگا، اور دل کا حال، عام طور پر معلوم نہیں ہوا کرتا، اس لیے ہمیں ایسے شخص کو، اگر وہ پہلے سے مسلمان ہو، مسلمان ہی سمجھنا چاہیے۔ [2]

---

[1] الانتحار حرام بالاتفاق، ويعتبر من أكبر الكبائر بعد الشرك بالله .قال الله تعالى(ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق)وقال(ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما)وقد قرر الفقهاء أن المنتحر أعظم وزرا من قاتل غيره، وهو فاسق وباغ على نفسه، حتى قال بعضهم: لا يغسل ولا يصلى عليه كالبغاة، وقيل: لا تقبل توبته تغليظا عليه .

كما أن ظاهر بعض الأحاديث يدل على خلوده في النار .منها قوله من تردى من جبل فقتل نفسه فهو في نار جهنم يتردى فيها خالدا مخلدا فيها أبدا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦ ص٢٨٣، ٢٨٤، مادة "انتحار")

[2] لم يقل بكفر المنتحر أحد من علماء المذاهب الأربعة؛ لأن الكفر هو الإنكار والخروج عن دين الإسلام، وصاحب الكبيرة – غير الشرك – لا يخرج عن الإسلام عند أهل السنة والجماعة، وقد صحت الروايات أن العصاة من أهل التوحيد يعذبون ثم يخرجون .بل قد صرح الفقهاء في أكثر من موضع بأن المنتحر لا يخرج عن الإسلام، ولهذا قالوا بغسله والصلاة عليه كما سيأتي، والكافر لا يصلى عليه إجماعا .

ذكر في الفتاوى الخانية: المسلم إذا قتل نفسه في قول أبي حنيفة ومحمد يغسل ويصلى عليه.

وهذا صريح في أن قاتل نفسه لا يخرج عن الإسلام، كما وصفه الزيلعي وابن عابدين بأنه فاسق كسائر فساق المسلمين كذلك نصوص الشافعية تدل على عدم كفر المنتحر .

وما جاء في الأحاديث من خلود المنتحر في النار محمول على من استعجل الموت بالانتحار، واستحله، فإنه باستحلاله يصير كافرا؛ لأن مستحل الكبيرة كافر عند أهل السنة، والكافر مخلد في النار بلا ريب، وقيل: ورد مورد الزجر والتغليظ، وحقيقته غير مرادة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦ ص٢٩١، ٢٩٢، مادة "انتحار")

خودکشی کرنے والا، اگر مسلمان تھا، تو اس کو فوت ہونے کے بعد مسلمانوں کی طرح غسل دیا جائے گا۔ [۱]

اور جمہور فقہائے کرام یعنی حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک، خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی، لیکن امامُ المسلمین اور خاص مقتداء وعلماء حضرات کو اس کی نمازِ جنازہ میں شرکت سے اجتناب کرنا مناسب ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اجتناب کیا۔ [۲]

خودکشی کرنے والا، اگر مسلمان تھا، تو اس کی مسلمانوں کی طرح تکفین وتدفین کی جائے گی، اور بعد میں اس کے لیے دعاء واستغفار اور صدقہ وخیرات وغیرہ کے ذریعہ ایصالِ ثواب کے اعمال کا بجالانا بھی جائز ہوگا۔ واللہ تعالٰی أعلم۔ [۳]

---

[۱] لا يخرج عن الإسلام بسبب قتله نفسه عند الفقهاء كما سبق، ولهذا صرحوا بوجوب غسله كغيره من المسلمين وادعى الرملي الإجماع عليه حيث قال: وغسله وتكفينه والصلاة عليه وحمله ودفنه فروض كفاية إجماعا، للأمر به في الأخبار الصحيحة، سواء في ذلك قاتل نفسه وغيره(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦ ص ۲۹۴، مادة ''انتحار'')

[۲] يرى جمهور الفقهاء (الحنفية والمالكية والشافعية) أن المنتحر يصلى عليه، لأنه لم يخرج عن الإسلام بسبب قتله نفسه كما تقدم، ولما ورد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: صلوا على من قال لا إله إلا الله ولأن الغسل والصلاة متلازمان عند المالكية، فكل من وجب غسله وجبت الصلاة عليه، وكل من لم يجب غسله لا تجب الصلاة عليه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦ ص ۲۹۴، ۲۹۵، مادة ''انتحار'')

[۳] اتفق الفقهاء على وجوب تكفين الميت المسلم ودفنه، وصرحوا بأنهما من فروض الكفاية كالصلاة عليه وغسله، ومن ذلك المنتحر؛ لأن المنتحر لا يخرج عن الإسلام بارتكابه قتل نفسه كما مر(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٦ ص ۲۹۵، مادة ''انتحار'')

اقبال ٹریڈرز

ہمارے ہاں پلاسٹک، اسٹیل، آفس فرنیچر اور کمپیوٹر ٹیبل کی ورائٹی دستیاب ہے

اس کے علاوہ المونیم کی کھڑکیاں اور دروازے، سیلنگ، بلائنڈز، وال پیپر، ونائل فلور ٹائل بھی دستیاب ہیں

بالمقابل چوک کوہاٹی بازار مری روڈ راولپنڈی

فون 5962705--5503080

مقالات ومضامین

مفتی محمد رضوان

”نفل کی جماعت“ کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ موطا امام مالک کی فارسی شرح ”مصفّٰی“ میں فرماتے ہیں:

مسئلہ: ازیں حدیث واحادیثِ دیگر معلوم شدہ است کہ نمازِ نفل باجماعت خواندن مکروہ نیست، آرے التزام مثل التزام آں در فرض وعیدین وکسوف بدعت است

(المصفّٰی، ج۱ص۱۶۶، باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ، مطبوعہ: مطبع فاروقی، دہلی)

ترجمہ: مسئلہ: اس حدیث اور دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ نہیں، البتہ فرض نماز اور عیدین اور سورج گرہن وغیرہ کی نماز کے التزام کی طرح نفل کی جماعت کا التزام کرنا بدعت ہے (مصفّٰی)

نمازِ تراویح، گرہن، استسقاء کی نماز اور رمضان میں وتر کی نماز وغیرہ کے علاوہ عام نوافل کی جماعت کے بارے میں فقہائے کرام کا اختلاف ہے۔

شافعیہ کے نزدیک نوافل کو جماعت سے ادا کرنا بلا کراہت جائز ہے، خواہ تداعی واجتماع کا اہتمام ہو یا نہ ہو۔

اور حنابلہ کے نزدیک بھی نوافل کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے، البتہ بعض حنابلہ کے نزدیک یہ شرط ہے کہ اسے دائماً ومواظبتاً نہ پڑھا جائے، جس سے اس کے باجماعت سنت ہونے کا اشتباہ پیدا ہوجائے۔

اور مالکیہ کے نزدیک نوافل وتطوعات کے لیے اس شرط کے ساتھ اجتماع جائز ہے کہ جماعت کثیر نہ ہو، یا مشہور مقام میں نہ ہو، ورنہ مکروہ ہے، اور جن راتوں کے اندر فقہاء نے اجتماع کو مکروہ وبدعت قرار دیا ہے، ان راتوں میں بھی مالکیہ کے نزدیک اجتماع مکروہ ہے۔

اور حنفیہ کے نزدیک نوافل کا جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، جبکہ تداعی کے ساتھ ہو، بایں طور کہ چار آدمی یا اس سے زیادہ جماعت میں شریک ہوں، البتہ احیاناً یا مواظبتاً کے فرق کی وجہ سے کراہت

www.idaraghufran.org

میں شدت وخفت پیدا ہوجاتی ہے۔ [1]

[1] تسن الجماعة لصلاة الكسوف باتفاق بين المذاهب، وتسن للتراويح عند الحنفية والشافعية والحنابلة .وهى مندوبة عند المالكية، إذ الأفضل الانفراد بها -بعيدا عن الرياء -إن لم تعطل المساجد عن فعلها فيها .وتسن الجماعة كذلك لصلاة الاستسقاء عند المالكية والشافعية والحنابلة، أما عند الحنفية فتصلى جماعة وفرادى عند محمد، ولا تصلى إلا فرادى عند أبى حنيفة .وتسن الجماعة لصلاة العيدين عند المالكية والشافعية. أما عند الحنفية والحنابلة فالجماعة فيها واجبة .ويسن الوتر جماعة عند الحنابلة .

وبقية التطوعات تجوز جماعة وفرادى عند الشافعية والحنابلة، وتكره جماعة عند الحنفية إذا كانت على سبيل التداعى، وعند المالكية الجماعة فى الشفع والوتر سنة والفجر خلاف الأولى .أما غير ذلك فيجوز فعله جماعة، إلا أن تكثر الجماعة أو يشتهر المكان فتكره الجماعة حذر الرياء (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٢، ص١٥٥، ماده تطوع، ما تسن له الجماعة من صلاة التطوع)

قال الحنفية :تكره الجماعة فى صلاة النوافل.

وقال المالكية كذلك :تكره الجماعة فى النوافل، لأن شأن النفل الانفراد به، كما تكره صلاة النفل فى جمع قليل بمكان مشتهر بين الناس، وإن لم تكن الجماعة كثيرة والمكان مشتهرا فلا تكره.

وقال الشافعية :تستحب الجماعة فى التراويح والوتر فى رمضان، ولا يستحب فعل سائر الرواتب جماعة.

وقال الحنابلة :يجوز التطوع جماعة ومنفردا؛ لأن النبى صلى الله عليه وسلم فعل الأمرين كليهما، وكان أكثر تطوعه منفردا، وصلى بابن عباس مرة، وبأنس وأمه واليتيم مرة، وأم أصحابه فى بيت عتبان مرة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٥، ص٢٨٣، ماده سن)

وتجوز الجماعة فى غير ما ذكر من صلاة التطوع عند جمهور الفقهاء وقالوا :يجوز التطوع جماعة وفرادى؛ لأن النبى صلى الله عليه وسلم فعل الأمرين كليهما، وكان أكثر تطوعه منفردا، وصلى بحذيفة مرة ، وبأنس وأمه واليتيم مرة ، وأم أصحابه فى بيت عتبان مرة كذلك .وعن ابن عباس -رضى الله تعالى عنهما -أنه أمه النبى صلى الله عليه وسلم .

والمالكية قيدوا الجواز بما إذا كانت الجماعة قليلة، وكان المكان غير مشتهر، فإن كثر العدد كرهت الجماعة، وكذلك تكره لو كانت الجماعة قليلة والمكان مشتهرا .

ويرى الحنفية أن الجماعة فى النفل فى غير رمضان مكروهة(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٢٧ص١٦٨، ١٦٩، مادة " صلاة الجماعة ")

ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه يجوز التطوع جماعة وفرادى؛ لأن النبى صلى الله عليه وسلم فعل الأمرين كليهما .والأفضل فى غير التراويح المنزل، لحديث :عليكم بالصلاة فى بيوتكم، فإن خير صلاة المرء فى بيته إلا المكتوبة .

وفى رواية :صلاة المرء فى بيته أفضل من صلاته فى مسجدى هذا إلا المكتوبة .

ولكن إذا كان فى بيته ما يشغل باله، ويقلل خشوعه، فالأفضل أن يصليها فى المسجد فرادى؛ لأن اعتبار الخشوع أرجح .

ونص الحنفية على كراهة الجماعة فى التطوع إذا كان على سبيل التداعى، بأن يقتدى أربعة بواحد.

وصرح المالكية بأنه يكره الجمع فى النافلة غير التراويح إن كثرت الجماعة، سواء كان المكان الذى أريد

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

پھر یہ بات ملحوظ رہے کہ علامہ شامی رحمہ اللہ کی تصریح کے مطابق حنفیہ کے نزدیک نفل نماز، اگر تداعی کے بغیر ہو، تو بلا کراہت جائز ہے، اور اگر تداعی کے ساتھ ہو، بایں طور کہ تین چار افراد سے زیادہ لوگ دائمی طور پر عادت بنا کر کریں، تو وہ بدعت اور مکروہ تحریمی ہے، اور اگر تداعی کے ساتھ اتفاقاً واحیاناً کریں، تو پھر بدعت یا مکروہ تحریمی نہیں، بلکہ مکروہ تنزیہی یا خلافِ اولیٰ ہے، اور اس صورت میں اس کو بدعت یا مکروہ تحریمی قرار دینا بظاہر راجح نہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ الجمع فيه مشتهرا كالمسجد، أو لا كالبيت، أو قلت الجماعة وكان المكان مشتهرا، وذلك لخوف الرياء.

فإن قلت وكان المكان غير مشتهر فلا كراهة، إلا في الأوقات التي صرح العلماء ببدعة الجمع فيها، كليلة النصف من شعبان، وأول جمعة من رجب، وليلة عاشوراء ، فإنه لا خلاف في الكراهة مطلقا (الموسوعة الفقهية الكويتية ، ج۳۴ص ۱۲۲ ، مادة "قيام الليل")

[1] (ولا يصلي الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) أي يكره ذلك على سبيل التداعي، بأن يقتدي أربعة بواحد كما في الدرر، ولا خلاف في صحة الاقتداء إذ لا مانع نهر.

وفي الأشباه عن البزازية :يكره الاقتداء في صلاة رغائب وبراءة وقدر، إلا إذا قال نذرت كذا ركعة بهذا الإمام جماعة .اهـ .قلت :وتتمة عبارة البزازية من الإمامة، ولا ينبغي أن يتكلف كل هذا التكليف لأمر مكروه

وفي التتارخانية :لو لم ينو الإمامة لا كراهة على الإمام فليحفظ(الدر المختار)

(قوله أي يكره ذلك) أشار إلى ما قالوا من أن المراد من قول القدوري في مختصره لا يجوز الكراهة لا عدم أصل الجواز، لكن في الخلاصة عن القدوري أنه لا يكره، وأيده في الحلية بما أخرجه الطحاوي عن المسور بن مخرمة، قال :دفنا أبا بكر -رضي الله تعالى عنه -ليلا فقال عمر -رضي الله عنه :-إني لم أوتر، فقام وصفنا وراءه فصلى بنا ثلاث ركعات لم يسلم إلا في آخرهن .ثم قال :ويمكن أن يقال :الظاهر أن الجماعة فيه غير مستحبة، ثم إن كان ذلك أحيانا كما فعل عمر كان مباحا غير مكروه، وإن كان على سبيل المواظبة كان بدعة مكروهة لأنه خلاف المتوارث، وعليه يحمل ما ذكره القدوري في مختصره، وما ذكره في غير مختصره يحمل على الأول، والله أعلم اهـ.

قلت :ويؤيده أيضا ما في البدائع من قوله :إن الجماعة في التطوع ليست بسنة إلا في قيام رمضان اهـ فإن نفي السنية لا يستلزم الكراهة، نعم إن كان مع المواظبة كان بدعة فيكره .وفي حاشية البحر للخير الرملي : علل الكراهة في الضياء والنهاية بأن الوتر نفل من وجه حتى وجبت القراءة في جميعها، وتؤدى بغير أذان وإقامة، والنفل بالجماعة غير مستحب لأنه لم تفعله الصحابة في غير رمضان اهـ وهو كالصريح في أنها كراهة تنزيه تأمل .اهـ.

(قوله على سبيل التداعي) هو أن يدعو بعضهم بعضا كما في المغرب، وفسره الواني بالكثرة وهو لازم معناه.

(قوله أربعة بواحد) أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف بحر عن الكافي وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من أن الجماعة في التطوع ليست بسنة

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

پس بعض حنفیہ کا اس سلسلہ میں اتنا سخت موقف اختیار کرنا کہ اتفاق سے اور رمضان کی مخصوص راتوں، یا آخری عشرہ کی بعض راتوں میں نوافل کی جماعت کرنا، یہاں تک کہ حرمین شریفین کی قیامُ اللیل کی جماعت میں شرکت کرنا مکروہ تحریمی یا بدعت ہے۔

ہمیں دلائل پر غور کرنے سے اتنے سخت موقف پر اطمینان ورجحان نہیں، جس کی تفصیل ہم نے ایک مستقل مضمون ''قیامِ رمضان وباجماعت نوافل کی تحقیق'' میں بیان کردی ہے۔ [1]

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾ يفيد عدمه تأمل .بقي لو اقتدى به واحد أو اثنان ثم جاء ت جماعة اقتدوا به .قال الرحمتي :ينبغي أن تكون الكراهة على المتأخرين .اهـ.

قلت :وهذا كله لو كان الكل متنفلين، أما لو اقتدى متنفلون بمفترض فلا كراهة كما نذكره في الباب الآتي.

(قوله في صلاة رغائب) في حاشية الأشباه للحموي :هي التي في رجب في أول ليلة جمعة منه .قال ابن الحاج في المدخل :وقد حدثت بعد أربعمائة وثمانين من الهجرة، وقد صنف العلماء كتبا في إنكارها وذمها وتسفيه فاعلها، ولا يغتر بكثرة الفاعلين لها في كثير من الأمصار .اهـ .وقدمنا بعض الكلام عليها عند قوله وإحياء ليلة العيدين.

(قوله وبراء ة) هي ليلة النصف من شعبان(رد المحتار على الدر المختار، ج۲، ص ۴۹، باب الوتر والنوافل)

[1] اگرچہ بندہ نے پہلے اپنی بعض تالیفات میں اس پر سخت موقف اختیار کیا تھا، لیکن اب بندہ اس سے رجوع کرتا ہے، اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ مذکورہ موقف کو راجح سمجھتا ہے۔ محمد رضوان۔

پروپرائیٹر: محمد اخلاق عباسی محمد نذران عباسی

نیو عباسی چکن شاپ

ہمارے ہاں شیور ودیسی مرغی، صاف گوشت اور پوٹہ کلیجی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔

نیز شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

دوکان نمبر H-919، حق نواز روڈ، گلاس فیکٹری چوک، راولپنڈی

موبائل: 0301-5642315---0300-5171243

مقالات ومضامین

مفتی محمد رضوان

افادات وملفوظات

فقہی مسائل میں مشاورت

(12 ربیع الاول 1440 ہجری)

فرمایا کہ بندہ فقہی واجتہادی مسائل میں غور وفکر کرکے اپنی بساط بھر جد وجہد کے بعد، جس قول کو راجح سمجھتا ہے، اس کو راجح قرار دیتا ہے، اور بعض اہلِ علم حضرات سے ضرورت کے موقع پر مشاورت بھی کرلیتا ہے، اس مقصد کے لیے بندہ نے اپنے یہاں فقہی مجلس بھی قائم کررکھی ہے، بلکہ بندہ کی کوشش ہوتی ہے کہ بندہ کے تحریر کردہ تمام فقہی مسائل وابحاث کو کم از کم فقہی مجلس کے ارکان ملاحظہ کرلیں، اور اپنے آزادانہ مشورے بھی ذکر کردیں، الحمدللہ تعالیٰ ایک عرصہ سے اس کے مطابق عمل ہورہا ہے، بعض اوقات بذریعہ فون یا بذریعہ ڈاک دیگر اہلِ علم حضرات سے مشاورت کی کوشش کرتا ہوں، وہ الگ بات ہے کہ دیگر اہلِ علم حضرات کی طرف سے رائے کم، بلکہ بہت کم ہی آتی ہے، اور اگر آتی بھی ہے، تو بہت بعد میں، جب اس مسئلہ پر غور وفکر کرکے عمل درآمد اور کوئی نتیجہ اخذ کرلیا جاتا ہے۔

ظاہر بات ہے کہ مستفتی اور کوئی ضرورت منداگر کسی مسئلہ میں بندہ کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہے، اور اس کو عملی طور پر کوئی مسئلہ درپیش ہے، تو اس کو ایک حد تک ہی انتظار کی زحمت دی جاسکتی ہے۔

پھر موصول ہونے والی بعض آراء قابلِ ذکر اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں، ایسے حالات میں بندہ نے اپنے بعض اکابر کی ہدایت کے مطابق خود سے حسبِ توفیق، غور وفکر کرکے اپنی رائے کے اظہار کے عمل کا اہتمام کررکھا ہے۔

اوران سب امور کی تائید فقہائے کرام کے اقوال سے بھی ہوتی ہے، جس کی باحوالہ طریقہ پر بندہ نے ایک تالیف میں تفصیل بھی ذکر کردی ہے۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود بعض معاصرِ اہلِ علم حضرات کو یہ شکایت رہتی ہے کہ بندہ بعض مسائل میں مشورہ کے بغیر اپنی رائے جاری کردیتا ہے۔

حالانکہ اولاً تو یہ کہنا ہی محلِّ نظر ہے کہ بندہ نے اس مسئلہ میں مشاورت نہیں کی، دوسرے ہر مسئلہ میں مشاورت ضروری بھی نہیں، تیسرے مشاورت کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے،اب اگر بندہ کچھ حضرات سے مشاورت کرچکا ہے،اور کچھ سے نہیں کی،تو جس سے نہیں کی،اس طرح کے سب حضرات کو ہی شکایت ہوگی، اور اہلِ علم حضرات کی مقدار بے شمار ہے، ان سب سے مشاورت ممکن نہیں، پھر شکایت کا ازالہ کیونکر ہوگا، بالخصوص جب شکایت کرنے والے کی اصل شکایت کا محور یہ ہو کہ اس سے مشاورت کیوں نہیں کی گئی، حالانکہ یہ حق مشورہ لینے والے کا ہے کہ وہ کس سے مشورہ لینا مناسب سمجھتا ہے،اور کس سے نہیں۔

زیادہ حیرت ان حضرات پر ہے کہ جو شکایت تو بڑی آسانی سے کردیتے ہیں،لیکن جب ان سے مشورہ کے لیے کوئی مسئلہ ان کے پاس ارسال کیا جاتا ہے،تو ان کے پاس غور وفکر کرنے، اس کو مطالعہ وملاحظہ کرنے اور مشورہ دینے کا وقت بھی نہیں ہوتا،اور نہ ہی وہ خود بندہ سے اپنے پیش آمدہ مسائل میں مشاورت کی ضرورت سمجھتے،اور بندہ کو ان سے شکایت بھی نہیں ہوتی، یہ پہلے سے زیادہ حیران کن بات ہے۔

پھر بندہ، بحمداللہ تعالیٰ، ہمہ وقت اپنے موقف ورائے پر نظرِ ثانی اور غور وفکر کرنے اور ضرورت پڑنے پر اپنے سابق موقف ورائے سے رجوع کرنے کے لیے آمادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی موقف پر تادمِ حیات قائم ودائم رکھے، اور نفس وشیطان کے مکر وفریب اور اس کی مکاریوں اور چالبازیوں اور تلبیسات سے حفاظت فرمائے۔آمین۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض حضرات سے خود تو تحقیق وغیرہ کا کام ہوتا نہیں،اور نہ ہی دوسرے کے تحقیقی کام میں ہاتھ بٹانے کی ان کو توفیق ہوتی، اور اگر کچھ ان سے کام ہوتا ہے،تو وہ اعتراض کا کام ہے، اعتراض کونسا مشکل کام ہے، یہ تو بہت آسان ہے، اسی لیے نبیوں تک پر بھی جہلاء وحمقاء اعتراض کرتے آئے ہیں، مشکل چیز کام کو کرنا ہے، جس کو کرنے کی توفیق کم ہی حضرات وافراد کو ہوتی ہے۔

علماء ومشائخ کا غیبت میں مبتلا ہونا

(15ربیع الاول1440ہجری)

آج کل بڑی حیرت ہے کہ بعض علماء ومشائخ، جو دوسروں کے مصلح ومقتدا شمار ہوتے ہیں، وہ خود غیبت میں مبتلا ہیں،اوپر سے اس پر دین کا خول بھی چڑھا دیتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

آج کل اس سے بڑھ کر یہ تماشا ہے کہ غیبت کے لیے بھی صلحاء واتقیاء ہی تجویز کیے جاتے ہیں، چنانچہ مشائخ کی مجلسوں میں اکثر، دوسرے مشائخ وعلماء کی ہی غیبتیں ہوا کرتی ہیں، جہاں فساق کی بھی پردہ دری جائز نہیں تھی (خطباتِ حکیم الامت، ج ۷ ''حقیقتِ عبادت'' صفحہ ۱۳۷، وعظ ،مطبوعہ: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان، تاریخِ اشاعت: 1416ہجری)

ملاحظہ فرمایئے! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ غیبت کا مرض اور گناہ ایسا پھیل گیا، اور عام ہوگیا کہ اس میں علماء وصلحاء اور مشائخ بھی مبتلا ہوگئے،اور اس کا ہدف بھی علماء ومشائخ کو بنالیا گیا۔

اور اگر اس طرح کی غیبت پر دین کا پردہ اور خول بھی چڑھا دیا جائے،تو پھر کیا کہنے،ایسی صورت میں تو کھل کر اور جی بھر کر غیبت ہوتی ہے،مثلاً بعض علماء ومشائخ کہا کرتے ہیں کہ ہم تو فلاں کی برائی اس لیے بیان کرتے ہیں،تاکہ دوسرے لوگ ان کی گمراہی سے بچ جائیں،حالانکہ اولاً تو اس طرح کی نیت نہیں ہوتی، بلکہ لوگوں کو صرف دوسرے کی عقیدت سے روکنا مقصد ہوتا ہے،دوسرے اگر کسی کو نقصان سے بچانا ہے،تو اس میں نام لینے کی کیا ضرورت ہے، بلکہ نام لیے بغیر بھی اس فعل یا فاعل کی مذمت اور برائی بیان کی جاسکتی ہے۔

کوئی گناہ کرکے اس پر عبادت کا خول چڑھانا سخت نقصان دہ ہے،اور ایسی صورت میں اصلاح بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

www.idaraghufran.org

مقالات و مضامین

مولانا شعیب احمد

اردو کی ناقدری اور انگریزی کا بے جا استعمال

1947ء میں ہمیں انگریزوں کے شکنجے سے تو رہائی مل گئی مگر ہمارے ذہن بدستور انگریزی تہذیب کے غلام ہیں۔ اسی ذہنی غلامی کا ایک شاخسانہ یہ ہے کہ ہماری قوم اردو کی بنسبت انگریزی کو زیادہ اہمیت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اردو ہمارے ملکِ پاکستان کی قومی زبان ہے لیکن ہمارے ہاں اس کی قدر یہ ہے کہ کوئی قدر ہی نہیں۔ اپنا آزاد ملک اور اپنی الگ قومی زبان ہونے کے باوجود ہماری گفتگو، ہمارا تعلیمی نظام، سرکاری ادارے اور دیگر شعبہ ہائے جات ابھی تک انگریزی زبان کی بیساکھیوں کے سہارے چل رہے ہیں۔

جبکہ قیامِ پاکستان کا اصل مقصد ہی یہ تھا کہ ہم آزاد مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کریں اور اپنی تہذیب وثقافت کی نہ صرف حفاظت کریں بلکہ اس کی آزادانہ ترویج بھی کرسکیں۔ تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان کے بانی قائدِ اعظم جناب محمد علی جناح علیہ الرحمۃ نے 11 اکتوبر 1947ء کو اپنی ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ:

> ''پاکستان کا قیام جس کے لیے ہم دس سال سے کوشاں تھے، بفضلہٖ تعالیٰ اب ایک زندہ حقیقت ہے، لیکن خود اپنی مملکت کا قیام ہمارے مقصد کا صرف ایک ذریعہ تھا، اصل مقصد نہیں تھا۔ منشا یہ تھا کہ ایسی مملکت قائم ہو جس میں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہیں۔ جس کو ہم اپنے مزاج اور ثقافت کے مطابق ترقی دیں'' (مسلم ممالک میں انسانیت اور مغربیت کی کشمکش، ص:۱۲۱، بعنوان: جدید اسلامی تجربہ گاہ، مطبوعہ: مجلسِ نشریات اسلام)

پاکستان کو بنے ہوئے نصف صدی سے زائد عرصہ بیت چکا ہے، سوال یہ ہے کہ اس زمانہ میں قیامِ پاکستان کا مقصد کس حد تک پورا ہوا اور ہم نے ذہنی غلامی سے کتنی آزادی حاصل کی؟ فقط تعلیم جیسے اہم اور بنیادی شعبہ کو ہی دیکھ لیجیے کہ ہم ابھی تک اس شعبہ میں اپنی زبان رائج نہ کر سکے اور ہمارا تعلیمی نظام ہنوز انگریزی کے سہارے قائم ہے۔ تعلیم کے علاوہ بھی کتنے ہی شعبے ایسے ہیں کہ جہاں

www.idaraghufran.org

ہم غیروں سے زبان مستعار لے کر اپنا کام چلاتے ہیں، اور حد یہ ہے کہ ہمارے سرکاری ادارے ابھی تک درست طور پر قومی زبان کا اجراء نہیں کر پائے ۔ حالانکہ ہمارے دستور کی دفعہ 251 میں صراحت کے ساتھ یہ بات موجود ہے کہ:

’’پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور حکومت پر لازم ہے کہ وہ ایسے انتظامات کرے کہ دستور کے یومِ آغاز (یعنی 1973ء) سے پندرہ سال کے اندر اندر اردو ملک کی سرکاری زبان بن جائے اور سرکاری اور دوسرے مقاصد کے لیے استعمال ہونے لگے‘‘

(ذکر و فکر ص: ۲۵۰، بعنوان: ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں، مطبوعہ: مکتبہ معارف القرآن کراچی، سنِ طباعت: فروری ۲۰۰۶ء)

اس دستور کا آغاز 1973ء میں ہوا تھا اور اس میں وضاحت کے ساتھ حکومتِ پاکستان کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ پندرہ سال کے طویل دورانیے میں سرکاری سطح پر اردو زبان کو رائج کرنے کے انتظامات کیے جائیں ۔ 1988ء میں پندرہ سالہ یہ مدت مکمل ہو چکی ہے ۔ اور اب یعنی 2019ء میں اس مدت کو ختم ہوئے بھی تقریباً تیس سال ہونے کو ہیں لیکن ہمارے ملک کے اربابِ اقتدار و اختیار تا حال اپنی قومی زبان کو سرکاری سطح پر جاری کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں ۔

ہمارے برعکس دوسری اقوام اور دیگر ممالک اپنی زبان کو بے حد اہمیت دیتے ہیں، اور ان کے ہاں اس معاملے میں کس قدر حساسیت پائی جاتی ہے، اس کا اندازہ چند مثالوں سے ہو سکے گا۔

جاپانی زبان کا شمار دنیا کی مشکل ترین زبانوں میں ہوتا ہے۔ بالخصوص اس کے رسم الخط بڑی پیچیدگی کے حامل ہیں۔ ایک ہی زبان کے لیے تین تین رسم الخط رائج ہیں جن میں سے قدیم ترین رسم الخط ’’کھانجی‘‘ کہلاتا ہے۔ اس کے اظہار کے لیے حروفِ تہجی استعمال نہیں ہوتے بلکہ ہر لفظ کی اپنی ایک شکل ہوتی ہے۔ اس زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے سینکڑوں بلکہ ہزاروں الفاظ کے نقوش سیکھنے پڑتے ہیں۔ باقی کے دو قدرے آسان رسم الخط بعد کو وجود میں آئے۔ جن میں سے ایک کا نام ’’کھاتے گاما‘‘ اور دوسرے کا نام ’’ہر گانہ‘‘ ہے۔ گو کہ ان دونوں میں حروف تہجی ہوتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جاپانی زبان میں تحاریر لکھنے کے لیے یہی تین رسم الخط استعمال ہوتے ہیں۔

اوراس قدر پیچیدہ اور مشکل زبان ہونے کے باوجود بھی جاپان میں تمام علوم کی تعلیم جاپانی زبان میں ہی دی جاتی ہے اوراس سے بھی بڑھ کر حیرت انگیز اور ہمارے لیے سبق آموز بات یہ ہے کہ جاپان میں کمپیوٹر بھی اسی رسم الخط میں کام کرتے ہیں۔ [۱]

یادرہے کہ یہ وہی جاپان ہے جسے 1945ء میں ایٹم بم سے جھنجوڑا گیا تھا۔1945ء یعنی پاکستان کی آزادی سے صرف دوسال پہلے۔اس لحاظ سے جاپان کی نشاۃِ ثانیہ اور ہمارے ملک کا قیام قریباً ایک ساتھ ہی عمل میں آیا۔مگر کامیابی کی دوڑ میں کون آگے ہے اور کون پیچھے، یہ دنیا کے سامنے سورج کی طرح واضح ہے۔

اسی سے یہ معاملہ حل ہوجاتا ہے کہ ترقی کرنے کے لیے انگریزی تہذیب یاانگریزی زبان کی غلامی کوئی ضروری نہیں ۔ بلکہ اپنی قومی زبان کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی آج کی دنیا میں اپنالوہا منوایا جاسکتا ہے۔اس باب میں جاپان کی زندہ مثال ہمارے سامنے ہے جوکہ لائقِ تحسین ہے اور ہمارے لیے قابلِ تقلید بھی۔

پھرصرف جاپانی زبان پر ہی کیا موقوف ہے،عبرانی زبان دنیا کی قدیم ترین زبان ہے۔لیکن یہودی اس زبان کی قدامت اور فرسودگی کے باوجود ابھی تک اسے سینے سے لگائے بیٹھے ہیں ۔ چنانچہ اسرائیلی سکولوں میں تمام مضامین کی تعلیم انگریزی،فرانسیسی اورعربی کے بجائے عبرانی زبان میں ہی دی جاتی ہے۔ [۲]

زبان کے معاملے میں یورپین ممالک کا حال یہ ہے کہ برطانیہ کے علاوہ یورپ کے کسی دوسرے ملک میں انگریزی نہیں بولی جاتی،وہاں کے افرادانگریزی جاننے کے باوجود انگریزی بولنا پسند نہیں کرتے اوراپنی زبان کو ہی ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں۔ [۳]

---

[۱] جاپانی زبان کے متعلق ان معلومات کا مأخذ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کا سفرنامہ ہے۔ملاحظہ ہو : سفردرسفر،ص: ۲۲۸، بعنوان: دس روز جاپان میں،مطبوعہ: مکتبہ معارف القرآن کراچی،سنِ طباعت: نومبر۲۰۱۴ء۔

[۲] مأخذہ: مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش،ص: ۲۳۴،بعنوان: نام نہاد ہبیت اورالحاد کی تبلیغ کرنے والوں کی دورخی پالیسی،مطبوعہ: مجلسِ نشریاتِ اسلام۔

[۳] مأخذہ: ذکروفکراز مفتی محمد تقی عثمانی صاحب،ص: ۲۴۸،بعنوان: ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں،مطبوعہ: مکتبہ معارف القرآن کراچی،سنِ طباعت: فروری۲۰۰۶ء۔

www.idaraghufran.org

اپنی زبان کے ساتھ لگاؤ، تعلق اور محبت کا یہ رویہ دیکھنے کے بعد جب میں نے اپنی قوم کا موازنہ دیگر قوموں سے کیا تو میرے دامن میں سوائے حسرت اور کڑھن کے کچھ نہ آیا۔

انگریزی زبان کو اپنی زندگی میں اس قدر دخیل کر لینے کے ہمارے اس اقدام کو دیگر اقوام کی نظر میں بھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس حوالے سے میں دو واقعات پیش کرنا چاہتا ہوں جو بے ساختہ قلم کی نوک پر آ گئے اور یہ دونوں قصے ہمارے لیے عبرت خیز اور سبق آموز ہیں۔

ایک واقعہ تو پاکستان کے مشہور ادیب اور صاحبِ قلم جناب قدرت اللہ شہاب صاحب مرحوم کا ہے۔ مصر کے شہر قاہرہ میں جب انہوں نے حج کے لیے انگریزی زبان میں درخواست لکھ کر دی تو متعلقہ افسر اور ان کے درمیان جو مکالمہ ہوا، اسے بیان کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:

''آپ پاکستانی ہو کر انگریزی میں درخواست کیوں لکھتے ہیں؟'' اس (افسر) نے میری جواب طلبی کی۔

میں نے معذرت کی کہ مجھے عربی نہیں آتی، اس لیے درخواست انگریزی میں لکھنا پڑی۔

''آپ کی اپنی زبان کیا ہے؟'' افسر نے پوچھا۔

''اردو'' میں نے جواب دیا۔

''پھر انگریزی کے ساتھ آپ کا کیا رشتہ ہے؟'' افسر نے طنزیہ پوچھا۔

میرے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ میں یہ تسلیم کروں کہ انگریزی کے ساتھ میرا فقط غلامی کا رشتہ ہے۔

میرا یہ اقبالِ جرم سن کر افسر مطمئن ہو گیا اور بولا ''اس صورت میں بہتر یہی تھا کہ آپ اپنی درخواست اردو میں لکھتے'' (شہاب نامہ، ص: ۵۹۴، بعنوان: تو ابھی راہگزر میں ہے، مطبوعہ: سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، سنِ طباعت: ۱۹۹۴ء)

اس نوعیت کا دوسرا واقعہ اردو ادب کے ممتاز مزاح نگار جناب کرنل محمد خان صاحب کے ساتھ پیش آیا۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''چند سال ہوئے انگلستان کے ایک مشہور ماہرِ تعلیم یہاں (پاکستان) آئے۔ ہم انہیں

www.idaraghufran.org

ایک انگلش میڈیم سکول دکھا چکے تو کسی قدر فخر کے ساتھ ان کی رائے پوچھی۔ان کی رائے سننے کے قابل ہے۔

کہنے لگے: "بھئی آپ کی ہمت قابلِ داد ہے جو اپنے بچوں کو ایک غیر زبان کے ذریعے تعلیم دے رہے ہو۔اگر میں انگلستان میں انگریز بچوں کو اردو کے ذریعے تعلیم دینے کی سفارش کروں تو مجھے یقیناً اگلی رات کسی دماغی ہسپتال میں کاٹنی پڑے۔آپ واقعی بہادر ہیں" (بزم آرائیاں،ص:۱۰۲،بعنوان: خیالاتِ پریشاں،مطبوعہ: غالب پبلشرز لاہور)

ان دو اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دیگر اقوام ہمارے اس احمقانہ فعل کو کس قدر حیرت اور تعجب کے ساتھ دیکھتی ہیں کہ ہم آزاد قوم ہونے کے بعد اور اپنی ایک الگ زبان رکھنے کے باوجود ابھی تک "انگریزی زدہ" ہیں ۔دوسری قوموں کی نظر میں ہمارا یہ فعل نہایت مضحکہ خیز ہے۔

یہاں پر یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ انگریزی بحیثیتِ زبان کوئی بری چیز نہیں۔انگریزی زبان کی افادیت پر کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔انگریزی کو بین الاقوامی زبان کا درجہ حاصل ہے جس کو سیکھنا یقیناً نفع سے خالی نہ ہوگا۔نیز انگریزی زبان میں علم وادب کا کافی ذخیرہ موجود ہے جس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے انگریزی پر عبور ناگزیر ہے۔اگر ان مقاصد کے لیے اس زبان کو پڑھا اور سیکھا جائے تو اس میں قطعاً کوئی برائی نہیں۔

لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ اپنی زبان ہونے کے باوجود ہم انگریزی کے ذہنی غلام بنے ہوئے ہیں۔ بایں معنیٰ کہ ہمارے دلوں میں اپنی قومی زبان کی اہمیت کم ہوگئی اور اس کے برعکس انگریزی زبان کی فوقیت ہمارے ذہنوں پر سوار ہو چکی ہے۔ہم اردو بولنے میں عار جبکہ انگریزی بولنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ہماری روزمرہ گفتگو میں جا بجا انگریزی زبان کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور بسا اوقات اردو کے الفاظ کم اور انگریزی کے زیادہ ہوتے ہیں۔ہمارے نزدیک معیارِ علم وفضیلت انگریزی زبان ہے۔اگر کسی کو انگریزی نہ آئے تو اسے جاہل سمجھا جاتا ہے اور اگر کسی کو اپنی قومی زبان ٹھیک سے بولنی نہ آئے اور اس کی گفتگو انگریزی زبان کی پیوند کاری سے بھری پڑی ہو تو وہ اس بات پر فخر محسوس کرتا ہے۔بلکہ کچھ لوگ فخریہ انداز میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ "میری اردو کمزور

ہے''۔گویا اپنی قومی زبان سے ناواقف ہونا کوئی عیب نہیں بلکہ ایک خوبی ہے۔

یہ سب باتیں کسی پاکستانی کو زیب نہیں دیتیں۔اس لیے خدا کے واسطے اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں انگریزی کے بے جا استعمال سے نجات حاصل کیجیے اور انگریزی پیوند کاری کو اپنی گفتگو سے نکال پھینکیے کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں اور اپنی ایک علیحدہ زبان رکھتے ہیں۔

انگریزی کو اعلیٰ سمجھنا اور اردو کو اس کے مقابلے میں کمتر سمجھنا بحیثیتِ پاکستانی کسی طرح بھی قابلِ قبول نہیں ہوسکتا۔اس معاملے میں حکمرانوں اور سیاست دانوں سے کسی بہتری کی امید رکھنا عبث اور فضول ہے۔اس سلگتے مسئلے پر ہمیں خود سے ہی کچھ کرنا ہوگا۔ورنہ خدانخواستہ اگر یہی موجودہ صورت حال قائم رہی تو خاکم بدہن خدشہ پیدا ہوسکتا ہے کہ آنے والی صدیوں میں ہماری زبان کا تذکرہ صرف تاریخ کے بوسیدہ اوراق تک ہی محدود ہوکر رہ جائے۔

سو آیئے اور عہد کیجیے کہ آج کے بعد ہم اپنی قومی زبان اردو کے فروغ کے لیے اپنی بساط کی حد تک جدوجہد کریں گے،اور کم از کم درجہ میں جو کام بآسانی ہر پاکستانی سرانجام دے سکتا ہے وہ یہ کہ ہم اپنی تحریر و گفتگو کو انگریزی کے بے جا استعمال سے پاک کریں اور اردو کو رائج کریں۔

اردو زبان کی اہمیت و افادیت نہ صرف قومی لحاظ سے مسلَّم ہے بلکہ دینی اور مذہبی لحاظ سے بھی اردو کے فروغ کے لیے کوشاں رہنا محمود بلکہ مطلوب ہے۔مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک جگہ لکھا ہے کہ:

> ''اس کا انکار نہیں ہوسکتا کہ ہمارے ملکِ ہند (اور پاکستان) میں بعد عربی کے،علومِ دینیہ کا ذخیرہ جس قدر فارسی اور اردو میں ہے،کسی اور زبان میں نہیں۔خصوصاً انگریزی اور برہمی (زبان) میں تو ہے ہی نہیں۔
>
> اس اعتبار سے فارسی اور اردو کو دوسری زیرِ بحث زبانوں پر شرعی طور پر فوقیت حاصل ہو گی.....
>
> مسلمانوں کو اپنی قومیت قائم رکھنے کے لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ وہ انگریزی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم سے بھی بہرہ اندوز ہوں،اگر وہ مذہبی تعلیم سے بالکل بے بہرہ

رہیں گے تو ان کی قومیت کا شیرازہ ہرگز قائم نہیں رہ سکتا، اور یہ امر محتاجِ بیان نہیں کہ مسلمانوں کی مذہبی تعلیم سوائے اردو زبان کے، ہندوستان (اور پاکستان) کی کسی دوسری مروجہ زبان میں نہیں ہوسکتی'' (امدادُ الفتاویٰ، ج:۴،ص:۵۰۶و۵۰۷ ،بعنوان:حکم ممانعت کردن از تعلیم زبان اردو، مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم کراچی، سنِ طباعت: جولائی ۲۰۱۰ء)

امدادالفتاویٰ میں ہی ایک دوسرے مقام پر مذکور ہے کہ:

''خدانخواستہ اگر یہ (اردو) زبان ضائع ہوگئی تو (علومِ دینیہ کا اردو میں موجود) یہ تمام ذخیرہ ضائع ہوجائے گا، بالخصوص عوام مسلمین کے لئے تو علمِ دین (سیکھنے) کا کوئی ذریعہ ہی نہ رہے گا، کیونکہ ان کا استفادہ بوجہ عربی نہ جاننے کے اسی (اردو زبان) پر موقوف ہے، کیا کوئی مسلمان اس کو گوارا کرسکتا ہے؟ اور کیا اس طرح ضائع ہوتے دیکھنا اور اس کا انسداد نہ کرنا شرعاً جائز ہے؟.....

(لہٰذا) اس وقت اردو زبان کی حفاظت دین کی حفاظت ہے، اس بناء پر یہ حفاظت حسبِ استطاعت طاعت اور واجب ہوگی، اور باوجود قدرت کے اس میں غفلت اور سُستی کرنا معصیت اور موجبِ مواخذۂ آخرت ہوگا'' (امدادُ الفتاویٰ، ج:۴،ص:۶۵۵، بعنوان: زبانِ اردو مع تنقیدِ علماء، مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم کراچی، سنِ طباعت: جولائی ۲۰۱۰ء)

اردو زبان فقط ہماری قومی زبان ہی نہیں بلکہ عربی سے ناواقف عوام کے لیے دینی علوم تک رسائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

ہماری مسلسل ناقدری کے سبب اگر خدانخواستہ یہ زبان ضائع ہوگئی تو اردو کے علاوہ کون سی زبان ہے کہ جس میں پاکستانی عوام کے لیے علومِ دینیہ کو پڑھنے اور سمجھنے کا ذخیرہ موجود ہے؟ فارسی زبان جس میں اسلامی علوم اور مسلمانوں کی تہذیب کا ایک بہت بڑا خزانہ محفوظ ہے، وہ تو عوام میں کبھی کی متروک ہوچکی اور عربی پر ہر ایک کو عبور ہونا مشکل ہے۔ سو بالآخر ایک اردو زبان ہی بچتی ہے جس کے ذریعہ عوام بھی دینی علوم سے بہرہ ور ہوسکتے ہیں۔

لہٰذا اردو زبان کی قدر کیجیے کہ پاکستان اور اسلام کے ساتھ وفا کا یہی تقاضا ہے۔

مقالات ومضامین　　　　مولانا محمد ریحان

کارل مارکس کا نظریہ اشتراکیت اور اسلام (تیسری وآخری قسط)

نجی کاروبار(Private Business)

کارل مارکس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ ذرائع آمدن حکومت کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں اور کسی فرد کو یہ اختیار نہ ہونا چاہیے کہ وہ نجی کاروبار کرے، بلکہ وہ حکومت کے لیے کام کرے گا اور حکومت اس کو اس کی زندگی کا ساز وسامان مہیا کرے گی۔

دراصل کارل مارکس نے نجی کاروبار سے اس لیے منع کیا کہ امیر اور کاروباری لوگ غریبوں کو ان کا حق نہیں دیتے اس لیے تمام ذرائع حکومت کے ہاتھ میں ہوں تو امیر غریب سب کو مساوی حقوق دیئے جاسکتے ہیں۔

دور سے دیکھنے میں تو یہ نظریہ مزدوروں کے حق میں معلوم ہوتا ہے مگر اس میں کئی کمزوریاں ہیں۔پہلی تو یہ کہ اگر نجی کاروبار کو فروغ نہ دیا جائے تو لوگ سست ہو جائیں گے اور مزید آگے بڑھنے کی کاوش ماند پڑتی جائے گی۔اس طرح کرنے سے جب لوگ سست ہوں گے تو ظاہر ہے کہ ذرائع آمدن کی کمی واقع ہو گی اور ایک جیتی جاگتی اور کھاتی پیتی قوم پستی اور زوال کی طرف رواں دواں ہو جائے گی۔

نجی کاروبار اور اسلام

انسانوں میں رزق کی تقسیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وہ جس کو چاہے جتنا اور بے حساب اور جس کو چاہے ضرورت کے مطابق عطا کرتا ہے۔قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ(سورة البقرة رقم الآية ٢١٢)

اور اللہ جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے(بقرۃ)

اسی طرح دنیا میں کوئی امیر ہے کوئی غریب، کوئی مسکین ہے تو کوئی فقیر۔ یہ سب رزق کی تقسیم اور فضیلت اللہ تعالیٰ نے ہی بندوں کے مابین کی ہے۔ [۱]

قرآن مجید میں ارشادِ رب العزت ہے کہ:

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ (سورة النحل رقم الآية ۷۱)

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فوقیت بخشی ہے (القرآن)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے ادوار میں بھی نجی کاروبار کو ترجیح دی جاتی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجارت کی۔ اس کے بعد صحابہ کرام میں بھی کئی اصحاب نے اپنے نجی کاروبار کیے مگر مال کا حق ادا کرنے اور زکاۃ وصدقات ادا کرنے کے ساتھ ساتھ۔ [۲]

اسلام کا نظامِ زکوٰۃ

اسلام نے وقتی مشکلات کے حل کے بجائے دائمی مشکلات پر صرفِ نظر کرتے ہوئے نظامِ زکوٰۃ متعارف کروایا ہے۔ کارل مارکس نے جو نجی کاروبار کی روک تھام کا نظریہ پیش کیا وہ وقتی اور کئی فوائد سے خالی بلکہ نقصانات کو مشمول ہے، جیسا کہ گزرا۔

نظامِ زکوٰۃ میں ایک انسان اور مسلمان کو ارتکاز دولت کا حق ہے مگر شرعی اصولوں کے مطابق اسے اس مال کی زکاۃ ادا کرنے کا بھی حکم ہے۔ زکاۃ کی شرح کل مال کا ڈھائی فیصد ہے جو کہ سالانہ مال پر مخصوص شرائط کے ساتھ لازم ہوتی ہے۔ [۳]

---

[۱] فمنكم غني ومالك وملك ينفق ألوف آلاف ومنكم مملوك او عسكري او فقير لا يقدر على شيء(التفسير المظهري ج۵ ص ۳۵۵ تحت سورة النحل رقم الآية ۷۱)

[۲] وقال معمر، عن الزهري: تصدّق عبد الرحمن بن عوف على عهد رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم بشطر ماله، ثم تصدق بعد بأربعين ألف دينار، ثم حمل على خمسمائة فرس في سبيل اللّٰه وخمسمائة راحلة، وكان أكثر ماله من التجارة وقيل: إنه أعتق في يوم واحد ثلاثين عبدا .(الاصابة فى معرفة الصحابة ج۴ ص ۲۹۱ تتمه حرف العين المهملة)

[۳] وفي الاصطلاح: يطلق على أداء حق يجب في أموال مخصوصة، على وجه مخصوص ويعتبر في وجوبه الحول والنصاب.(الموسوعة الفقهية الكويتية ج۲۳ ص ۲۲۶ مادة:زكاة)

www.idaraghufran.org

اسلام میں زکاۃ صرف غریبوں اور مسکینوں ،فقیروں اور محتاجوں کا حق ہے۔اسی طرح زکاۃ کی رقم کے کچھ اور بھی حقدار ہیں جو قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں۔ [1]

اب اگر غور کیا جائے تو اسلام کا نظامِ زکاۃ اتنا وسیع نظام ہے کہ اس میں دولت صرف ایک شخص یا خاص ایک طبقہ تک محدود ہو کر نہیں رہتی بلکہ دولت کا دائرہ امیر سے گھوم کر غریب تک اس طرح آ تا ہے کہ بنا کسی مادی فائدے کے ایک امیر غریب کو اپنے ساتھ دولت میں شریک بنا تا ہے۔

اسلام کا نظامِ صدقۂ فطر

صدقہ فطر عید کے موقع پر عید کی نماز سے پہلے ادا کیا جا تا ہے۔صدقہ فطر دراصل غریب اور مساکین کی امداد وتعاون کرنے اور ان کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لیے اور روزہ دار کی بیکار اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہوتا ہے۔غرضیکہ عید کا موقع ایسا موقع ہے جس میں بھی اسلام نے غریبوں اور مسکینوں کو عید کی خوشیوں میں امیروں کے ساتھ ملایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

فرض رسولُ الله – صلَّى الله عليه وسلم – زكاةَ الفِطْر طُهْرةً للصَّائم مِن اللغو والرَّفثِ وطُعْمةً للمساكينَ، مَنْ أدَّاها قبلَ الصَّلاة، فهي زكاةٌ مقبولةٌ، ومن أدَّاها بعدَ الصَّلاة، فهي صَدَقةٌ من الصَّدقات (سنن ابی داؤد ج۳ص۵۴ رقم الحديث ۱۶۰۹ كتاب الزكاة،باب زكاة الفطر) [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ فطر (یعنی صدقہ فطر) روزے والوں کو بیکار اور بیہودہ باتوں سے پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے اور مساکین کو کھلانے (یعنی ان کی مدد وتعاون کرنے) کے لیے مقرر فرمایا،جس نے عید کی نماز سے پہلے اسے ادا کر دیا تو یہ مقبول صدقہ فطر ہے اور جس نے عید کی نماز کے بعد ادا کیا تو یہ صدقوں میں سے ایک

---

[1] إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ(سورة التوبة رقم الآية ٦٠)

[2] قال شعيب الأرنؤوط:إسناده حسن .أبو يزيد الخولاني وشيخه سيار بن عبد الرحمن صدوقان

صدقہ ہے (ابوداود)

اسلام کا نظامِ صدقہ وتطوعات

صدقہ کے احادیث میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ [1]

اسلام نے نفلی صدقات کا راستہ بھی غریبوں اور مسکینوں کی امداد کی خاطر رکھا ہے۔نظامِ صدقات میں ایک مال والا شخص جب چاہے اور جس کو چاہے وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم صدقہ دے کر اس کے اقتصادی دباؤ کو کم کرسکتا ہے۔مزید یہ کہ اس نظام میں دولت امیر اور غریب دونوں کے مابین گردش میں رہتی ہے،جس سے معاشرہ میں خوشحالی قائم رہتی ہے۔

قرآن مجید میں خاص طور پر یتیم اور مسکین کو کھانا کھلانے کی اوران کا تعاون کرنے کی بے شمار آیات ہیں۔ [2]

خلاصہ یہ کہ اسلام نے ایسا نظام متعارف کروایا،جس میں نجی کاروبار کے ساتھ امیر اپنے مالوں کا حق نکال کر غریبوں میں تقسیم کریں،تاکہ معاشرہ اور انسانیت ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکیں۔اس کے مقابلے میں کارل مارکس کا نظریہ وقتی طور پر جبراً امیروں سے حقوق لے کر غریبوں کو تو دے سکتا ہے مگر اس سے لوگوں میں کام سے بے اعتنائی،سستی اور صحیح معنوں میں انسانیت کا درد نہیں پیدا ہوگا جس سے انسانی معاشرہ خوشحالی کے بجائے بدحالی کی طرف چلنا شروع کردے گا۔

---

[1] مذکورہ فضائل کے مطالعہ کے لیے ملاحظہ ہو"صدقہ کے فضائل اور بکرے کا صدقہ" مصنفہ مفتی محمد رضوان صاحب دامت برکاتہم۔

[2] إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا.عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا .وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا .إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا(سورة الدهر ۵ الى ۹)

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِيَهْ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ(سورة الحاقه،رقم الآية،من ۲۵ الى ۳۴)

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ(سورة المدثر رقم الآية ۳۸ الى ۴۴)۔

www.idaraghufran.org

بسلسلہ: تاریخی معلومات مولانا طارق محمود

ماہِ شعبان: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

□...... ماہِ شعبان ۸۵۲ھ میں حضرت شہاب الدین احمد بن نوروز خضر ظاہری کی وفات ہوئی۔
(المنهل الصافي والمستوفي بعد الوافي ليوسف بن تغري، ج۲ ص ۲۵۲)

□...... ماہِ شعبان ۸۵۲ھ میں حضرت کمال الدین محمد بن زینی دمشقی صالحی حنفی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی (شذرات الذهب في أخبار من ذهب لابي الفلاح عبدالحيي عكرى حنبلي، ج۱۰ ص ۲۶۱)

□...... ماہِ شعبان ۸۵۳ھ میں محدث ومؤرخ حضرت قاضی شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر بن ابی بکر انصاری حمصی دمشقی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی۔
(شذرات الذهب في أخبار من ذهب لابي الفلاح عبدالحيي عكرى حنبلي، ج۱۰ ص ۲۸۰)

□...... ماہِ شعبان ۸۵۸ھ میں حضرت شیخ محدث حسن بن ابراہیم صفدی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی
(الجوهر المنضد في طبقات متأخرى أصحاب أحمد لابن المبرد، ج۱ ص ۲۹)

□...... ماہِ شعبان ۸۵۸ھ میں حضرت محمد بن احمد بن ضیا محمد بن العز مکی عمری حنفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقيان في أعيان الأعيان للسيوطي، ص۱۳۷)

□...... ماہِ شعبان ۸۵۹ھ میں امیرِ مکہ برکات بن حسن بن عجلان بن رمیثہ بن اسعد بن علی حسنی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (نظم العقيان في أعيان الأعيان للسيوطي، ص ۱۰۰)

□...... ماہِ شعبان ۸۶۲ھ میں حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن صالح بن علی بن عمر عجیسی بخاری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع للشوكاني، ج۲ ص ۳۳۸)

□...... ماہِ شعبان ۸۶۵ھ میں حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن مشرف بن منصور زرعی دمشقی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (نظم العقيان في أعيان الأعيان للسيوطي، ص ۱۲۱)

□...... ماہِ شعبان ۸۶۷ھ میں حضرت شیخ سعد الدین سعد بن خلیل بن سلیمان رومی مرزبانی حنفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة للسيوطي، ج ۱ ص ۵۷۸)

□...... ماہِ شعبان ۸۶۷ھ میں حضرت شمس الدین محمد بن سعد بن خلیل بن سلیمان مرزبانی حنفی

رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۱۴۹)

☐...... ماہِ شعبان ۸۶۸ھ میں حضرت شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن عمر مصری مکی شافعی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی۔

(شذرات الذهب فی أخبار من ذهب لابی الفلاح عبدالحیی عکری حنبلی، ج۱۰ ص ۳۰۰)

☐...... ماہِ شعبان ۸۶۸ھ میں حضرت اسحاق بن عمر بن محمد بن علی بن محمد بن ابراہیم جعبری خلیلی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی(الضوء اللامع لأهل القرن التاسع للسخاوی، ج۲ ص ۲۷۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۷۳ھ میں حضرت قاضی القضاۃ حسام الدین محمد بن ابی بکر بن محرز حسینی منفلوطی مالکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(نظم العقیان فی أعیان الأعیان للسیوطی ،ص ۱۴۲)

☐...... ماہِ شعبان ۸۸۰ھ میں حضرت عبدالقادر بن ابی القاسم بن احمد بن محمد بن عبدالمعطی انصاری سعدی عبادی مالکی رحمہ اللہ کی انتقال ہوا(بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج۲ ص ۱۰۵)

☐...... ماہِ شعبان ۸۸۵ھ میں حضرت برہان الدین ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بقاعی حنبلی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی(شذرات الذهب فی أخبار من ذهب لابی الفلاح عبدالحیی عکری حنبلی،ج۱۰ ص۲۸۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۸۷ھ میں حضرت عبداللہ بن شیخ بن عبداللہ عیدروس رحمہ اللہ ولادت ہوئی۔

(شذرات الذهب فی أخبار من ذهب لابی الفلاح عبدالحیی عکری حنبلی، ج۱۰ ص ۳۶۱)

☐...... ماہِ شعبان ۸۹۵ھ میں حضرت محمد بن محمد بن محمد بن امام بن سراج کرمانی فارسی کازرونی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(الضوء اللامع لأهل القرن التاسع للسخاوی، ج۹ ص ۲۰۵)

اصلاح واضافہ شدہ جدید ایڈیشن

دُرود وسلام کے فضائل واحکام

مسنون وماثور درود وسلام کے عظیم الشان فضائل وفوائد، درود وسلام کے مخصوص مواقع
اوران کی فضیلت واہمیت، درود وسلام کے متعلق شرعی احکام، اورمنکرات
درود وسلام کے مسنون وماثور صیغے اور غیر مسنون صیغوں وطریقوں کی نشاندہی
اور درود وسلام سے متعلق بعض احادیث وروایات کی اسنادی حیثیت پرکلام

مصنف: مفتی محمد رضوان

www.idaraghufran.org

علم کے مینار اسلامی فقہ کی ابتدائی تاریخ وترویج (قسط11) مفتی غلام بلال

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

صحابیات علمِ حدیث کے میدان میں (حصہ اول)

گزشتہ اقساط میں امہات المومنین کی دینی وعلمی خدمات، اورفقہ کی تدوین وترویج سے متعلق ان کی خدمات کا ذکر کیا گیا، ذیل میں چند دیگر صحابیات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن کا نام فقہ اسلامی کی تدوین وترویج میں ملتا ہے، یہ صحابیات بھی علمِ حدیث کے میدان میں حظِ وافر رکھتی ہیں، اوران کا بھی اپنا علمی مقام ہے کہ جن سے متعدد احادیث وروایات منقول ہیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

حضرت فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا جو کہ ''سیدۃ نساء العالمین '' ہیں، کی پیدائش ہجرت سے 18 سال قبل حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی، ہجرت کے ایک سال بعد آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، جن سے نوجوانانِ جنت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما، حضرت محسن رضی اللہ عنہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئیں۔

نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی ان صاحبزادی سے انتہائی محبت تھی، آپ اپنے والد حضور خاتم النبیین آقا دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، اورآپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے دونوں صاحبزادے حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما، اور حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت انس بن مالک شامل ہیں، نیز آپ کی پوتی حضرت فاطمہ بنتِ حسین بن علی بھی آپ سے بالواسطہ (مرسلاً) روایت کرنے والی ہیں، جبکہ آپ سے مروی روایات صحاحِ ستہ میں موجود ہیں، آپ رضی اللہ عنہا رحلتِ نبوی کے چھ ماہ بعد 11 ہجری میں فوت ہوئیں۔ [1]

[1] ھی فاطمۃ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الھاشمیۃ القرشیۃ، وأمھا خدیجۃ بنت خویلد .من نابھات قریش .تزوجھا أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب،وولدت لہ الحسن والحسین وأم کلثوم وزینب.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مکی دور کے ابتداء میں مسلمان ہوئیں، آپ سے پہلے صرف سترہ آدمی اسلام لائے تھے، اس طرح آپ کا شمار بھی سابقین اولین میں ہوتا ہے، مشہور عشرہ مشرہ صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آپ کے شوہر ہیں، احادیث میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے متعلق بڑے فضائلِ وارد ہوئے ہیں۔

آپ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

آپ کا لقب ’’ذات النطاقین‘‘ ہے کہ آپ کمر پر دو دو پٹکے باندھ کر اللہ کے رسول ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتیں، خصوصاً ہجرت کے موقع پر غارِ حرا میں جب اللہ کے نبی اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مشرکینِ مکہ سے روپوش رہے، تو یہ آپ ہی تھیں، جو راتوں کو چھپ چھپ کر ان کی خدمت میں کھانا وغیرہ لے جاتیں، اور باہر کے حالات سے ان کو باخبر کرتیں۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور عروہ بن زبیر آپ ہی کے صاحبزادے ہیں۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وعاشت بعد أبيها ستة أشهر .وهى أول من جعل له النعش فى الإسلام .ولفاطمة 18 حديثًا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج٣، ص ٣٦٥، تحت الترجمة: ”فاطمة الزهراء“18هـ – 11هـ)

فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم: سيدة نساء العالمين فى زمانها، البضعة النبوية، والجهة المصطفوية،أم أبيها، بنت سيد الخلق رسول الله –صلى الله عليه وسلم– أبى القاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف القرشية، الهاشمية، وأم الحسنين .مولدها قبل المبعث بقليل .وتزوجها الإمام على بن أبى طالب فى ذى القعدة، أو قبيله، من سنة اثنتين بعد وقعة بدر .وقال ابن عبد البر: دخل بها بعد وقعة أحد ، فولدت له الحسن، والحسين، ومحسنا، وأم كلثوم، وزينب .وروت عن: أبيها .وروى عنها: ابنها؛ الحسين، وعائشة، وأم سلمة، وأنس بن مالک، وغيرهم .وروايتها فى الكتب الستة .وقد كان النبى –صلى الله عليه وسلم– يحبها ويكرمها ويسر إليها .ومناقبها غزيرة (سير اعلام النبلاء، ج٢، ص ١١٩، تحت الترجمة: فاطمة بنت رسول الله)

[1] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مختلف فتوحات میں بھی شامل ہوئے، یزید بن معاویہ کی وفات کے بعد آپ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی گئی، اس طرح آپ مصر، حجاز، یمن، خراسان، عراق اور شام کے بعض حصوں کے امیر المومنین بھی بنے، اور خلافت کا مرکز حجاز میں قائم کیا، مگر اس دوران عبدالملک بن مروان کے نامزد اور امت مسلمہ کے مشہور جابر، گورنر عراقین حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا، اور بیت اللہ کا تقدس پامال کیا، اور آپ کو شہید کر کے آپ کی لاش مبارک سولی پر لٹکائی، یہ حضرت اسماء کے انتہائی بڑھاپے کا دور تھا، بیٹے کا یہ ابتلا اور مشکل حالات اس جی دار خاتون نے اپنی آنکھوں سے دیکھے، لیکن استقامت سے ذرا بھی نہ ہٹیں، بلکہ عبداللہ بن زبیر کی سولی پہ جھولتی ہوئی لاش کے پاس سے ایک دفعہ گزر ہوا تو یہ مشہور

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتی ہیں، کئی احادیث ان کے ذریعہ امت تک پہنچی ہیں، ان سے احادیث روایت کرنے والے درج ذیل حضرات ہیں:
دونوں صاحبزادے عبداللہ اور عروہ بن زبیر، عبداللہ بن عروہ بن زبیر، فاطمہ بنت منذر بن زبیر، عباد بن حمزۃ بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر، مولیٰ عبداللہ بن کیسان، صفیہ بنتِ شیبہ، عبداللہ بن عباس، وہب بن کیسان، عبداللہ بن ابی ملیکہ (دیگر اور حضرات بھی)
صحیح بخاری و مسلم میں آپ سے مروی لگ بھگ 56 احادیث موجود ہیں۔
آپ نے سوسال کے قریب عمر پائی، اور آپ کی وفات 73 ھجری میں ہوئی، آخر وقت تک ہوش و حواس، عقل و سمجھ اور نظر صحیح سلامت رہی۔ [1]

امِ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کی نبی علیہ السلام سے براہِ راست روایات بھی کتبِ احادیث میں منقول ہیں، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔
جبکہ ان سے احادیث کی روایت کرنے والوں میں حضرت انس بن مالک، خوابوں کی تعبیر کے معروف امام، جلیل القدر تابعی حضرت محمد بن سیرین، حفصہ بنت سیرین، عبدالملک بن عمیر اور ان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا کہ "یہ شہسوار ابھی گھوڑے سے اترا نہیں"؟

هو عبد الله بن الزبير بن العوام من بني أسد من قريش .فارس قريش فى زمنه .أمه أسماء بنت أبى بكر الصديق .أول مولود للمسلمين بعد الهجرة .شهد فتح إفريقية زمن عثمان، وبويع له بالخلافة بعد وفاة يزيد بن معاوية، فحكم مصر والحجاز واليمن وخرسان والعراق وبعض الشام .وكانت إقامته بمكة .سير إليه عبد الملک بن مروان جيشًا مع الحجاج بن يوسف، وانتهى حصار الحجاج لمكة بمقتل ابن الزبير .له فى الصحيحين 33حديثًا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١، ص ٣٥٩، تحت الترجمة: عبدالله بن الزبير")

أحمد بن يونس: حدثنا أبو المحياة يحيى بن يعلى التيمى، عن أبيه، قال:دخلت مكة بعد قتل ابن الزبير بثلاث وهو مصلوب، فجائت أمه عجوز طويلة عمياء، فقالت للحجاج: أما آن للراكب أن ينزل (سير اعلام النبلاء، ج٢، ص ٢٩٤، تحت الترجمة: أسماء بنت أبى بكر عبد الله بن أبى قحافة)

[1] هى أسماء بنت أبى بكر الصديق عبد الله بن عثمان .من الفضليات من نساء الصحابة، ووالدة عبد الله بن الزبير .سميت ((ذات النطاقين)) لأنها صنعت للنبى صلى الله عليه وسلم وصديقه طعاما حين هاجرا إلى المدينة، فلم تجد ما تشده به فشقت نطاقها وشدت به الطعام .لها فى الصحيحين 56حديثًا (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١، ص ٣٤٠، تحت الترجمة: أسماء بنت أبى بكر، 73هـ، سير اعلام النبلاء، ج٢، ص ٢٨٨، تحت الترجمة: أسماء بنت أبى بكر عبد الله بن أبى قحافة)

www.idaraghufran.org

جیسے دیگر اکابر صحابہ وتابعین اور مشاہیر شامل ہیں۔

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مختلف غزوات میں بھی شامل رہیں کہ جن میں آپ بیماروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج کیا کرتی تھیں، آپ کا شمار صحابیات کی کبار جماعت میں ہوتا ہے۔

نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی ایک صاحبزادی کے انتقال پر ان کو غسل دینے میں شامل تھیں کہ جن کو نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی ہدایات کے مطابق غسل دیا گیا، اسی وجہ سے غسلِ میت کے بارے میں ان کی حدیث پر امت کا عمل ہے، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت غسلِ میت سے متعلق آپ سے معلوم کیا کرتے تھے۔ [1]

امِ شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا

امِ شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا کا نام غزیہ یا غزیلہ ہے، غزیلہ بنت دودان انصاریہ، ان کے احوال میں کچھ اختلاف بھی ہے۔

حضرت امِ شریک رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام سے براہِ راست روایت کرتی ہیں، ان سے جابر بن عبداللہ، سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، شہر بن خوشب روایت حدیث کرتے ہیں۔ [2]

فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا

فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا، ضحاک بن قیس کی بڑی بہن ہیں، ابتدائی دور میں اسلام لائیں،

---

[1] هی نسیبة بـنـت كعب، ويقال بنت الحارث، أم عطية، الأنصارية – رضى الله عنها –، روت عن النبى صـلـى الله عليه وسلم وعن عمر – رضى الله عنه .وعـنـهـا أنس بن مالک ومـحـمد وحفصة ابنا سيرين وعبد الـملک بن عمير وغيرهم .قـال ابن حجر نقلاً عن ابن عبد البر: كـانـت تغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسـلـم، تـمرّض المرضى وتداوى الجرحى، شهدت غسل ابنة النبى صلى الله عليه وسلم، وكان جماعة من الـصـحـابة وعـلـمـاء التـابـعين بالبصرة يأخذون عنها غسل الميت (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج١٠، ص ٣١٨، تحت الترجمة: أم عطية)

[2] أم شريک "الـعامرية ويقال الأنصارية ويقال الدوسية اسمها غزية ويقال غزيلة بنت دودان بن عمرو بـن عـامـر بـن رواحة بن منقذ بن عمرو بن عميص بن عامر بن لؤى وقيل غير ذلک فى نسبها وقال ابن سعد غـزية بـنـت حكيم بن جابر ويقال هى التى وهبت نفسها للنبى صلى الله عليه وآله وسلم روت عن النبى صلى الـله عليه وآله وسلم وعنها جابر بن عبد الله وسعيد بن المسيب وعروة بن الزبير وشهر بن حوشب (تهذيب التهذيب، ج١٢، ص ٤٧٢، تحت رقم الترجمة: ٢٩٥٥)

ہجرت مدینہ میں بھی شامل تھیں، دینی علوم میں مثالی فہم اور بصیرت رکھتی تھیں۔

چنانچہ علامہ ابنِ عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ حسن و جمال اور عقل و کمال دونوں میں بڑا حصہ رکھتی تھیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر انہی کے مکان پر اصحابِ شوریٰ جمع ہوئے تھے (اور آئندہ کے حالات پر مشورہ کیا تھا)۔ [1]

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتی ہیں، جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں اسود بن یزید نخعی، ابوسلمہ تمیم، سعید بن مسیّب، سلیمان بن یسار، امام شعبی، عبداللہ بن عاصم، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان، ابوبکر بن ابوجہم اور سلمہ بن عبدالرحمٰن شامل ہیں۔

اہلِ علم حضرات یہ بات جانتے ہیں کہ مذکورہ حضرات طبقہ تابعین میں کتنا بڑا مقام رکھتے ہیں، ان میں سے ایک ایک اپنے وقت کا امام اور فقیہ تھا۔

چنانچہ خاوند پر عورت کے لیے رہائش اور نان ونفقہ واجب ہونے، نہ ہونے سے متعلق احادیث، مطلقہ عورت کے نان ونفقہ سے متعلق احادیث، فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہیں، اور آپ سے مروی احادیث کو ہر زمانے میں امت نے قبول کیا ہے۔

آپ کی وفات حضرت حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ [2]

(جاری ہے……)

---

[1] فاطمة ابنة قيس بن خالد…… أخت الضحاک بن قيس، يقال: إنها كانت أكبر منه بعشر سنين، كانت من المهاجرات الأول، وكانت ذات جمال وعقل وكمال، وفي بيتها اجتمع أصحاب الشورى عند قتل عمر بن الخطاب، وخطبوا خطبهم المأثورة (الاستيعاب فی معرفة الاصحاب، ۴، ص ۱۹۰۱)

[2] فاطمة بنت قيس الفهرية: إحدى المهاجرات، وأخت الضحاک. كانت تحت أبي عمرو بن حفص بن المغيرة المخزومي، فطلقها، فخطبها معاوية بن أبي سفيان، وأبو جهم. فنصحها رسول الله –صلى الله عليه وسلم– وأشار عليها بأسامة بن زيد، فتزوجت به. وهي التي روت حديث السكنى والنفقة للمطلقة بتة. وهي التي روت قصة الجساسة. حدث عنها: الشعبي، وأبو سلمة بن عبد الرحمن، وأبو بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، وآخرون. توفيت في خلافة معاوية. وحديثها في الدواوين كلها (سير اعلام النبلاء، ج۲، ص ۳۱۹، تحت الترجمة: فاطمة بنت قيس الفهرية)

www.idaraghufran.org

تذکرۂ اولیاء — حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (قسط37) — مفتی محمد ناصر

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

عمر رضی اللہ عنہ کی بعض احادیث

احادیث کی کتابوں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی کئی احادیث موجود ہیں، جن میں سے بعض احادیث ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ البَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، لاَ بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ البَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لاَ يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ البَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ (بخاری، رقم الحدیث ۳۵۸۶)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کس کو یاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اسی طرح یاد ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیان کرو، آپ سے ہی اس جرأت کی امید ہوسکتی ہے (میں نے کہا کہ) آدمی کا وہ فتنہ جو اس کے اہل اور اس کے مال اور اس کے پڑوسی میں ہوتا ہے، اس کو نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن

المنکر مٹا دیتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ نہیں (پوچھنا) چاہتا، بلکہ وہ فتنہ جس کی آمد دریا کی موج کی طرح ہوگی، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیرالمومنین! اس فتنہ سے آپ کو کچھ خوف نہیں، کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان بند دروازہ ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ (بند) دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ توڑا جائے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو (وہ دروازہ) کبھی بند نہ ہوگا، ہم (اہلِ مجلس) نے (حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا) کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کو جانتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! وہ (اس طرح جانتے تھے) جیسے (تم) کل کے بعد رات ہو جانے کو جانتے ہو، میں نے ان سے وہ حدیث بیان کی، جو غلط نہ تھی، دروازہ کے متعلق ہم لوگوں کو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کرنے میں خوف معلوم ہوا، لیکن ہم نے مسروق سے کہا (کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق پوچھیں، چنانچہ) مسروق نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دروازہ عمر رضی اللہ عنہ تھے (بخاری)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے ایک دروازے کی پیشین گوئی فرمائی تھی، جو دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھنا کہ وہ دروازہ جو فتنوں کو روکے ہوئے ہے، وہ کھولا جائے گا، یا توڑا جائے گا، اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ جواب کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس دروازے کے ٹوٹنے کے بعد پھر فتنے نہیں رُک سکیں گے۔

چنانچہ بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس دروازے سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مراد لیا تھا، اور واقعہ بھی یہی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہونا، گویا فتنوں کو روکے ہوئے اس دروازے کا ٹوٹنا تھا۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ عُمَرَ رَآهُ كَئِيبًا، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ كَئِيبًا؟ لَعَلَّهُ سَائَتكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ – يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ – قَالَ: لَا .وَأَثْنَى عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " كَلِمَةٌ لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلا فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ، وَأَشْرَقَ لَوْنُهُ "فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهَا إِلا الْقُدْرَةُ عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنِّي لَأَعْلَمُهَا. فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ: وَمَا هِيَ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: " هَلْ تَعْلَمُ كَلِمَةً هِيَ أَعْظَمَ مِنْ كَلِمَةٍ أَمَرَ بِهَا عَمَّهُ؟ لَا إِلَهَ إِلا اللهُ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: هِيَ وَاللهِ هِيَ (مسند احمد، رقم الحديث ١٣٨٦، إسناده صحيح)

ترجمہ: عمر رضی اللہ عنہ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابومحمد! کیا بات ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سے) آپ پراگندہ حال اورغبار آلود رہنے لگے ہیں؟ کیا آپ کو اپنے چچازاد بھائی یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اچھی نہیں لگی؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے، اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، اور کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی موت کے وقت وہ کلمہ کہہ لے تو اللہ اس کی (قیامت کی تکلیف کو) دور فرمادے گا، اور وہ کلمہ اس کے لئے نور کا ذریعہ ہوگا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات کے حائل ہونے کی وجہ سے اس کلمے کے بارے میں پوچھ نہیں سکا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ کلمہ جانتا ہوں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ وہی کلمہ ہے، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے سامنے پیش کیا تھا، یعنی لا الہ الا اللہ، طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! یہی وہ کلمہ ہے (مسند احمد)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ''لا الــہ الا اللّٰـہ '' وہ کلمہ ہے، جو اگر کسی کو اپنی موت کے وقت کہنا نصیب ہوجائے، تو اس کلمہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کی قیامت کی تکلیف کو اللہ دور فرمادیں گے، اور یہ کلمہ اس شخص کے لئے نور کا ذریعہ ہوگا۔

پیارے بچو! مولانا محمد ریحان

دادی کی ایک کہانی (دوسری وآخری قسط)

پیارے بچو! جب دادی کہانی سنا رہی تھیں اور فرید اپنے بھائیوں کے ساتھ آیا اور بیٹھ کر کہانی سن رہا تھا ،اسے دادی کے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ ملی اور اس نے اپنے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا شروع کردیا۔بچوں کی دادی کو اس بات کا احساس ہوگیا کہ فرید ان کے قریب بیٹھنا چاہتا ہے،تو دادی نے فرید کو اپنے قریب بٹھانا چاہا کیونکہ وہ سب میں چھوٹا بھی تھا۔لیکن دادی نے یہ سوچا:

''لیکن ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حسام اور سعید اچھا سلوک بھی سیکھیں''

اس لیے دادی نے حسام اور سعید سے کہا:

''آپ فرید کو بھی بلاؤ، مجھے یقین ہے کہ وہ بھی کہانی سننا چاہتا ہے''

دادی نے جو کچھ کہا حسام اور سعید نے اس پر کچھ بھی توجہ نہیں دی،اتنے وقت میں فرید نے اشارے سے دادی سے آگے آنے کی اجازت مانگی۔

حسام نے دادی سے کہا:

''لیکن یہاں تو میں پہلے آیا ہوں، میں اسے کبھی بھی یہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں دوں گا''

سعید نے بھی یہ کہتے ہوئے حسام کے ساتھ اتفاق کیا کہ آپ میری دادی ہیں اور میں آپ سے کبھی دور نہیں بیٹھوں گا۔

دادی کو اس بات پر بہت زیادہ حیرت ہوئی،لیکن اس کے باوجود وہ مسکرانے لگیں اور بچوں سے کہا:

''تم سب میرے قریب بیٹھنا چاہتے ہو،لیکن میرے پاس اتنی جگہ نہیں ہے''

دادی کہانی سناتے سناتے رک گئیں اور سعید اور حسام کو اچھے سلوک اور اخلاق کے بارے میں تعلیم دینے لگیں۔

دادی نے ان دونوں سے کہا:

''فرید تم دونوں کا کیا لگتا ہے؟''

ان دونوں نے فوراً جواب دیا کہ وہ ہمارا بھائی ہے۔دادی نے کہا:

’’جیسے میں تم دونوں کی دادی ہوں ویسے ہی فرید کی بھی تو ہوں؟ کیوں ایسا نہیں ہے کیا؟‘‘

دونوں نے سر ہلایا اور کہا کہ جی ہاں۔دادی کو اب اس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ حسام اور سعید دونوں فرید کو آگے بیٹھنے دیں گے،اب دادی دونوں کے جواب کے انتظار میں تھیں۔

سعید کو ساری بات سمجھ میں آ گئی،وہ سب سے بڑا تھا۔اسے اس بات کو شعور ہو گیا کہ اس کے لیے چھوٹے بھائی کو آگے بٹھانا زیادہ اہم ہے،اس طرح اس نے دادی سے کہا:

’’میں آپ کے قریب بیٹھ جاؤں گا اور فرید میری گود میں بیٹھ جائے گا،اس طرح ٹھیک ہے؟‘‘

یہ سن کر دادی بہت خوش ہوئیں۔

جب فرید نے سعید کی یہ بات سنی تو بہے خوش ہوا،اور سعید کے قریب آ گیا اور اپنے بازو اس کی گردن کے گرد ڈال کر کہنے لگا:

’’میرے بڑے بھائی! آپ بہت اچھے ہو‘‘

یہ دیکھ کر حسام بھی مسکرایا،اور سارے دادی کے قریب بیٹھ گئے۔دادی نے پھر سے اپنے خاص انداز میں کہانی سنانا شروع کر دی۔تینوں بھائی دادی کے قریب بیٹھ گئے اور مختلف اور دلچسپ کہانیاں سننے لگے۔

پیارے بچو! دوسروں سے ہمیشہ ادب کے ساتھ بات کیا کرو،یہ بات بہت غیر مناسب ہے کہ آپ دوسروں سے غیر مہذب طریقے سے بات کریں۔

پروپرائیٹر:وسیم ریاض

ریاض سٹیل فرنیچر اینڈ الماری سنٹر

ہمارے ہاں الماری،کیبنٹ،سیف،آفس فرنیچر وغیرہ دستیاب ہیں

Tel: 051-5500104
Ph: 051-5962645
Mob: 0333-5585721

دوکان نمبر: M-76,77
وارث خان بس سٹاپ،راولپنڈی

بزمِ خواتین (عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب: قسط26) مفتی طلحہ مدثر

حقوق سے دستبردار ہونے میں خواتین کے اختیارات

(حصہ دوم)

معزز خواتین! پہلے یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ اگر خاوند اور بیوی میں ناچاقی ہو جائے یا خاوند کسی بھی وجہ سے طلاق دینے کا ارادہ رکھتا ہو، تو شریعت کی طرف سے بیوی کو اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کی سہولت فراہم کی گئی ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زوجین کے آپس میں صلح کرنے کو بہتر اور خیر قرار دیا ہے، جس کا ذکر پچھلی قسط میں گزر چکا ہے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا حقوق سے دست بردار ہونا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے عملی نمونہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب وعوامل پیدا فرمائے جس کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں زندگی کے تمام شعبوں کی راہنمائی موجود ہے، ہماری زندگی کا کوئی گوشہ اس نورِ ہدایت سے خالی نہیں ہے، اس معاملہ میں بھی ہمیں سیرتِ طیبہ سے راہنمائی ملتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سب سے پہلے رخصت ہو کر آئیں تھیں، جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کچھ عمر رسیدہ ہو گئیں تو ان کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑ نہ دیں ،جبکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ قیامت میں ان کا حشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں ہی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت تھی ، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا، اس واقعہ کا ذکر کتب حدیث میں مذکور ہے چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

www.idaraghufran.org

قالت عائشة: يـا ابن أختي، كان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – لا يـفضل بعضنا على بعض في القسم، من مكثه عندنا، وكان قل يوم إلا وهو يطوف علينا جميعا، فيدنو من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغ إلـى التـي هـو يـومهـا فيبيـت عندها، ولقد قالت سودة بنت زمعة حين أسـنـت وفـرقـت أن يـفارقها رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: يا رسـول الـلـه، يـومي لعائشة، فقبل ذلک رسول الله – صلى الله عليه وسـلـم – منها، قالت: نـقـول فـي ذلک أنزل الله تعالى وفي أشباهها، أراه قال: } وإن امـرأة خافت من بعلها نشوزا (سنن ابو داؤد ،كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء،رقم الحديث ۲۱۳۵) لے

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے بھانجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے بعض کو دوسرے پر باری تقسیم کر کے ٹھہرنے میں ترجیح نہیں دیتے تھے،اور وہ تقریباً ہر روز ہم سب کے پاس تشریف لاتے تھے،اور سب ازواج سے قریب ہوتے تھے،سوائے صحبت کے،(یعنی تمام ازواج کے گھر جانے کا روزانہ کا معمول تھا البتہ ہر روز خصوصی تعلقات کی نوبت نہیں آتی تھی) یہاں تک کہ اس کے گھر پہنچ جاتے تھے جس کے یہاں رات گزارنے کی باری ہوتی تھی ،اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے جب وہ عمر رسیدہ ہو گئیں اور ان کو یہ خدشہ لاحق ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طلاق نہ دیدیں ،تب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے یہاں رات گزارنے کی باری عائشہ کی ہے ،تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو قبول فرمایا،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری رائے میں اس واقعے پر اور انہی جیسی عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ

لے قال شعيب الارنؤوط:اسناده حسن .عبد الرحمن بن أبي الزناد حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات

www.idaraghufran.org

يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (سورہ نساء)

یعنی”جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی آپس میں صلح کرلیں، صلح بہرحال بہتر ہے“(ابوداؤد)

اسی جیسے واقعات کی وجہ سے فقہائے کرام نے بھی اس کو جائز قرار دیا ہے، اگر کسی بیوی کو خاوند کی طرف سے بے رخی یا طلاق کا خدشہ ہو تو وہ اپنے بعض حقوق معاف کردے، مثلاً اپنا رات گزارنے کا حق معاف کردے، جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول بھی فرمایا تھا، جو اس طرح سے صلح کرنے کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔

البتہ اس طرح حقوق معاف کرنے کے بعد بھی اگر مستقبل میں کبھی عورت اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہے تو خاوند کے ذمہ اس کا حق ادا کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ ایک مرتبہ حقوق معاف کرنے کے بعد ساری زندگی کے لیے حقوق معاف نہیں ہوجاتے بلکہ آئندہ کے لیے اپنا حق طلب کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

حکمرانوں کی اطاعت کا خاص حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ (بخاری، رقم الحدیث 3455)

ترجمہ: بنی اسرائیل میں انبیاء (اپنی امت کی) نگرانی وانتظامات کیا کرتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہوجاتا تو دوسرا اس کا جانشین ہوجاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ خلفاء (نیک حکمران) ہوں گے، جو کہ کثرت سے ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یکے بعد دیگرے ہر ایک (خلیفہ ونیک حکمران) کی بیعت پوری کرنا اور انہیں ان کا (وہ حق جو تم پر ہے) دیتے رہنا (یعنی ان کی شرعی اور جائز معاملات میں اطاعت وپیروی کرنا) اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جن (رعایا) پر حکمران بنایا ہے، وہی ان کے (معاملات کے) بارے میں ان سے باز پرس کرے گا (اگر انہوں نے رعایا پر ظلم کیا ہوگا، تو اللہ ان سے مؤاخذہ فرمائے گا، تم سے مؤاخذہ نہیں فرمائے گا) (بخاری)

حاجی محمد عارف
0300-5131250
0315
0322-5503460
حاجی عمران

عارف فوڈز

حاجی امجد
0300-5198823
0315
حاجی کامران
0321-5353160
0312

L-72 بالمقابل ملکوں کا قبرستان
ظفر الحق روڈ، راولپنڈی
051-5503326-5504434-5503460

گلی نمبر 64، بالمقابل چوہدری ڈینٹل کلینک
چاہ سلطان روڈ، امر پورہ، راولپنڈی
051-5502260-5702260

عالم اور علم کے متلاشی کے لیے خاص فضیلت

حضرت ابوالدرداءرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرِثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ، أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ.

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے کسی راستے میں چلتا ہے، تو اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے اور فرشتے اس طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے زمین وآسمان کی ساری مخلوقات بخشش کی دعائیں کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے، جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں، جو وراثت میں دینار ودرہم نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ تو وراثت میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں، سو جو اسے حاصل کر لیتا ہے وہ بہت سا حصہ حاصل کر لیتا ہے

(مسند احمد، حدیث نمبر21715)

رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے:

وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث 4252)

ترجمہ: اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ میری امت کے بعض قبیلے مشرکین سے نہ مل جائیں، اور یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کی عبادت (وپوجا) نہ کرنے لگ جائیں، اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذّاب (یعنی جھوٹی نبوت کے دعویدار) ہوں گے، وہ سب کے سب یہ گمان (ودعویٰ) کریں گے کہ وہ نبی ہیں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور (قیامت تک) میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی (جو اس طرح کے جھوٹی نبوت دعویداروں کا ساتھ نہیں دے گی، بلکہ ان کی تردید کرے گی)۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ”خاتم النبیین“ ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا، البتہ آپ کی امت میں تیس کے لگ بھگ جھوٹی نبوت کے دعویدار ہوں گے، اور ان میں چار عورتیں بھی ہوں گی، جیسا کہ دوسری روایات میں اس کا ذکر آیا ہے۔

CANNON PRIMAX PLUS
15 سالہ گارنٹی
051-5517039
0300-8559001
نذیر سنز
Cannon not selling a mattress but a good night sleep
418۔خان بلڈنگ بابو بازار، صدر راولپنڈی

محرم کا مہینہ عظمت واحترام والے مہینوں میں سے ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُاللہِ الْمُحَرَّمُ (مسلم، رقم الحدیث 1163"202")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے بہترین روزے، اللہ کے مہینہ "محرم" کے روزے ہیں (مسلم)

اس مہینے کی عظمت وفضیلت بتلانے اور ظاہر کرنے کے لئے اس کو اللہ کا مہینہ فرمایا گیا ورنہ تمام مہینے اور دن اللہ ہی کی مخلوق ہیں اور اسی کے حکم سے چلتے ہیں اور بعض دوسرے روزوں (مثلاً ذی الحجہ، شوال وغیرہ کے روزوں) کی فضیلتیں بھی اپنی جگہ ہیں، لیکن محرم کے روزوں کو جو خاص قسم اور نوعیت کی فضیلت حاصل ہے، اس قسم کی فضیلت رمضان کے بعد محرم کے علاوہ دوسرے روزوں کو حاصل نہیں۔

کیونکہ محرم کا مہینہ عظمت واحترام والے مہینوں میں سے ہے جن میں عبادت کی خاص فضیلت ہے اور روزہ بھی اہم عبادت ہے، لہٰذا دوسری عبادات کے ساتھ ساتھ روزے کی عبادت کو بھی ان مہینوں کے احترام کی وجہ سے خاص اہمیت وفضیلت عطا کی گئی ہے۔

نیو عباسی الیکٹرونکس
بااختیار ڈیلر
Dawlance
CORONA
UNITED
فریج، ڈیپ فریز، واشنگ مشین، جوسر، استری، گیزر، پنکھوں کی تمام ورائٹی
بہترین ہوم سروس دی جاتی ہے
Deals in: All kind of Electric & Gas Appliances
شہناز پلازہ، چاندنی چوک، مری روڈ راولپنڈی۔ فون: 051-4906381, 0321-5365458

www.idaraghufran.org

آپ کے دینی مسائل کاحل　ادارہ

کھڑے ہوکر جوتا، پائجامہ اور عمامہ پہننے کا حکم (قسط1)

گزشتہ دنوں بندہ کا ایک دور دراز علاقے میں سفر پر جانا ہوا، وہاں بعض اہلِ علم حضرات سے ملاقات وزیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔

اس دوران بعض اہلِ علم حضرات نے ''پائجامہ اور عمامہ بیٹھ کر کریا کھڑے ہوکر پہننے کے حکم کی تحقیق'' کی طرف متوجہ کیا، اور بعض حضرات سے معلوم ہوا کہ ان کے دیہی علاقوں میں اس مسئلہ پر اختلاف سامنے آتا ہے، اور بعض اہلِ علم حضرات پائجامہ بیٹھ کر اور عمامہ کھڑے ہوکر پہننے پر بہت زور دیتے ہیں، اور اس کی وجہ سے عوام میں تشویش واضطراب پیدا ہورہا ہے، اس لیے واقعتاً اس مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ صورتِ حال معلوم ہوکر دکھ ہوا کہ ایک طرف تو عوام النّاس کا حال یہ ہے کہ وہ صریح محرمات اور گناہوں کے دلدل میں مبتلا ہیں، اور دوسری طرف ان ضروری دین کے احکام پر اپنی صلاحیتوں کو خرچ کرنے کے بجائے اس قسم کے غیر اہم اور غیر ضروری مسائل کو اپنی تحقیق وتبلیغ کا محور بنا کر اپنی دینی وتبلیغی اور اصلاحی صلاحیتوں کو خرچ واستعمال کیا جاتا ہے۔

جس کی وجہ سے بندہ نے اس مسئلہ کی بعجلت تحقیق کی، دورانِ تحقیق مضمون کچھ مفصل ہوگیا، جو آئندہ اوراق میں پیش کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ دین میں غلو وتشدد اختیار کرنے سے اجتناب کرنے کی اور اعتدال پر گامزن ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

محمد رضوان خان- 11/شوال المکرّم/1440ہجری۔15/جون/2019ء بروز ہفتہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعض افراد کی طرف سے کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر، جوتے، پائجامہ اور عمامہ پہننے کے شرعی حکم کے متعلق سوالات کیے جاتے رہتے ہیں، اور بعض اہلِ علم حضرات کھڑے ہوکر پائجامہ اور بیٹھ کر عمامہ پہننے کو ممنوع ومکروہ اور وعید کا باعث قرار دیتے ہیں، اور اس مسئلہ پر تشدد اور سختی اختیار کرتے ہیں، اس لیے ذیل میں اس مسئلے کی تحقیق پیش کی جاتی ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

www.idaraghufran.org

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (سنن أبی داود، رقم الحديث ۴۱۳۵) ؎1

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہوکر جوتا پہنے (ابوداؤد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۳۶۱۸، باب الانتعال قائما) ؎2

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہوکر جوتا پہنے (ابنِ ماجہ)

ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

؎1 قال شعيب الارنؤوط:صحيح لغيره، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن أبا الزبير -وهو محمد بن مسلم بن تدرس المكی -لم يصرح بسماعه من جابر .أبو أحمد الزبيری :هو محمد ابن عبد الله الأسدی.
وأخرجه البيهقی فی "شعب الإيمان6273) ") من طريق أبی داود، بهذا الإسناد.
وفی الباب عن عبد الله بن عمر عند ابن ماجه 3619)) وإسناده صحيح.
وعن أبی هريرة عند ابن ماجه 3618))، والترمذی 1877))، وإسناد ابن ماجه رجاله ثقات، لكنه اختلف فی رفعه ووقفه.وعن أنس عند الترمذی 1878)) وإسناده ضعيف(حاشية سنن ابی داوٗد)

؎2 قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح وهذا سند رجاله ثقات إلا أنه اختلف فی رفعه ووقفه، والأصح وقفه، فقد أخرجه ابن أبی شيبة فی "مصنفه 418 /8 "عن أبی معاوية عن الأعمش عن أبی صالح، عن أبی هريرة :أنه كره أن ينتعل الرجل قائمًا.
وهذا سند صحيح، وابن أبی شيبة أوثق وأشد تثبتًا من علی بن محمَّد وهو الطنافسی.
وأخرجه مرفوعًا الترمذی (1877) من طريق الحارث بن نبهان، عن معمر، عن عمار بن أبی عمار، عن أبی هريرة .والحارث بن نبهان متروك الحديث .وأخرجه مرفوعًا أيضًا العقيلی فی "الضعفاء 364 /3 "، والطبرانی فی "الأوسط "(6531) من طريق سلمة بن حبيب، عن عروة بن علی السهمی، عن أبی هريرة .
وسلمة وعروة كلاهما مجهول(حاشية سنن ابنِ ماجه)

www.idaraghufran.org

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٣٦١٩) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہوکر جوتا پہنے (ابنِ ماجہ)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (مسند أبى يعلى، رقم الحديث ٢٩٣٦) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہوکر جوتا پہنے (ابنِ ماجہ)

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے، اور یہ ممانعت مختلف احادیث سے ثابت ہے، جو کم از کم ''حسن'' یا ''صحیح لغیرہٖ'' کے درجے کو پہنچ جاتی ہیں۔ جبکہ بعض احادیث اور بعض صحابہ وتابعین وغیرہ سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کا جائز یا مکروہ ہونا بھی ثابت ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

چنانچہ امام بیہقی نے ''شعبُ الایمان ''میں عبداللہ بن عطاء سے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَعِلُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا (شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ٥٥٨٥)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح .وصححه أيضًا البوصيرى فى "مصباح الزجاجة." وفى الباب أيضًا حديث جابر بن عبد الله عند أبى داود (4135)، ورجاله ثقات (حاشيه سنن ابنِ ماجه)

[2] قال حسين سليم أسد الدارانى: إسناده حسن (حاشية مسند ابى يعلىٰ)

www.idaraghufran.org

جوتے کھڑے ہوکر بھی پہنتے ہوئے دیکھا، اور بیٹھ کر بھی پہنتے ہوئے دیکھا (بیہقی)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جوتے کھڑے ہوکر پہننے کی ممانعت ثابت ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے فعل سے جوتے کبھی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہوکر پہننا بھی ثابت ہے، جس سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کے حکم میں فی الجملہ تخفیف اور تسہیل معلوم ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ابومعاویہ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۲۵۴۳۶، کتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آدمی کے کھڑے ہوکر جوتا پہننے کو مکروہ قرار دیا (ابنِ ابی شیبہ)

مذکورہ روایت سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کا مکروہ ہونا معلوم ہوا، اور دوسری روایات وآثار کے پیشِ نظر اس سے کراہتِ تنزیہی کا راجح ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

علی رضی اللہ عنہ کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ہی روایت کیا ہے کہ مجھے حضرت حفص کے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ:

عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيًّا اِنْتَعَلَ قَائِمًا (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۲۵۴۳۵، کتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: حضرت اعمش نے فرمایا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر جوتا پہنا (ابنِ ابی شیبہ)

اس روایت سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، چار خلفائے راشدین میں سے ایک خلیفۂ راشد ہیں، اور آپ کے قول وفعل کی بڑی اہمیت ہے، اگر کھڑے ہوکر جوتے پہننے کی سخت ممانعت ہوتی، تو حضرت علی رضی اللہ

عنہ،اس حکم کی مخالفت نہ فرماتے۔

محمد بن سیرین کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ہی معاذ بن معاذ سے،اورانہوں نے ابنِ عون سے روایت کیا ہے کہ:

ذُكِـرَ عِـنُدَ مُحَمَّدٍ اِنُتِعَالُ الرَّجُلِ قَائِمًا ، فَقَالَ: لَا أَعُلَمُ بِهٖ بَأُسًا (مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۲۵۴۳۱ ، کتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: محمد بن سیرین کے سامنے،آدمی کے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کے متعلق ذکر کیا گیا،توانہوں نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں (ابنِ ابی شیبہ)

اس روایت سے بھی کھڑے ہوکر جوتے پہننے کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

محمد بن سیرین،جلیل القدر تابعی ہیں،جنہوں نے کئی صحابۂ کرام کی صحبت کو اٹھایا ہے،اگران کوصحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وفعل سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کے حکم میں سختی معلوم ہوتی،تو وہ اس میں کوئی حرج نہ ہونے کا حکم بیان نہ فرماتے۔ [1]

حسن بصری کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ہی حفص بن غیاث سے روایت کیا ہے کہ:

---

[1] محمد بن سيرين الأَنُصارِيّ ، أبو بكر بُن ابی عُمَرة البَصُرِيّ ، أخو أنس بن سيرين ، ومعبد بن سيرين ، وحفصة بنت سيرين ، و كريمة بنت سيرين ، مولى أنس بن مالک ، وهو من سبى عين التمر الذين أسرهم خالد بن الوليد...... قال فضيل بن عياض :قلت لهشام بن حسان :كم أدرك الحسن من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ؟ قال :عشرين ومئة .قلت :فابن سيرين ؟ قال :ثلاثين وَقَال عَبد الله بن أحمد بن حنبل ، عَن أبيه :سمع من أنس وابن عُمَر وعِمُران بن حصين ، وأبى هُرَيُرة ، ولم يسمع من ابن عباس شيئا ، . كلها يقول :نبئت عن ابن عباس .وَقَال شعبة ، عن خالد الحذاء :كل شىء قال محمد :نبئت عن ابن عباس إنما سمعه من عكرمة ، لقيه أيام المختار بالكوفة .وقَال البُخارِيُّ :حج ابن سيرين زمن ابن الزبير ، فسمع منه ، ودخل الكوفة فسمع علقمة والربيع بن خثيم ، وسمع زيد بن ثابت ، ولد لسنتين بقيتا من خلافة عثمان وهو أكبر من أخيه أنس .وَقَال الأَنُصارِيّ ، عن عَبد الله بن عون :كان محمد يحدث بالحديث على حروفه .وَقَال عون بن عمارة ، عن هشام بن حسان :حدثنى أصدق من أدركت من البشر محمد بن سيرين. وَقَال أبو طالب عن أحمد بن حنبل :محمد بن سيرين من الثقات.وَقَال إسحاق بن منصور عن يحيى بن مَعِين ثقة.وَقَال عَباس الدُّورِيُّ ، عن يحيى بن مَعِين :سمع من ابن عُمَر حديثًا واحدًا. وَقَال العجلى :بصرى ، تابعى ، ثقة ، وهو من أروى الناس عن شريح وعُبَيدة ، وإنما تأدب بالكوفيين أصحاب عَبد الله وإخوته معبد ، ويحيى ، وأنس ، وحفصة أم الهذيل تابعيون ثقات (تهذيب الكمال، جزء۲۵ ، صفحه ۳۴۴)

www.idaraghufran.org

عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَنْتَعِلُ قَائِمًا(مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۲۵۴۳۴، کتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: عمرو(بن مروان) نے فرمایا کہ میں نے حسن بصری کو کھڑے ہوکر جوتے پہنتے ہوئے دیکھا(ابنِ ابی شیبہ)

مذکورہ روایت سے بھی کھڑے ہوکر جوتے پہننے کا جائز ہونا معلوم ہوا۔

حسن بصری بھی جلیل القدر تابعین میں داخل ہیں۔ [1]

ابراہیم نخعی کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ہی عبیداللہ بن موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُدْخِلُ رِجْلَيْهِ فِي نَعْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ(مُصنف ابن أبی شیبة، رقم الروایة ۲۵۴۳۲، کتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: عقبہ نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم نخعی کو کھڑے ہونے کی حالت میں اپنے پاؤں جوتے میں داخل کرتے ہوئے دیکھا(ابنِ ابی شیبہ)

حضرت ابراہیم نخعی بھی جلیل القدر تابعی ہیں،جن کے اقوال وافعال سے فقہائے کرام نے دلیل

---

[1] الحسن بن أبی الحسن ، واسمه یسار ،البصری ، أبو سعید ، مولی زید بن ثابت ، ویقال :مولی جابر بن عبد الله ، ویقال :مولی جمیل بن قطبة بن عامر بن حدیدة ، ویقال :مولی أبی الیسر ، وأمه خیرة مولاة أم سلمة ، زوج النبی صلی الله علیه وسلم ....وقال محمد بن أحمد بن محمد بن أبی بکر المقدمی :سمعت علی ابن المدینی ، یقول :مرسلات یحیی بن أبی کثیر ، شبه الریح ، ومرسلات الحسن البصری التی رواها عنه الثقات .صحاح ما أقل ما یسقط منها .وقال أبو أحمد بن عدی :سمعت الحسن بن عثمان یقول :سمعت أبا زرعة یقول :کل شیء قال الحسن :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "، وجدت له أصلا ثابتا ، ما خلا أربعة أحادیث(تهذیب الکمال ج۶ ص۹۵ تا۱۲۴ ملخصاً،تحت ترجمة الحسن بن ابی الحسن،رقم الترجمة ۱۲۱۶)

الحسن بن أبی الحسن البصری واسم أبیه یسار بالتحتانیة والمهملة الأنصاری مولاهم ثقة فقیه فاضل مشهور وکان یرسل کثیرا ویدلس قال البزار کان یروی عن جماعة لم یسمع منهم فیتجوز ویقول حدثنا وخطبنا یعنی قومه الذین حدثوا وخطبوا بالبصرة هو رأس أهل الطبقة الثالثة مات سنة عشر ومائة وقد قارب التسعین(تقریب التهذیب ج۱ ص۱۶۰)

www.idaraghufran.org

پکڑی ہے۔ [1]

یحیٰ بن وثاب کی روایت

ابنِ ابی شیبہ نے ہی وکیع سے،انہوں نے سفیان سے روایت کیا ہے کہ:

عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ:رَأَيْتُ يَحيَى بْنَ وَثَابٍ يَنْتَعِلُ قَائِمًا (مُصنف ابن أبی شيبة، رقم الرواية٢٥٣٣٣، كتاب اللباس، باب فی انتعال الرجل قائما)

ترجمہ: حضرت اعمش نے فرمایا کہ میں نے یحیٰ بن وثاب کو کھڑے ہوکر جوتے پہنتے ہوئے دیکھا(ابنِ ابی شیبہ)

یحیٰ بن وثاب اسدی کا شمار بھی تابعین میں ہوتا ہے،جنہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو پایا ہے۔ [2]

---

[1] إبراهيم النخعي(ع) الامام، الحافظ، فقيه العراق، أبوعمران، إبراهيم بن يزيد بن قيس ابن الاسود بن عمرو بن ربيعة بن ذهل بن سعد بن مالك بن النخع النخعي، اليماني ثم الكوفي، أحد الاعلام، وهو ابن مليكة أخت الاسود بن يزيد(سير اعلام النبلاء ج٤ص٥٢٠، تحت رقم الترجمة ٢١٣)

قال أحمد بن عبد الله العجلي : لم يحدث عن أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وقد أدرك منهم جماعة ، ورأى عائشة رؤيا ، وكان مفتي أهل الكوفة هو والشعبي في زمانهما ، وكان رجلا صالحا فقيها متوقيا قليل التكلف ، ومات وهو مختف من الحجاج . وقال أبو أسامة عن الأعمش :كان إبراهيم صيرفي الحديث .وقال جرير بن عبدالحميد عن إسماعيل بن أبي خالد :كان الشعبي وإبراهيم وأبو الضحى يجتمعون في المسجد يتذاكرون الحديث ، فإذا جاء هم شيء ليس عندهم فيه رواية رموا إبراهيم بأبصارهم . وقال عباس الدوري عن يحيى بن معين : مراسيل إبراهيم أحب إلي من مراسيل الشعبي............قال البخاري : وقال أبو نعيم :مات إبراهيم سنة ست وتسعين.وقال غيره :مات وهو ابن تسع وأربعين ، وقيل : ابن ثمان وخمسين .روى له الجماعة(تهذيب الكمال ج٢ص٢٣٧ تا ٢٤٠ ملخصاً ، تحت رقم الترجمة ٢٦٥)

[2] "خ م ت س ق – يحيى "بن وثاب الأسدي مولاهم الكوفي المقرى .

روى عن بن عمر وابن عباس وزر بن حبيش وعلقمة والأسود وأرسل عن ابن مسعود وعائشة.

وعنه أبو إسحاق السبيعي وأبو إسحاق الشيباني وعامر الشعبي وقتادة وسلمة بن كهيل وطلحة بن مصرف وأبو حصين الأسدي والأعمش وحبيب بن أبي ثابت وغيرهم .

قال النسائي: ثقة ،وذكره بن حبان في الثقات .

وقال يحيى بن عيسى الرملي عن الأعمش كان يحيى بن وثاب من أحسن الناس قرائة وكان إذا قرأ لا يسمع في المسجد حركة .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پرملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت

عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا ہے کہ:

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا مِّنْ أَجْلِ الْعَنَتِ (مصنف عبد الرزاق، جامع معمر بن راشد،باب الماشي في النعل، رقم الرواية ٢٠٢١٨)

ترجمہ: یحییٰ بن ابی کثیر نے فرمایا کہ آدمی کے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کی کراہت صرف ضرر وتکلیف کی وجہ سے ہے (عبدالرزاق)

اس روایت کوامام بیہقی نے بھی''شعب الایمان''میں روایت کیا ہے۔ [1]

یحییٰ بن ابی کثیر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا ہے،اور یہ جلیل القدر محدث شمار کیے جاتے ہیں۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وقال عطاء بن مسلم الحلبي عن الأعمش كنت إذا رأيت يحيى بن وثاب قد جاء قلت: هذا قد وقف للحساب يقول أي رب اذنبت كذا اذنبت كذا فعفوت عني فلا أعود.

وقال أبو محمد بن حيان الأصبهاني يقال كان وثاب من أهل قاسان فوقع إلى بن عباس فأقام معه فاستأذنه في الرجوع إلى قاسان فأذن له فرحل مع ابنه يحيى فلما بلغ الكوفة قال له ابنه يحيى أني مؤثر حظ العلم على حظ المال فاعطني الإذن في المقام فأذن له فأقام في الكوفة فصار إماما.

وله أحاديث كثيرة ويروى عن أبي عمرو بن العلاء عن نهشل الأيادي عن أبيه قال خرجت مع أبي موسى الأشعري إلى أصبهان فبعث سراياه إلى قاسان ففتحها وسبى أهلها فكان منهم يزدويه بن ماهويه فتى من أبناء أشرافها فصار إلى بن عباس فسماه وثابا وهو والد يحيى إمام أهل الكوفة في القرآن.

وقال عمرو بن علي وغيره مات سنة ثلاث ومائة.

قلت: وقال العجلي كوفي تابعي ثقة وكان مقرء أهل الكوفة وقال بن سعد كان ثقة قليل الحديث صاحب قرآن وقال بن معين وأبو زرعة ثقة(تهذيب التهذيب ، ج ١١ ص ٢٩٤، ٢٩٥، تحت رقم الترجمة ٤٧٥)

[1] وقد أخبرنا أبو الحسين بن بشران، أنا إسماعيل الصفار، ثنا أحمد بن منصور، ثنا عبد الرزاق، أنا معمر، عن يحيى بن أبي كثير قال " :إنما نكره أن ينتعل الرجل قائما من أجل العنت "قال الحليمي :العنت :الضرر(شعب الإيمان،للبيهقي ، رقم الرواية ٥٨٦٦)

[2] "ع – يحيى "بن أبي كثير الطائي مولاهم أبو نصر اليمامي واسم أبيه صالح بن المتوكل وقيل يسار وقيل نشيط وقيل دينار روى عن أنس وقد رآه ...... قال وهيب عن أيوب ما بقي على وجه الأرض مثل يحيى وقال بن عيينة قال أيوب ما أعلم أحدا بعد الزهري أعلم بحديث أهل المدينة من يحيى وقال القطان سمعت

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس روایت سے کھڑے ہوکر جوتے پہننے کی علت کا ’’تعب ومشقت اور ضرر، کالاحق ہونا‘‘ اور اس حکم کا ’’امرِ ارشاد‘‘ یا ’’نہیِ ارشاد‘‘ ہونا معلوم ہوا، جس کے متعلق آگے ذکر آتا ہے۔

اور مذکورہ روایات وآثار کے مجموعے سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر جوتے پہننے کی ممانعت کا حکم سختی پر مبنی نہیں، اور جوتے کھڑے ہوکر پہننے کی بھی گنجائش ہے، اور کھڑے ہوکر جوتے پہننے کی ممانعت مکروہ تنزیہی درجے کی ہے، بالخصوص جبکہ ایسے جوتے ہوں کہ جن کو کھڑے ہوکر بآسانی پہنا جاسکتا ہو، اور ان کو کھڑے ہوکر پہننے میں گرنے یا ستر کھلنے یا بری ہیئت بننے کا اندیشہ نہ ہو، تو اس طرح کے جوتوں کو کھڑے ہوکر پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

احادیث کے شارحین نے بھی جمع وتطبیق کی یہی تفصیل بیان فرمائی ہے۔(جاری ہے............)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

شعبة يقول يحيى أحسن حديثا من الزهرى وقال عبد الله بن أحمد عن أبيه يحيى من أثبت الناس إنما يعد مع الزهرى ويحيى بن سعيد وإذا خالفه الزهرى فالقول قول يحيى وقال العجلى ثقة كان يعد من أصحاب الحديث وقال أبو حاتم: يحيى إمام لا يحدث إلا عن ثقة وروى عن أنس مرسلا وقد رأى أنسا يصلى فى المسجد الحرام رؤية ولم يسمع منه وذكره بن حبان فى الثقات وقال كان من العباد(تهذيب التهذيب، ج ١١ ص ٢٦٨، ٢٦٩، ملخصاً، تحت رقم الترجمة ٤٤٠)

TOYOTA GENUINE PARTS
حافظ احسن: 0322-4410682
HONDA GENUINE PARTS
اشرف آٹوز
ٹویوٹا اور ہنڈا کے جینین اور رپلیسمنٹ باڈی پارٹس دستیاب ہیں
حافظ الیاس حافظ اسامہ
گلی نمبر 6، ہاری سٹریٹ، منٹگمری پارک، لاہور
0313 / 0333-4410682
4318-C
چوک گوالمنڈی، راولپنڈی
Ph:051- 5530500 / 5530555
ashrafautos.rawalpindi@gmail.com
Join us f on ashrafautos.rawalpindi

www.idaraghufran.org

کیا آپ جانتے ہیں؟

مفتی محمد رضوان

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

قبروں کو سجدہ کرنے کا حکم

غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا حرام ہے، لیکن اگر کوئی مسلمان غیرُ اللہ کو عبادت سمجھے بغیر سجدہ کرے، تو محققین کے نزدیک راجح یہ ہے کہ اس کو حقیقی مشرک نہیں کہا جائے گا، کیونکہ اس صورت میں تاویل پائی جاتی ہے، خاص طور پر جبکہ وہ ایسی چیز کو سجدہ کرے، جس کی عبادت کفار میں رائج نہیں، جیسا کہ قبر کو سجدہ کرنا۔

البتہ بعض اہلِ علم حضرات غیرُ اللہ کو علی الاطلاق سجدہ کرنے پر کفر کا حکم لگاتے ہیں، مگر یہ قول بظاہر اعتدال پر مبنی معلوم نہیں ہوتا، اسی لیے متعدد فقہائے کرام نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔

کیونکہ ان کے نزدیک مذکورہ صورت میں ''التزامِ کفر'' ثابت نہیں ہوتا، اور ''لزومِ کفر'' اس سے الگ چیز ہے۔

''لزومِ کفر'' کو نظرانداز کرکے ''التزامِ کفر'' کا حکم لگا دینا راجح نہیں، نیز جس کے کفر اور عدمِ کفر میں اختلاف ہو، اس میں احتیاط، کفر کا حکم نہ لگانے میں ہے، جس کی کچھ تفصیل ذیل میں ذکر کی جاتی ہے۔

علامہ ابنِ تیمیہ کا حوالہ

علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی تالیف ''اقتضاءُ الصراط المستقیم'' میں فرمایا کہ:

نهى عن الصلاة إلى ما عبد من دون الله في الجملة وإن لم يكن العابد يقصد ذلک ولهذا ينهى عن السجود لله بين يدى الرجل وإن لم يقصد الساجد ذلک لما فيه من مشابهة السجود لغير الله ....أما السجود لغير الله وعبادته فهو محرم في الدين الذى اتفقت عليه رسل

اللـه كـمـا قـال سبحانه وتعالى واسأل من أرسلنا من قبلک من رسلنا أجعلنا من دون الرحمن آلهة يعبدون (اقتضاء الصراط المستقيم، ج: ا ص: ۲۲۰ و ۲۲۱، القسم الثانى، فصل فى ذكر الأدلة على الأمر بمخالفة الكفار عموما وفى أعيادهم خصوصا)

ترجمہ: اللہ کے علاوہ کسی بندہ کی طرف نماز پڑھنے سے فی الجملہ منع کیا جائے گا، اگرچہ عبادت کرنے والے کا یہ قصد نہ ہو، اور اسی وجہ سے اللہ کے لیے سجدہ کو کسی آدمی کے سامنے سجدہ کرنے سے منع کیا جاتا ہے، اگرچہ سجدہ کرنے والے کا قصد اس آدمی کا نہ ہو، کیونکہ اس میں سجود لغیر اللہ کی مشابہت پائی جاتی ہے............

اور غیر اللہ کو سجدہ کرنا اور غیر اللہ کی عبادت کرنا، یہ ہر دین میں حرام میں ہے، جس پر اللہ کے تمام رسولوں کا اتفاق ہے، جیسا کہ (سورہ زخرف میں) اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَاسْـأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ"

(اقتضاء الصراط المستقیم)

مذکورہ عبارت میں علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے کو اس صورت میں بھی ممنوع قرار دیا ہے، جبکہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے یعنی اس کو معبود سمجھنے کا قصد نہ ہو، کیونکہ اس میں سجود لغیر اللہ کی مشابہت پائی جاتی ہے، اور اس کی تمام شریعتوں میں ممانعت پائی جاتی ہے، اور خود علامہ ابنِ تیمیہ نے وضاحت کی ہے کہ سجود لغیر اللہ کا بطور تحیۃ کے جواز ہماری شریعت کے علاوہ میں تھا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام شریعتوں میں عدمِ جواز، غیر تحیۃ والے سجدہ کا تھا، اگرچہ سجدۂ تحیۃ لغیر اللہ، ہماری شریعت میں جائز نہیں، مگر یہ شرکِ اکبر اس لیے نہیں کہ شرکِ اکبر کسی شریعت میں بھی جائز نہیں رکھا گیا، یہی تفصیل علامہ شبیر احمد عثمانی کے حوالہ سے آگے آتی ہے۔

علامہ ابنِ تیمیہ کا دوسرا حوالہ

علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک مقام پر فرمایا کہ:

ولا يجوز السجود لغير الله من الأحياء والأموات ولا تقبيل القبور ويعزر فاعله(مجموع الفتاوى،لا بن تيمية، ج۴،ص۱۶۱)

ترجمہ: اور غیر اللہ کے لیے سجدہ کرنا جائز نہیں، خواہ زندہ کے لیے سجدہ کیا جائے، یا مردہ کے لیے، اور نہ ہی قبروں کو بوسہ دینا جائز ہے، اور اس فعل کے مرتکب کی تعزیر کی جائے گی (مجموع الفتاویٰ)

علامہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ نے مذکورہ عبارت میں غیرُ اللہ کے لیے سجدہ کو ناجائز اور اس کے فاعل کو قابلِ تعزیر قرار دیا، صراحتاً کفر یا شرکِ اکبر قرار نہیں دیا، ورنہ تو تعزیر کے بجائے کفر اور مستحقِ قتل کا حکم لگاتے، اور ظاہر ہے کہ یہ سجدہ وہی ہوسکتا ہے، جو شرکِ اکبر یعنی غیر اللہ کو معبود سمجھ کر نہ ہو، بلکہ تحیہ و اکرام وغیرہ کے طور پر ہو، جیسا کہ پہلے گزرا۔

فتاویٰ ہندیہ، ردُّ المحتار، البحرالرائق اور فتاویٰ کاملیہ کا حوالہ

''الفتاویٰ الهندية'' میں ہے کہ:

''امام ابومنصورؒ نے فرمایا کہ جو آدمی دوسرے کے سامنے سجدہ کرے، تو اس کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ وہ اس کی تعظیم کا ارادہ کرتا ہے، عبادت کا ارادہ نہیں کرتا، اور ابومنصور کے علاوہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ غیرُ اللہ کے لیے بطور تعظیم کے سجدہ کرنا، کبیرہ ترین گناہ ہے، بعض حضرات اس پر مطلقاً تکفیر کے قائل ہیں، لیکن اکثر حضرات کا قول یہ ہے کہ اگر عبادت کی نیت سے کرے، تو کفر ہے، اور اگر تحیّہ کی نیت سے کرے، تو کفر نہیں، لیکن حرام ہے، اور اگر کوئی ارادہ نہ ہو، تو اکثر اہلِ علم کے نزدیک کفر ہے''۔ [1]

اور ''ردُّ المحتار'' میں ہے کہ:

---

[1] قال الإمام أبو منصور -رحمه الله تعالى- إذا قبل أحد بين يدى أحد الأرض، أو انحنى له، أو طأطأ رأسه لا يكفر؛ لأنه يريد تعظيمه لا عبادته، وقال غيره :من مشايخنا رحمهم الله تعالى إذا سجد واحد لهؤلاء الجبابرة، فهو كبيرة من الكبائر، وهل يكفر؟ قال بعضهم :يكفر مطلقا، وقال أكثرهم :هذا على وجوه إن أراد به العبادة يكفر، وإن أراد به التحية لم يكفر، ويحرم عليه ذلك، وإن لم تكن له إرادة كفر عند أكثر أهل العلم(الفتاوى الهندية، ج۲،ص۲۸۱)

www.idaraghufran.org

’’صدرُ الشہید نے فرمایا کہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے پر کافر قرار نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اس سے تحیّہ کا ارادہ کیا جاتا ہے، اور شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ اگر غیرُ اللہ کے لیے سجدہ کرنا، تعظیم کے طریقہ پر ہو، تو کفر ہے، اور ظہیریہ میں ہے کہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا، مطلقاً کفر ہے‘‘۔ [1]

اور ’’البحرُ الرائق‘‘ کے ’’تکملة‘‘ میں ہے کہ:

’’بعض لوگ جو بادشاہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، تو یہ حرام ہے، کیونکہ اس میں بت پرستوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، اور صدرُ الشہید نے اس سجدہ کو باعثِ کفر قرار نہیں دیا، کیونکہ اس سے تحیّہ کا ارادہ کیا جاتا ہے، اور شمس الائمہ سرخسی نے غیرُ اللہ کے لیے بطور تعظیم کے سجدہ کرنے کو کفر قرار دیا ہے‘‘۔ [2]

شیخ محمد کامل بن مصطفیٰ طرابلسی حنفی (المتوفی:1315ہجری) کے ’’الفتاویٰ الکاملیة‘‘ میں ہے کہ:

’’فرشتوں کے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے سجدہ کرنے کی حیثیت میں اختلاف ہے، پھر انہوں نے ’’تبیینُ المحارم‘‘ وغیرہ کے حوالے سے اس سجدہ کے بطورِ تحیۃ واکرام کے ہونے کو ترجیح دی ہے‘‘۔ [3]

---

[1] (قوله إن علی وجه العبادة أو التعظيم كفر إلخ) تلفيق لقولين قال الزيلعی :وذكر الصدر الشهيد أنه لا يكفر بهذا السجود، لأنه يريد به التحية وقال شمس الأئمة السرخسی :إن كان لغير الله تعالی علی وجه التعظيم كفر اهـ قال القهستانی :وفی الظهيرية يكفر بالسجدة مطلقا(رد المحتار علی الدر المختار، ج٦، ص٣٨٣)

[2] وما يفعله من السجود بين يدی السلطان فحرام والفاعل والراضی به آثمان لأنه أشبه بعبدة الأوثان وذكر الصدر الشهيد أنه لا يكفر بهذا السجود؛ لأنه يريد به التحية وقال شمس الأئمة السرخسی :لغير الله علی وجه التعظيم كفر(تكملة البحر الرائق، ج٨، ص٢٢٦)

[3] سئلت: عن سجود الملائكة لآدم عليه السلام،هل كان تحية لآدم عليه السلام، او كان عبادة الله تعالیٰ، وآدم كالكعبة؟

فالجواب :والله تعالیٰ الموفق للصواب:ان العلماء اختلفوا فی ذلک ، قيل كان لله تعالیٰ ، والتوجه الی آدم للتشريف، كاستقبال الكعبة ، وقيل بل لآدم عليه السلام علی وجه التحية والاكرام، ثم نسخ بقوله عليه السلام :لوامرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها، تتارخانية.

قال فی تبيين المحارم: والصحيح الثانی، ولم يكن عبادة له ، بل تحية واكراما، ولذا امتنع منه ابليس، وكان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب کا حوالہ

علامہ ظفر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ اپنے رسالہ ’’**نهاية الإدراک فی اقسام الاشراک**‘‘ میں فرماتے ہیں کہ:

مشرکینِ عرب جو اصنام کی عبادت کرتے تھے، اور قبر پرست مسلمان، جو قبروں اور تعزیوں کو سجدہ کرتے ہیں، دونوں میں فرق ہے، مشرکینِ عرب ان کو شریک فی الالوہیت کرتے تھے، اور زبان سے بھی ان کو شریکِ خدائی کہتے تھے ’’**دل علیه قوله تعالیٰ: وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَذَا لِشُرَكَائِنَا . وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ . وقال تعالیٰ: ويجعلون له اندادا**‘‘ **وغير ذلک من الايات**، اور گو وہ لوگ اس میں تاویلیں کرتے تھے، مگر اسی کے ساتھ کلمۂ توحید سے متوحش بھی ہوتے تھے، اور کہتے تھے کہ ’’ **أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ** ‘‘ اور طواف میں کہتے تھے ’’**لَبَّيْکَ لَا شَرِيکَ لَکَ، إِلَّا شَرِيکًا هُوَ لَکَ، تَمْلِکُهُ وَمَا مَلَکَ** (صحيح مسلم)‘‘

اور قبر پرست یا تعزیہ پرست ایسے نہیں ہیں، نہ وہ کلمۂ توحید کے منکر ہیں، اور نہ وہ اس سے متوحش ہیں، بلکہ بلا استثناء خدا تعالیٰ کو معبودِ واحد کہتے اور اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور ہنود (اس کے برعکس) اپنے دیوتاؤں کو شریکِ الوہیت مانتے ہیں، اور کلمۂ توحید سے منکر و متوحش ہیں، جیسا کہ مشرکینِ عرب کی حالت اوپر معلوم ہوئی ہے، پس دونوں میں فرق یہ ہے کہ قبر پرستوں اور تعزیہ پرستوں کا شرک عملی ہے، جب تک کہ وہ اپنے کو مسلم و موحد کہتے رہیں، اور ہنود کا شرک اعتقادی و عملی دونوں سے مرکب ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

جائزا فيما مضى ، كما فی قصة يوسف عليه السلام، قال ابومنصور الماتريدی ، وفيه دليل علی نسخ الكتاب بالسنة افاده ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ(الفتاویٰ الكاملية، صفحة ٢٦٦ ، كتاب الحظر والاباحة ، مطبوعة: المكتبة الحقانية، بشاور)

www.idaraghufran.org

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ سجدہ غیرُ اللہ کو کرنا مطلقاً شرک نہیں، بلکہ بعض صورتوں میں امارتِ شرک (یعنی شرک کی علامت، نہ کہ حقیقت) ہے، باقی حقیقتِ شرک وہی ہے، جو اوپر مذکور ہوئی...... باقی قبروں اور تعزیوں کو سجدہ کرنا یہ علامت تکذیبِ شرع نہیں، کیونکہ کفار میں ان کی عبادات رائج نہیں، ہاں جس چیز کی عبادت کفار میں رائج ہے، اس کو سجدہ کرنا قضاءاً حکمِ کفر کو مستلزم ہوگا (امداد الاحکام، ج1 ص120، کتاب الایمان والعقائد، رسالہ ''نہایۃ الادراک فی اقسام الاشراک'' مکتبہ دار العلوم کراچی، طبع دوم)

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا حوالہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا اگر بنیتِ عبادت ہو، تو کفرِ صریح اور ارتدادِ محض ہے (نعوذ باللہ منہ) اور اگر بنیتِ عبادت نہ ہو، بلکہ قصدِ تعظیمِ معروف ہو، تو ارتداد و کفر تو نہیں، لیکن سخت تر گناہ اور قریب شرک ہے (جواہر الفقہ، جلد اول، صفحہ ۵۰۶، کتاب السنۃ والبدعۃ، رسالہ ''بدع الناس عن محدثات الاعراس'' طبع جدید: نومبر 2010ء، مطبوعہ: مکتبہ دار العلوم، کراچی)

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا دوسرا حوالہ

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

غیر اللہ کو سجدہ کرنا، تو بعض علماء کے نزدیک مطلقاً کفر ہے، بعض نے فرمایا کہ اگر بنیتِ عبادت کرے، تو کفر، ورنہ گناہِ کبیرہ اور حرام ہے، الغرض حرام ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں (امداد المفتیین جامع، جلد ۱، ص ۶۴۹، کتاب الایمان والعقائد، باب احکام الکفر، فصل فی البدعات التی تتعلق بالجنازۃ والدفن والقبور، مطبوعہ: ادارۃ المعارف کراچی، طبع جدید: اگست 2018)

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا تیسرا حوالہ

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمہ اللہ، غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے کے متعلق اپنے ایک رسالے ''المقالۃ

المرضية فی حکم سجدة التحية" کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

خلاصہ تمام رسالے کا یہ ہے کہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا، اگر بقصدِ عبادت ہو، یا بصورتِ عبادت، خواہ نیت، عبادت کی نہ ہو، یہ دونوں صورتیں باجماع، کفروشرک میں داخل ہیں، اس کے علاوہ جتنی صورتیں ہیں، بعض علماء تو ان کو بھی کفروشرک قرار دیتے ہیں، اور بعض اس میں احتیاط کرتے ہیں، مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حرام وناجائز اور قریب بکفر ہے (امدادالمفتین،ص۱۷۸،کتاب السنۃ والبدعۃ، مطبوعہ: دارالاشاعت کراچی، مئی2001ء)

علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب کا حوالہ

علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمہ اللہ "غیرُ اللہ کو سجدہ کرنے" کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

مسئلۂ سجود میں یمن اور نجد وغیرہ کے بعض علماء سے کچھ غلطی اور غلو ہوگیا ہے، خود میں جب ہندوستانی وفد میں ملکُ الحجاز سلطان ابنِ سعود کی دعوت پر گیا تھا، تو ایک روز علمائے نجد وقاہرہ وغیرہ اطراف کے علماء ایک مجمع میں جمع تھے، سلطان بھی شریک تھے، متعدد مسائل پر بحث ہوئی، اس وقت میں نے اس مجلس میں اس مسئلۂ سجود لغیر اللہ پر بھی بحث کی، اور یہ بہت ہی اہم ترین بحث تھی، اس لیے اس کی کچھ تشریح کی جاتی ہے۔

کچھ لوگوں کا مسلک یہ ہے کہ سجود لغیر اللہ، احیاء یا اموات کے لیے مطلقاً شرکِ جلی ہے، خواہ تعظیماً ہو یا تعبداً ہو۔

ان کے نزدیک تعظیماً غیر اللہ کو سجدہ کرنے والا بھی ویسا ہی کافر ومشرک ہے، جیسا کہ بت کے سامنے سجدہ کرنے والا اور اس کا حکم دنیا میں واجب القتل اور آخرت میں دائمی عذاب کا مستحق ہے، اور یہ وہی حکم ہے، جو ایک کافر ومشرک اور بت پرست کا ہے۔

الغرض سجود لغیر اللہ خواہ بنیتِ تعظیم ہو، اس میں اور سجود بنیتِ تعبد میں کوئی فرق نہیں، دونوں شرکِ جلی ہیں، اور بت پرستی کے حکم میں ہیں۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ عبادتِ غیرُ اللہ شرکِ جلی ہے، اور بت پرستی ہی کے حکم میں ہے، اب دیکھنا چاہیے کہ عبادت کے معنیٰ کیا ہیں؟

عبادت کے معنیٰ ہیں ''غایۃُ التذلل'' یا ''التذلل الاقصیٰ'' یعنی کسی کے سامنے انتہائی اور غایت درجہ کی ذلت اختیار کرنا، اور سجدہ سب سے بڑھ کر ''غایۃُ التذلل والتذلل الاقصیٰ'' پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اس سے زیادہ اور کیا تذلل ہوسکتا ہے کہ اپنی پیشانی اس کے سامنے زمین پر رکھ دے، اس لیے یہ لوگ کہتے ہیں کہ سجدہ میں تعبد و تعظیم کی تقسیم ہی صحیح نہیں، خود سجدہ بہیئتہٖ تعبد ہے، عبادت کے معنیٰ علیٰ حد الکمال اس میں موجود ہیں، اس میں شک نہیں کہ بہت سے مسلمان فسادِ عقیدہ کی وجہ سے سجود بغیر اللہ کے مرتکب ہوتے ہیں، اور اسلام کے بنیادی عقیدۂ توحید کے تقاضوں سے تغافل برتتے ہیں، بعض علماء نے سجدۂ تعبد اور سجدۂ تعظیم میں فرق نہیں کیا، چنانچہ علامہ شوکانی نے اس میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے ''الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید''

مگر علمائے محققین سجود لغیر اللہ تعبداً و تعظیماً میں فرق کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ سجود لغیر اللہ تعبداً تو یقیناً شرکِ جلی ہے، بت پرستی ہی کے حکم میں ہے، اس کا مرتکب مؤبد و مخلد فی النار ہے، اور سجدہ لغیر اللہ خواہ احیاء کے لیے ہو یا اموات کے لیے تعظیماً یعنی بنیتِ تعظیم شرکِ جلی نہیں، اس کا حکم بت پرستی کا حکم نہیں ہے، اس کا مرتکب مستوجب القتل اور مؤبد فی النار نہیں ہوگا، ہاں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بھی شریعتِ محمدیہ میں بالکل حرام و شرک کا شعبہ اور گناہِ کبیرہ ہے، اس کا مرتکب مبتدع و فاسق ہے، مستحقِ تعزیر و عذاب، جہنم ہے۔

محققین دونوں کے حکم فرق کرتے ہیں، محققین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سجدۂ لغیر اللہ کو مطلقاً اور علی العموم شرکِ جلی نہیں کہہ سکتے، کیونکہ یہ تو ہوا ہے کہ مختلف شریعتوں میں حلال و حرام اور دوسرے احکام میں نسخ و تبدیلی ہوئی، یعنی بعض چیزیں جو اس امت پر حرام ہیں،

پہلے کسی امت پر حلال تھیں یا بالعکس، بلکہ اس قسم کا نسخ وتبدل تو ایک ہی شریعت میں بھی مختلف زمانوں میں ہوا ہے، چنانچہ شراب وغیرہ کے حکم میں یہ ظاہر ہے، مگر یہ متفق علیہ اور یقینی بات ہے کہ دنیا کی ابتداء سے آج تک آدم علیہ السلام سے لے کر سید ولدِ آدم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی کی شریعت میں ایک لمحہ کے لیے بھی شرکِ جلی کو جائز نہیں رکھا گیا، اور نہ کسی امت میں ایک سیکنڈ کے لیے عبادتِ غیر اللہ کو گوارا کیا گیا۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین ، حنفآء (البینة ، آیت نمبر ۵)

اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں ایک رخ ہو کر خالص اسی کی اطاعت کی نیت سے۔

انبیاء کی شریعتوں میں فروعات کے اعتبار سے کچھ اختلاف تھا، مگر اصلُ الاصول یعنی توحید میں اور شرکِ جلی وغیرُ اللہ کی عبادت سے منع کرنے میں ایک رائی برابر بھی اختلاف نہیں تھا۔

جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی، تو اب دیکھیے کہ خود قرآن ہی میں دو جگہ سجدۂ غیر اللہ کا ذکر ہے، ایک تو حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے ان کے بھائیوں کا سجدہ کرنا، کیا یہ سجدہ شرکِ جلی تھا؟ اگر شرکِ جلی ہوتا، تو یوسف علیہ السلام جو کہ نبی ہیں، ان کے سامنے خود انہیں کے لیے کس طرح کیا گیا، حالانکہ اس سے پہلے خود ہی بجن (جیل خانہ) میں اس سے برائت ظاہر کی ہے "**ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیئ**" یعنی ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو کسی چیز میں شریک کریں، اور عبادتِ غیر اللہ سے منع کیا "**الا تعبدوا الا ایاہ**" کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

مزید براں یہ کہ ان ساجدین (یعنی سجدہ کرنے والوں) میں خود حضرت یعقوب علیہ السلام بھی تھے، تو کیا یعقوب علیہ السلام نے نبی ہو کر شرکِ جلی عبادتِ غیر اللہ کا ارتکاب کیا؟

اور اس سجدہ کو شرکِ جلی وعبادتِ غیر اللہ کہہ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یوسف علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا، کیونکہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ شرکِ جلی ایک لمحہ کے لیے کسی

شریعت میں جائز نہ تھا، اور اگر لفظِ سجدہ میں محض انحناء یعنی صرف جھکنا وغیرہ تاویل کرنا چاہیں، تو ''خروا له سجدا'' قرآن کے ان الفاظ میں اس تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔

دوسرا حضرت آدم علیہ السلام کے لیے فرشتوں کا سجدہ کرنا، یہ خود اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا، جس کو بجانہ لانے پر ابلیس ملعون ہوا، تو کیا اللہ تعالیٰ نے شرکِ جلی وعبادتِ غیرُ اللہ کا حکم کیا، یہاں بھی ''فقعوا له ساجدين'' قرآن کا لفظ ''قعوا'' اس پر دلالت کرتا ہے کہ سجدہ کے حقیقی معنیٰ مراد ہیں، تاویلِ انحناء صحیح نہیں ہے۔

لامحالہ ان دونوں جگہ آپ کو اقرار کرنا ہوگا کہ سجدہ تعظیماً تھا، تعبداً نہ تھا، اور ان دونوں میں فرق کرنا ہوگا کہ سجدۂ تعظیمی شرکِ جلی وبت پرستی کے حکم میں نہیں، ہاں شریعتِ محمدیہ میں یہ حرام ہے، معصیتِ کبیرہ ہے، فسق ہے، یوسف علیہ السلام کی شریعت میں جائز تھا، بقول حافظ عماد الدین ابنِ کثیر رحمہ اللہ ''فافهم'' اور انصاف سے دیکھا جائے، تو مطلق سجدہ کو ہرگز شرکِ جلی نہیں کہہ سکتے (فضل الباری شرح اردو صحیح البخاری، ج۱ص۲۱۶ تا ۲۱۸، از مولانا شبیر احمد عثمانی، شارحِ بخاری کا سفرِ حجاز اور تحقیق مسئلہ سجود، ناشر: مکتبہ مدنیہ، لاہور، تاریخ طبع: شوال ۱۳۹۳ہجری، نومبر 1973 عیسوی)

علامہ احمد رضا خان بریلوی صاحب کا حوالہ

جناب احمد رضا خان بریلوی صاحب نے اپنے رسالہ ''الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية'' میں بھی یہی تفصیل بیان کی ہے، غیر اللہ کے لیے سجدہ عبادت تو یقینی طور پر شرکِ جلی اور واضح کفر ہے، لیکن سجدۂ تحیۃ یقینی طور پر حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ وہ شرکِ جلی اور واضح کفر کے بجائے، کفرِ صوری میں داخل ہے۔ [1]

[1] اس رسالہ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:
سجدہ حضرت عزت جلالہٗ کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدۂ عبادت یقیناً اجماعاً شرکِ مہین وکفر مبین، اور سجدۂ تحیۃ حرام وگناہ کبیرہ بالیقین، اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علمائے دین، ایک جماعت فقہاء سے تکفیر منقول اور عند التحقیق وہ کفرِ صوری پر محمول ''كما سيأتي بتوفيق المولىٰ سبحانهٗ

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس مضمون کا خلاصہ

خلاصہ یہ کہ غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا، اگر بنیتِ عبادت نہ ہو، اور نہ ہی اس طرح غیرُ اللہ کو سجدہ کرنا، صریح شرک وکفر کی واضح علامت ہو، جیسا کہ قبروں کو سجدہ کرنا، تو بہت سے محققین کے نزدیک یہ عمل محتمل التاویل ہے، اس لیے مسلمان سے اس فعل کے صادر ہونے پر صریح شرک وکفر کا حکم لگانا، خلافِ احتیاط ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے بعض فقہاء کے نزدیک غیراللہ کو سجدہ کرنا مطلقاً کفر ہے، اس لیے مذکورہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے، جو اہلِ علم حضرات، جیسا کہ اہلِ نجد غیراللہ کو سجدہ کرنے پر مطلقاً حقیقی کفروشرک کا حکم لگاتے ہیں، ان کا قول اگرچہ دوسرے اہلِ علم حضرات کے نزدیک ہمارے رجحان کے مطابق مرجوح ہے، لیکن اس کے باوجود وہ قول، باطل نہیں، اس لیے اس قول کے حامل پر بھی بے جانکیر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، تاہم اس طرح کا سخت حکم لگانے کے نتائج وعواقب سے سنجیدہ طریقے پر آ گاہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، بلکہ اس کی اپنی جگہ ضرورت ہے۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَ عِلْمُہٗ أَتَمُّ وَ أَحْکَمُ

محمد رضوان خان

29/شعبان المعظم/1440ہجری۔ بمطابق 05/مئی/2019ء بروز اتوار

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وتعالیٰ ’’ہاں مثلِ صنم وصلیب وشمس وقمر کے لیے سجدے پر مطلقاً کفار‘‘ کما فی شرح المواقف وغیرہ من الاسفار ’’ان کے سوا مثل پیرومزار کے لیے ہرگز ہرگز نہ جائز ومباح، جیسا کہ زید کا ادعائے باطل، نہ شرکِ حقیقی نامغفور جیسا کہ وہابیہ کا زعمِ باطل، بلکہ حرام ہے، اور کبیرہ وفحشاء ’’فیغفر لمن یشآء ویعذب من یشآء ‘‘(فتاویٰ رضویہ، ج۲۲، ص۴۲۹، ۴۳۰، رسالہ ’’الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ‘‘ مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور، اشاعت: جمادی الاخریٰ 1423ہجری، اگست 2002عیسوی)

www.idaraghufran.org

عبرت کدہ   حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام: قسط46   مولانا طارق محمود

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَ بْصَارِ﴾

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

فرعون کو جادوگروں کا جواب

فرعون کو معلوم نہ تھا کہ اب جادوگر وہ نہیں رہے، جو مقابلے میں آنے سے پہلے فرعون سے اپنے معاوضے کا سوال کررہے تھے، بلکہ اب ان کے اندر ایمان کا نور روشن ہوگیا ہے، اس لیے ان کی استقامت نے فرعون کی اس چال کو بھی ناکام بنادیا۔

چنانچہ فرعون کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے جادوگروں نے کہا کہ ہمارے پاس سچ اور حق کے دلائل آچکے ہیں، جن پر ہم تمہیں اور تمہارے مفادات کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتے، لہٰذا جو کچھ تم کرنا چاہتے ہو، کرگزرو، تمہاری سزا تو اس دنیا کی حد تک محدود ہے، بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں، تاکہ وہ ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے، اور جو ہم نے جادو کا مظاہرہ کیا ہے، اسے معاف کردے، اللہ تعالیٰ ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے، اور ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، ہمارا صرف اتنا قصور ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے ہیں، جو ہم تک پہنچ چکی ہیں، ہم اپنے رب کے دربار میں یہ فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں فرعون کی اذیتوں پر صبر واستقامت عنایت فرما اور ہماری موت تیرے تابعدار بندوں جیسی ہو۔

قرآن مجید کی سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ .وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (سورۃ الاعراف، رقم الآیات ۱۲۵، ۱۲۶)

یعنی ”انہوں (یعنی جادوگروں) نے کہا کہ یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور تو ہم سے اس کے سوا کس چیز کا بدلہ لے گا کہ ہم اپنے رب کی

www.idaraghufran.org

آیات پر ایمان لے آئے ہیں، جب وہ ہمارے پاس آ چکیں۔اے ہمارے رب!
ڈال ہم پر صبر اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں فوت فرما''۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ وہ لوگ جو کل تک بدترین کفر میں مبتلا تھے کہ فرعون جیسے انسان کو خدا مانتے تھے، اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت سے بالکل ناآشنا تھے، ان میں یکبارگی ایسا انقلاب کیسے آ گیا کہ اب پچھلے سب عقائد واعمال سے یکسر تائب ہو کر دینِ حق پر اتنے پختہ ہوگئے کہ اس کے لیے جان تک دینے کو تیار نظر آتے ہیں، اور دنیا سے رخصت ہونے کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس چلے جائیں، اور صرف یہی نہیں کہ ایمان کی قوت اور جہاد فی سبیل اللہ کی ہمت ان میں پیدا ہوگئی۔

اور سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَکَ عَلٰی مَا جَآئَنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ ،إِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیَاةَ الدُّنْیَا .إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطَایَانَا وَمَا أَکْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّأَبْقٰی .إِنَّهٗ مَنْ یَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی .وَمَنْ یَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولٰئِکَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلٰی .جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا وَذٰلِکَ جَزَاءُ مَنْ تَزَکّٰی (سورة طٰهٰ، رقم الآیات ٧٢ الیٰ ٧٦)

یعنی''جادوگر کہنے لگے کہ ہمارے پاس جو کھلے ہوئے دلائل آئے ہیں ان کے مقابلہ میں اور اس ذات کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا فرمایا ہے ہم تجھے ہرگز ترجیح نہیں دیں گے، سو تو جو کچھ فیصلہ کرنے والا ہے، وہ کر ڈال، تو صرف اسی دنیا والی زندگی میں فیصلہ کرے گا۔ہم تو اپنے رب پر ایمان لا چکے ہیں، تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو بھی بخش دے، اور جادو کے اس کام کو بھی جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا، اور اللہ ہی سب سے اچھا اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا، اس کے لیے جہنم ہے، جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جئے گا۔اور جو شخص اس

کے پاس مومن بن کرآئے گا،جس نے نیک عمل بھی کیے ہونگے ،تو ایسے ہی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔وہ ہمیشہ رہنے والے باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی،جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے،اور یہ صلہ ہے اس کا جس نے پاکیزگی اختیار کی''۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ''اِنَّـهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ '' سے لے کر''وَذٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكّٰى'' تک جو کلام ہے،یہ بھی جادوگروں ہی کا کلام ہے،اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔[1]

علامہ ابنِ کثیر کا رجحان اس طرف ہے کہ یہ جادوگروں کا اپنا ہی کلام ہے۔[2]

اندازہ لگائیے کہ جب ایمان دل میں گھر کر جاتا ہے تو وہ انسان کی سوچ اور اس کے ارادوں میں کتنا بڑا انقلاب پیدا کردیتا ہے،یہ وہ جادوگر تھے جن کی سب سے بڑی معراج یہ تھی کہ فرعون ان کو انعام واکرام سے نواز کر اپنی خوشنودی اور تقرب عطا کردے،چنانچہ مقابلے پر آنے کے وقت فرعون سے ان کا سب سے پہلا سوال یہ تھا کہ اگر ہم غالب آ گئے تو ہمیں کوئی اجرت بھی ملے گی؟ لیکن جب حق کھل کر ان کے سامنے آ گیا اور اس پر ایمان ویقین دل میں گھر کر گیا،تو انہیں نہ فرعون کی ناراضی کا خوف رہا،نہ اپنے ہاتھ پاؤں کٹوانے یا سولی پر لٹکنے کا،اللہ اکبر!

آگے جادوگروں کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ:

''حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کرآئے گا،اس کے لیے جہنم ہے،جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔اور جو شخص اس کے پاس مومن بن کرآئے گا ،جس نے نیک عمل بھی کیے ہونگے ،تو ایسے ہی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔وہ

---

[1] إنـه مـن يـأت ربـه مـجـرمـا قيـل هـذا ابتـداء كلام من الله تعالى وقيل هو من تمام قول السحرة(تفسير الخازن، ج۳ص۲۰۸، سورة طٰـه)

قـوله تعالى: (إنـه مـن يأت ربه مجرما)قيل: هـو مـن قول السحرة لما آمنوا .وقيل: ابتـداء كلام من الله عز وجل(تفسير القرطبى،ج۱۱ص۲۲٦، سورة طٰـه)

[2] الـظاهر من السياق أن هذا من تمام ما وعظ به السحرة لفرعون، يحذرونه من نقمة الله وعذابه الدائم السـرمـدى، ويرغبونه فى ثوابه الأبدى المخلد، فقالوا: إنـه مـن يأت ربه مجرما أى يلقى الله يوم القيامة وهو مجرم فإن له جهنم لا يموت فيها ولا يحيى(تفسير ابنِ كثير، ج۵ص۲٦۸، سورة طٰـه)

www.idaraghufran.org

ہمیشہ رہنے والے باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی،جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے،اور یہ صلہ ہے اس کا جس نے پاکیزگی اختیار کی‘‘

یہ کلمات جن کا تعلق خالص اسلامی عقائد اور عالمِ آخرت سے ہے،ان جادوگروں کی زبان سے ادا ہو رہے ہیں، جو ابھی ابھی مسلمان ہوئے ہیں،اور اسلامی عقائد واعمال کی کوئی تعلیم ان کو ملی نہیں، یہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت کی برکت اور ان کے اخلاص کا اثر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دین کے تمام حقائق آن کی آن میں ایسے کھول دیئے کہ ان کے مقابلے میں نہ اپنی جان کی پروا رہی، نہ کسی بڑی سے بڑی سزا اور تکلیف کا خوف رہا، گویا ایمان کے ساتھ ساتھ ہی ان کو ولایت کا بھی وہ مقام حاصل ہو گیا جو دوسروں کو عمر بھر کے مجاہدوں ریاضتوں سے بھی حاصل ہونا مشکل ہے۔ [1]

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو شخص شرک کی حالت میں مر کر اللہ تعالیٰ کے رو برو حاضر ہوگا، وہ ہمیشہ اسی حالت میں جہنم میں رہے گا کہ نہ تو سختی اس کی موت کا سبب قرار پا سکے گی، نہ زندگی ہی سے کچھ فائدہ پہنچے گا،اور جو ایماندار شخص نیک عمل لے کر اللہ تعالیٰ کے رو برو حاضر ہوگا وہ عقبیٰ میں بڑا رتبہ پائے گا کہ ہمیشہ جنت میں رہے گا، کیونکہ شرک سے بچنے والوں کا اللہ تعالیٰ نے یہی بدلہ مقرر کیا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ نے عقبیٰ میں بلند درجات کے متعلق فرمایا کہ ایسے مومنوں اور فرماں برداروں کے لیے جو انعامات اللہ رب العزت کے ہاں رکھے گئے ہیں، وہ باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان باغات میں رہیں گے، وہ نہ نکلنا چاہیں گے، اور نہ ہی ان کو نکالا جائے گا،

---

[1] حضرت عبداللہ ابن عباس اور عبید بن عمیر نے فرمایا کہ قدرت حق کا یہ کرشمہ دیکھو کہ یہ لوگ شروع دن میں کفار جادوگر تھے اور آخر دن اولیاء اللہ اور شہداء۔

والظاهر من هذه السياقات ان فرعون لعنه الله صلبهم و عذبهم . قال عبدالله بن عباس وعبيد بن عمير كانوا من اول النهار سحرة فصاروا من آخره شهداء بررة ويؤيد هذا قولهم ربنآ افرغ علينا صبرا و توفنا مسلمين(البداية والنهاية ،ج ١ ص ٨٥٢)

فكانوا فى أول النهار سحرة، فصاروا فى آخره شهداء بررة، قال ابن عباس وعبيد بن عمير وقتادة وابن جريج كانوا فى أول النهار سحرة وفى آخره شهداء (تفسير ابنِ كثير، ج٣ص ٤١٣، سورة الاعراف)

www.idaraghufran.org

اور یہ انعامات واکرامات ان کے حصے میں اس لیے آئیں گے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی میں اس کی رضا جوئی کے لیے دنیا کی ساری تکلیفوں اور مصیبتوں کو گلے کا ہار بنایا اور ان کو جھیلنے کے لیے وہ صبر کا پہاڑ بن گئے، اور دنیا کی کوئی طاقت ان کا راستہ نہ روک سکی، اس طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو انعامات رکھے تھے انہوں نے بحمد اللہ ان کو حاصل کرلیا اور اس طرح اللہ نے اب ان کو وراثتاً عنایت کردیئے اور ان کو ان کا مالک بنادیا۔

اور سورہ شعراء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قَالُوْا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ .إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورة الشعراء، رقم الآية ٥٠، ٥١)

یعنی"جادوگروں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں، ہمیں یقین ہے کہ ہم لوٹ کر اپنے رب کے پاس چلے جائیں گے۔ہم تو امید لگائے ہوئے ہیں کہ ہمارا رب اس وجہ سے ہماری خطائیں بخش دے گا کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے تھے"۔

فرعون نے ان صاحبِ عزیمت لوگوں کو مار ڈالنے کی دھمکی دی تھی، اس لیے انھوں نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اسے جواب دیا کہ دنیا میں کسی نے بھی ہمیشہ نہیں رہنا، لہٰذا ہمیں موت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، موت تو اپنے رب تک پہنچنے کا ایک وسیلہ ہے، اس لیے ہم مر کر اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں، دوسرے لفظوں میں انھوں نے اپنے رب کے ہاں بہتر انجام کی دعا کی تھی۔

مومن کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی کہ وہ صبر و استقامت کے ساتھ اللہ کے راستے میں جان قربان کردے، سچے ایمان کی یہ نشانی ہے کہ وہ انسان کو ایک لمحہ میں صبر واستقامت اور ایمان وایقان کی ایسی بلندیوں پر پہنچا دیتا ہے، جس کا دنیا دار شخص تصور بھی نہیں کرسکتا۔

غور فرمائیے کہ ایمان کی حلاوت کس درجہ زبردست ہوتی ہے، اور اس کے مقابلہ میں زندگی کی شیرینی بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے، کتنا بڑا انقلاب ہے جو ان لوگوں میں پیدا ہوگیا، یا تو یہ مقابلہ کے لئے آئے تھے، دلوں میں بغض وعناد تھا، دشمنی اور عداوت تھی، اور اب یہ فدائیت اور جانبازی ہے

کہ فرعون آنکھیں دکھاتا ہے، اوران کے دلوں میں قطعاً خوف پیدا نہیں ہوتا۔ [1]

قرآن مجید میں کسی مقام پر یہ ذکر نہیں کہ ان جادوگروں کا انجام کیا ہوا، نہ ہی سورہ اعراف، سورہ شعراء اور سورہ طٰہٰ میں یا کسی اور جگہ میں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کا مقصد، عبرت کے لیے، موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ کی مدد، فرعون کی شکست، جادوگروں کے ایمان لانے، فرعون کی دھمکیوں کے باوجود اس پر قائم رہنے کے عزم اور صبر اور ایمان پر خاتمے کی دعا کا بیان ہے، محض قصہ بیان کرنا نہیں، جیسا کہ سورۃ نازعات میں فرمایا کہ:

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی (سورۃ النازعات)

”بے شک اس میں اس شخص کے لیے یقیناً بڑی عبرت ہے جو ڈرتا ہے“۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔ [2]

---

[1] واعلم أن قولهم: إنا إلى ربنا منقلبون فيه نكتة شريفة وهي أنهم قد بلغوا في حب الله/ تعالى أنهم ما أرادوا شيئا سوى الوصول إلى حضرته، وأنهم ما آمنوا رغبة في ثواب أو رهبة من عقاب، وإنما مقصودهم محض الوصول إلى مرضاته والاستغراق في أنوار معرفته، وهذا أعلى درجات الصديقين الجواب الثاني:

قولهم: إنا نطمع أن يغفر لنا ربنا خطايانا فهو إشارة منهم إلى الكفر والسحر وغيرهما، والطمع في هذا الموضع يحتمل اليقين كقول إبراهيم والذي أطمع أن يغفر لي خطيئتي يوم الدين .ويحتمل الظن لأن المرء لا يعلم ما سيجيء من بعد.

أما قوله: أن كنا أول المؤمنين فالمراد لأن كنا أول المؤمنين من الجماعة الذين حضروا ذلك الموقف، أو يكون المراد من السحرة خاصة، أو من رعية فرعون أو من أهل زمانهم، وقرء (إن كنا) بالكسر، وهو من الشرط الذي يجيء به المدل [بأمره لصحته وهم كانوا متحققين أنهم أول المؤمنين]ونظيره قول (القائل) لمن يؤخر جعله: إن كنت عملت لك فوفني حقي (تفسير الرازي، ج٢٤ ص٥٠٤، ٥٠٥، سورة الشعراء)

[2] بعض مفسرین کے نزدیک فرعون اس دھمکی پر عمل نہیں کرسکتا تھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:

قال سنشد عضدك باخيك و نجعل لكما سلطانا فلا يصلون اليكما باياتناانتما ومن اتبعكما الغالبون(سورة القصص، رقم الآية ٣٥)

”(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ ہم عنقریب آپ کے بازو کو آپ کے بھائی کے ساتھ مضبوط کردیں گے، اور ہم آپ دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے، سو وہ آپ دونوں تک ہماری نشانیوں کے سبب نہ پہنچ سکیں گے، آپ دونوں اور آپ کی اتباع کرنے والے غالب رہیں گے“

اس آیت میں حضرت موسیٰ کے متبعین کو غلبہ کی بشارت دی ہے، اس لیے فرعون ان کو قتل نہیں کرسکتا تھا۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

لیکن حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کا رجحان یہ ہے کہ فرعون نے ان جادوگروں کو سولی پر لٹکایا اور عذاب دیا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لیکن اس استدلال پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس آیت میں غلبہ سے مراد دلیل اور حجت کا غلبہ ہے۔

ان حضرات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ جادوگروں نے یہ دعا کی تھی کہ ہم پر اسلام کی حالت میں وفات طاری کرنا، اور وفات سے مراد طبعی موت ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو قتل نہیں کیا گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابن جریر نے متعدد سندوں کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ دن کے ابتدائی حصہ میں وہ جادوگر تھے اور دن کے آخری حصہ میں وہ شہداء تھے، نیز انہوں نے اپنے لیے صبر کی دعا کی تھی اور صبر کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب انسان کسی امتحان، آزمائش اور بلا میں گھر جائے، یعنی سولی پر چڑھائے جانے اور ہاتھوں اور پاؤں کے کاٹے جانے سے وہ ڈگمگا نہ جائیں، اور اپنے ایمان پر برقرار رہیں اور ان کو اسلام پر ہی موت آئے۔

ان دلائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرعون نے اپنی دھمکی پر عمل کرلیا تھا۔

والظاهر من هذه السياقات ان فرعون لعنه الله صلبهم و عذبهم . قال عبدالله بن عباس وعبيد بن عمير كانوا من اول النهار سحرة فصاروا من آخره شهداء بررة ويؤيد هذا قولهم ربنآ افرغ علينا صبرا و توفنا مسلمين(البداية والنهاية، ج ١ ص ٨٥٢)

واختلفوا في أنه هل وقع ذلك منه؟

وليس في الآية ما يدل على أحد الأمرين .

واحتج بعضهم على وقوعه بوجوه: الأول: أنه تعالى حكى عن الملأ من قوم فرعون أنهم قالوا له: أتذر موسى وقومه ليفسدوا في الأرض [الأعراف: 127] ولو أنه ترك أولئك السحرة وقومه أحياء وما قتلهم لذكرهم أيضا ولحذرهم عن الإفساد الحاصل من جهتهم .ويمكن أن يجاب عنه بأنهم دخلوا تحت قومه فلا وجه لإفرادهم بالذكر .والثاني: أن قوله تعالى حكاية عنهم ربنا أفرغ علينا صبرا يدل على أنه كان قد نزل بهم بلاء شديد عظيم حتى طلبوا من الله تعالى أن يصبرهم عليه .ويمكن أن يجاب عنه بأنهم طلبوا من الله تعالى الصبر على الإيمان وعدم الالتفات إلي وعيده .الثالث: ما نقل عن ابن عباس رضي الله عنه أنه فعل ذلك وقطع أيديهم وأرجلهم من خلاف وهذا هو الأظهر/ مبالغة منه في تحذير القوم عن قبول دين موسى عليه السلام .وقال آخرون: إنه لم يقع من فرعون ذلك بل استجاب الله تعالى لهم الدعاء في قولهم: وتوفنا مسلمين لأنهم سألوه تعالى أن يكون توفيهم من جهته لا بهذا القتل والقطع وهذا الاستدلال قريب(تفسير الرازي، ج١٤ ص ٣٣٩، سورة الاعراف)

﴿بقیہ حاشیہ متعلقہ صفحہ 88 ''اخبارِ ادارہ''﴾

□......22ذی الحجہ بروز ہفتہ ادارہ کے تمام شعبوں میں تعطیلات کے اختتام پر معمولات کا آغاز ہوا۔

□......22/ذی الحجہ (24/اگست) بروز ہفتہ تعمیرِ پاکستان سکول میں فرسٹ ٹرم کے امتحانات کے لئے طلبہ/ طالبات کے والدین کو سکول میں مدعو کر کے نظامُ الامتحانات (Date Sheet) فراہم کی گئی، اور والدین کے ساتھ اُن کے بچوں سے متعلق مشاورت (Parents Teacher Meeting) ہوئی۔

www.idaraghufran.org

طب و صحت　　　"سنوت" میں ہر مرض کی شفاء ہے　　　حکیم مفتی محمد ناصر

نبی ﷺ کا مکھن، کھجور اور پنیر کا استعمال فرمانا

احادیث میں سنوت میں ہر مرض کی شفاء قرار دی گئی ہے، اور سنوت کے مصداق میں محدثین واہلِ علم حضرات نے زبد (یعنی مکھن) اور پنیر (یعنی جُبْنٌ یا اَقِطُ) بھی بیان کیا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مکھن اور پنیر کا استعمال مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے ثابت ہے، اور احادیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکھن پسند فرماتے تھے۔

چنانچہ بسر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں سے روایت ہے:

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –، فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قَطِيفَةً لَنَا، صَبَبْنَاهَا لَهُ صَبًّا، فَجَلَسَ عَلَيْهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا، وَقَدَّمْنَا لَهُ زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ، – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – (ابنِ ماجة، رقم الحديث ٣٣٣٤، باب التمر بالزبد، الآحاد والمثانى، رقم الحديث ١٣٥٩، أخوه عطية بن بسر رضى الله عنه ومما أسند، مسند الشاميين للطبرانى، رقم الحديث ٥٧٦، إسناده قوى.)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے آپ کے بیٹھنے کے لئے اپنی ایک چادر پر پانی چھڑک کر اسے ٹھنڈا کیا اور بچھا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے، تو اللہ عزوجل نے ہمارے گھر میں وحی نازل فرمائی، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مکھن اور کھجور پیش کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن پسند فرماتے تھے (ابن ماجہ، طبرانی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

دَخَلَ علينا رسولُ الله – صلّى الله عليه وسلم – فقَدَّمْنا زُبْداً وتمراً،

وکان یُحِبُّ الزُّبْدَ والتَّمر (ابوداؤد، رقم الحدیث ۳۸۳۷، باب فی الجمع بین اللونَین فی الأکل، إسناده صحیح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ہم نے مکھن اور کھجور پیش کی۔رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجور پسند فرماتے تھے(ابوداؤد)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجور پسند فرماتے تھے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صفیہ اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گھی، کھجور اور پنیر کے حلوے کے ذریعہ دعوت کرنے کا احادیث میں ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَ: وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ، وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ، فَوُضِعَتْ فِيهَا، وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ (مسلم، رقم الحدیث ۸۷"۱۳۶۵")

ترجمہ: اور یہ صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ عنہا تھیں، جن کے ولیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، پنیر اور مکھن کا کھانا تیار کروایا، زمین کو صاف کیا گیا، اور چمڑے کے دسترخوان بچھائے گئے اور پنیر اور مکھن لایا گیا اور لوگوں نے خوب سیر(پیٹ بھر کر) ہو کر کھایا(مسلم)

اور ایک دوسری روایت میں ہے:

وَأَعْتَقَهَا وَتزَوَّجهَا، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتزَوَّجهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ، قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعًا، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ،

www.idaraghufran.org

فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسلم، رقم الحديث ١٣٦٥ "٨٤")

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کیا، اوران سے نکاح فرمایا، راوی نے پوچھا کہ اے ابوحمزہ! صفیہ بنتِ حیی کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کو آزاد کرنا اور شادی کرنا ہی مہر تھا، پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پہنچے، تو ام سلیم نے صفیہ بنتِ حیی کو تیار کر کے رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے شوہر ہونے کی حالت میں صبح کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لے آئے، اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھوا دیا، چنانچہ بعض آدمی پنیر لے کر آئے، اور بعض کھجوریں لے کر آئے، اور بعض گھی لے کر حاضر ہوئے، پھر انہوں نے اس سب کو ملا کر حیس (یعنی مالیدہ وحلوہ) حلوا تیار کیا اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا (مسلم)

مذکورہ احادیث وروایات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا مکھن، پنیر اور کھجور کا استعمال کرنا معلوم ہوا۔ [1]

---

[1] پنیر کی فضیلت وافادیت میں بعض غیر مستند روایات بھی مشہور ہیں، چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ جبن (یعنی پنیر) بھی بیماری ہے، اور جوز (اخروٹ یا ناریل وغیرہ) بھی بیماری ہے، اور جب یہ دونوں اکٹھی ہو جائیں، تو یہ شفاء ہیں، مگر اس روایت کو محدثینِ نے موضوع ومَن گھڑَت قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنا يحيى بن أكتم قال: دخلت على أمير المؤمنين المأمون وهو يأكل الجبن والجوز فقلت: يا أمير المؤمنين جبن وجوز؟ فقال: نعم حدثني أبي، عَن أبيه، عَن جَدِّه، عَن ابن عباس، عَن النبي صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم قال: الجبن داء والجوز داء فإذا اجتمعا صارا شفائين (الطب النبوى لابى نعيم الاصفهانى، رقم الرواية ٧٦٩، الجبن يقوى المعدة فإذا أكل بعد الطعام يذهب بالوخامة والنبشم)

حديث: " الجبن داء والجوز داء، فإذا اجتمعنا صارا شفائين ."يروى عن ابن عباس، وهو موضوع (أسنى المطالب فى أحاديث مختلفة المراتب، لمحمد بن محمد درويش، أبو عبد الرحمن الحوت الشافعي، المتوفى:1277 هـ، تحت رقم الحديث ٥٣٩)

ادارہ غفران میں قمری مہینوں کی 17، 19، اور 21 تاریخوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔
حجامہ کے لئے تشریف لانے والے حضرات مندرجہ ذیل فون نمبر پر وقت لے کر تشریف لائیں۔
حکیم مفتی محمد ناصر صاحب: 051-5507270 0333-5365830
www.idaraghufran.org

اخبارِ ادارہ

مفتی محمد ناصر

ادارہ کے شب وروز

□......22/29ذیقعدہ اور 7/14/21ذی الحجہ بروز جمعہ متعلقہ مساجد میں وعظ ومسائل کے سلسلے حسبِ معمول ہوئے۔

□......24ذیقعدہ اور2/9/اور16ذی الحجہ بروزاتوار مدیر صاحب کی اصلاحی مجالس صبح تقریباً ساڑھے دس بجے منعقد ہوتی رہیں۔

□......8/ذی الحجہ، بروز ہفتہ تا21ذی الحجہ، بروز جمعہ تک ادارہ کے تعلیمی شعبوں میں عیدالاضحیٰ کی تعطیلات رہیں۔

□......مسجدِ غفران میں عیدالاضحیٰ1440ھ کی نماز صبح5:40پرادا کی گئی، تاکہ عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد جلدازجلد اجتماعی قربانیوں کا عمل شروع ہوسکے، مسجد بلال (صادق آباد) میں ساڑھے چھ بجے اور مسجد نسیم میں5:45پر عیدُ الاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی، ادارہ میں عیدالاضحیٰ کی نماز کے فوراً بعد اجتماعی قربانیوں کے ذبیحے کا عمل شروع ہوا، پہلے دن عصر تک105جانور ذبح ہوئے، جبکہ دوسرے دن عصر تک194جانوروں کے ذبیحے کا عمل مکمل ہوا، اس دوران حصہ داران اپنے اپنے حصہ کے مطابق گوشت لے جاتے رہے، مجموعی طور پر194بڑے جانور ذبح ہوئے۔
افرادِعملہ اجتماعی قربانیوں کی خدمات سے فراغت پر عید کے دوسرے دن رات کو، اور بعض حضرات تیسرے دن صبح رخصت پر تشریف لے گئے، قاری رحمت اللہ صاحب تعطیلات میں ادارہ میں ہی رہے، اور فرائضِ مفوضہ سرانجام دیتے رہے۔

□......13/ذی الحجہ بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء مدیر صاحب نے جناب بلال صاحب (کوہاٹی بازار) کی ہمشیرہ صاحبہ کا نکاح راولپنڈی میں ایک مقام پر پڑھایا۔

□......20/ذی الحجہ بروز جمعرات مدیر صاحب، مولانا ہاشم صاحب (چراگاہ بستی، چک نمبر67.M، جلال پور، پیروالا، ملتان) کی دعوت پر اُن کے علاقہ میں تشریف لے گئے، جہاں جمعہ فی القریٰ کے مسئلہ میں اہلِ علاقہ تشویش واضطراب میں مبتلا تھے، مدیر صاحب کا بعد نمازِ ظہر اس مسئلہ کے حوالے سے بیان ہوا، اہلِ علاقہ نے بعد بیان اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مدیر صاحب کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اہلِ علاقہ کے سوال کے جواب میں مدیر صاحب نے تعطیلاتِ عیدالاضحیٰ میں بعجلت ''گاؤں میں جمعہ'' کے نام سے ایک رسالہ بھی تصنیف فرمایا ہے، اس سفر میں مدیر صاحب کے ساتھ جناب ڈاکٹر احمد فواد صاحب (اٹک) مولانا عبدالسلام صاحب اور بندہ بھی ہمراہ تھا۔

﴿بقیہ صفحہ 84 پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اخبارِ عالم مولانا غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

✍ 21/جولائی/2019ء/17/ذی قعدہ/1440ھ: پاکستان: قبائلی اضلاع میں تاریخی الیکشن، آزاد امیدواروں کو واضح برتری حاصل ✍ پنجاب کابینہ اجلاس، 30اضلاع کے کسانوں کو سوالاکھ ایکڑ اراضی الاٹ کرنے کی منظوری ✍ 22/جولائی: پاکستان: قبائلی اضلاع، الیکشن کے حتمی نتائج کا اعلان، ٹرن آؤٹ 25فیصد رہا، آزاد امیدوار6، پی ٹی آئی 5، جے یو آئی 3، جماعت اسلامی اوراے این پی کوایک ایک نشست ملی ✍ 24/جولائی: پاکستان: کراچی، جائیداد کی سرکاری قیمتوں میں 66فیصد تک اضافہ، ایف بی آر نے نئی ویلیو ایشن جاری کردی ✍ 25/جولائی: پاکستان: وفاقی حکومت کا موٹر سائیکل اور رکشے پرود ہولڈنگ ٹیکس لگانے کا فیصلہ ✍ 26/جولائی: پاکستان: عام انتخابات کوایک سال مکمل، پی ٹی آئی کا یوم تشکر، اپوزیشن کا احتجاج ✍ 27/جولائی: پاکستان: ایک لاکھ سے زاید پاکستانی عازمینِ حج سعودیہ پہنچ گئے، 13 کا انتقال ✍ 28/جولائی: پاکستان: امریکا نے پاکستان کے لیے ملٹری سپورٹ بحال کردی، محکمہ خارجہ اور ڈیفنس سیکورٹی کوآپریشن ایجنسی نے منظوری دے دی، ایف سولہ طیاروں کے لیے 12 کروڑ 50لاکھ ڈالرز کی ٹیکنیکل اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کی جائے گی ✍ وزیرستان، بلوچستان، پاک فوج پر سرحد پار سے حملہ، افسر سمیت 10فوجی شہید، ہر صورت مادرِ وطن کا دفاع کریں گے، آرمی چیف، سیاسی قیادت بھی متحد، حملوں کی مذمت ✍ 29/جولائی: پاکستان: شہدائے نیوزی لینڈ مسجد کے ورثاء کو حج کروانے کا حکم، خاندانوں کو شاہی پروٹوکول سے حج کروانے کے لیے سعودی فرمانرواں نے حکم جاری کردیا ✍ تباہ کن بارشیں، پنجاب کے پی کے میں مزید تین جاں بحق ✍ 30/جولائی: پاکستان: لاہور، تعلیمی اداروں میں ناچ گانے پر رجسٹریشن منسوخی کا اعلان، فحاشی نہیں چلنے دی جائے گی، پنجاب حکومت ✍ 31/جولائی: پاکستان: راولپنڈی، فوج کا تربیتی طیارہ رہائشی علاقے پر گر گیا، 2پائلٹ، عملے کے 3افراد سمیت 13عام شہری شہید، 12افراد زخمی ✍ یکم/اگست: پاکستان: اوگرا کی سفارشات پر حکومت نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بڑھادیں، پیٹرول 5روپے 15پیسے، ڈیزل 5روپے 65پیسے اور مٹی کا تیل 5روپے 38پیسے مہنگا، گھریلو ایل این جی سلنڈر کی قیمت میں بھی 19روپے کا اضافہ کردیا گیا ✍ 2/اگست: پاکستان: چیئرمین سینیٹ کے خلاف تحریکِ عدمِ اعتماد، اپوزیشن

www.idaraghufran.org

چیئرمین سینیٹ کو ہٹانے میں ناکام، ڈپٹی چیئرمین بھی عہدے پر برقرار، خفیہ رائے شماری میں 100 ووٹ کاسٹ ہوئے، چیئرمین سینیٹ کے خلاف 50، حمایت میں 45 ووٹ پڑے، 5 ووٹ مسترد، صادق سنجرانی کے حق میں اپوزیشن کے 9 ووٹ بھی پڑے ☜ 4/اگست: پاکستان: کنٹرول لائن، 30 اور 31 جولائی کو وادی نیلم میں توپخانے سے کلسٹر بم برسائے، 4 سالہ بچے سمیت 2 افراد شہید، 11 زخمی، جارحیت کا بھرپور جواب دیں گے، پاکستان، دنیا جنیوا کنونشن اور عالمی قوانین کی خلاف ورزی کا نوٹس لے، پاکستان ☜ بھارتی جنگی جنون، مقبوضہ کشمیر میں فوج اور فضائیہ الرٹ، سیاحوں کو علاقہ چھوڑنے کی ہدایت، مزید 3 کشمیری بھی شہید ☜ 5/اگست: پاکستان: مقبوضہ کشمیر جنگ کے دہانے پر، 7 شہید، سیاسی و حریت قیادت نظر بند، انٹرنیٹ موبائل معطل، امتحانات ملتوی۔ پاکستان کا بھارت کو ہر محاذ پر بھرپور جواب دینے کا فیصلہ ☜ 6/اگست: پاکستان: بھارت نے کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کردی، کشمیر میں کرفیو لگا کر مودی سرکار نے صدارتی فرمان کے ذریعے آئین کی دفعہ 370 اور 35 اے ختم کردی، مقبوضہ وادی کو یکطرفہ طور پر بھارتی وفاق کا حصہ بنادیا گیا، لداخ جموں وکشمیر سے الگ، بھارتی اپوزیشن کا شدید احتجاج ☜ 7/اگست: پاکستان: نیپرا نے بجلی فی یونٹ 9 پیسے سستی کرنے کی منظوری دے دی، کمی جون کی فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ میں کی جائے گی ☜ اقوام متحدہ، او آئی سی اور چین کا بھارتی اقدام پر اظہارِ تشویش ☜ 8/اگست: پاکستان: قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس، بھارت سے تجارت ختم، ہائی کمشنر بے دخل، فضائی حدود بند، فوج الرٹ، سفارتی تعلقات محدود کرنے کا فیصلہ، دوطرفہ معاہدوں پر بھی نظرِ ثانی پر اتفاق، کشمیریوں سے اظہارِ یکجہتی کے لیے ملک بھر میں مظاہرے ☜ 9/اگست: پاکستان: چودھری شوگر ملز کیس، ن لیگ کی مریم نواز اور یوسف عباس گرفتار، اپوزیشن کا شدید احتجاج ☜ 10/اگست: سعودیہ: مکہ مکرمہ، مناسکِ حج شروع، لاکھوں فرزندانِ اسلام منیٰ میں خیمہ زن، آج حج کا رکنِ اعظم ادا ہوگا، تمام عازمین ظہر اور عصر ساتھ ادا کرکے مغرب تک میدانِ عرفات میں وقوف کریں گے، سورج غروب ہوتے ہی مزدلفہ کے لیے روانگی، مغرب اور عشاء اکٹھے ادا کی جائے گی، کل رمی جمار کے بعد عازمین قربانی کریں گے ☜ 11/اگست: پاکستان: ایشیائی بینک نے 2 برس سے معطل امدادی پروگرام بحال کردیا ☜ 12/اگست: پاکستان: تعطیلاتِ اخبار ☜ 13/اگست: پاکستان: تعطیلاتِ اخبار ☜ 14/اگست: پاکستان: عید الاضحیٰ پر مذہبی جوش وخروش، ہزاروں جانور قربان، ملک بھر میں نمازِ عید کے اجتماعات، کشمیر، فلسطین سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے

www.idaraghufran.org

دعائیں ✍ 15/اگست: پاکستان: 73واں یومِ آزادی، کشمیریوں کے نام، ملک بھر میں جوش وخروش، ریلیاں، تقریبات ✍ 16/اگست: پاکستان: LOC بھارتی فائرنگ، 3جوان شہید، پاک فوج کی منہ توڑ جوابی کاروائی، 5بھارتی فوجی مارے گئے، بنکر تباہ ✍ پاکستان، آزاد کشمیر سمیت اکثر ممالک میں بھارت کا یومِ آزادی، یومِ سیاہ بن گیا، تاریخی ریلیاں ✍ بھارت کو بڑی سفارتی شکست، بھرپور مخالفت کے باوجود، پاکستان کی درخواست پر سلامتی کونسل کا اجلاس آج طلب، 50سال بعد کشمیر عالمی فورم میں زیرِ بحث ✍ 17/اگست: پاکستان: فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد، حجاج کی وطن واپسی آج شروع ہوگی ✍ 18/اگست: پاکستان: مسئلہ کشمیر عالمی تنازع تسلیم، بین الاقوامی امن اور سیکورٹی کا مسئلہ ہے، یواین چارٹر اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل ہوگا، اقوامِ متحدہ ✍ 19/اگست: پاکستان: گندم کوٹہ سسٹم کا پرانا نظام رائج، 20 کلو آٹے کا تھیلا22روپے مہنگا ✍ 20/اگست: پاکستان: جنرل باجوہ 2022 تک آرمی چیف، 3سالہ نئی مدت 30نومبر سے شروع ہوگی، فیصلہ علاقائی سلامتی کے پیشِ نظر کیا گیا، وزیرِ اعظم آفس کا اعلان۔

Awami Poultry
پروپرائیٹر: پرویز اعوان
Hole sale center
عوامی پولٹری ہول سیل سینٹر
ہمارے ہاں مرغی کا مکمل سپیئر پارٹس دستیاب ہے، مثلاً گردن، پوٹا کلیجی، وینگ، لیگ پیس اور بون لیس وغیرہ دستیاب ہیں
تھوک و پرچون ہول سیل ڈیلر
نیز شادی بیاہ میں مال منڈی ریٹ پر دستیاب ہے
مین روڈ، رتہ امرال، راولپنڈی 0336-5478516 0321-5055398

قرآن تھراپی | ہومیوپیتھی | طب نبویؐ | حجامہ

قرآن تھراپی سنٹر کے تحت تمام مریضوں کیلئے
خصوصی رعایت

حجامہ

حجامہ کا پہلا پوائنٹ -/500 روپے اور اسکے بعد کے تمام
پوائنٹ -/300 روپے میں

مائیگرین | دردشقیقہ | کمردرد | لقوہ
فالج | شوگر | نیند کا نہ آنا | ڈپریشن
خون کے امراض | معدہ جگر کے امراض | ذہنی نفسیاتی امراض | مہروں کے درد

''اس میں روحانی اور جسمانی دونوں امراض کا علاج ہے''
حفظانِ صحت کے تمام اصولوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

جدید تشخیصی نظام

خواتین کیلئے لیڈی ڈاکٹر

آپکے خون کا ایک قطرہ آپکے جسم میں چھپی تمام بیماریوں کی نشاندہی کرسکتا ہے

تشریف لانے سے پہلے وقت ضرور لیں | کلینک ٹائمنگ صبح 9 بجے تا شام 6 بجے

قرآن تھراپی سنٹر سید پور روڈ حیدری چوک راولپنڈی بالمقابل عائشہ ہاسپٹل (ناغہ جمعہ، ہفتہ)

لاہور کلینک: گارڈن ٹاؤن ابوبکر بلاک 77/B (بروز ہفتہ)

0300-5208331-0300-5208331

طب نبویؐ کی تمام پراڈکٹس دستیاب ہے۔ خالص شہد بیری، زیتون کا تیل، خالص زیتون، کلونجی، سنامکی، تلبینہ وغیرہ

لذیذہ مرغ پلاؤ®

Laziza Murgh Pulao®

Laziza Murgh Pulao®

لذیذہ مرغ پلاؤ®

Murgh Pulao

Pulao Kabab

برانچ:

چوک آفندی کالونی، صادق آباد، راولپنڈی

051-8489611

0300-9877045

Website for Order:

www.lazizamurghpulao.com

Contact All Branches:

51-8489511 , 0310-4043333

برانچ: النور پلازہ، نزد شیل پٹرول پمپ، مین اڈیالہ روڈ، راولپنڈی

051-8772884   0334-8082229

برانچ: سلمان شہید روڈ، آفندی کالونی، چوک صادق آباد، راولپنڈی

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ (ترمذی)

ترجمہ: تم جس چیز سے (بیماریوں کی) دواء وعلاج کرتے ہو، اُس میں افضل چیز حجامہ ہے، یا یہ فرمایا کہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دواء حجامہ ہے (ترمذی، بخاری، مسلم)

سنت بھی علاج بھی

الحجامہ کلینک

پچھنے لگوانے میں روحانی وجسمانی دونوں بیماریوں کی شفا ہے

ان بیماریوں کا بہترین علاج

جسم کا درد | ڈپریشن | ہائی بلڈ پریشر | عرق النساء | بواسیر

موٹاپا | گھنٹیا | یرقان | دردِشقیقہ | بانجھ پن

ہارمونز کا مسئلہ | یورک ایسڈ | معدہ | شوگر | جوڑوں کا درد

جسم کا سُن ہوجانا | کولیسٹرول | اس کے علاوہ 72 بیماریوں کا علاج

علاج برائے خواتین

مسزعمران رشید (Cupping Therapist)

Diploma Holded of Cupping Therapy(Hijamah)

Executive Member : Hijamh Aps Fourm

مکان نمبر NE-786، ڈاک خانہ ٹیوب ویل والی گلی نمبر 4، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی۔

فون نمبر: 0321-5349001-0331-5534900

علاج برائے مرد حضرات

شہر یار صاحب

فیز 8، بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی فون 0313-9524191

زیرِ انتظام

عمران رشید، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی ۔فون 0333-5187568

Shaikh Ahsan
0314-5165152

Shaikh M. Usman
0321-5593837

Classic Electronics

Deals in :Computer Networking,
Cable & Accessories

TP-LINK
The Reliable Choice
Authorized Dealer in Pakistan

CISCO
UBIQUITI NETWORKS
D-Link Building Networks for People
Baynet Advance Network Products
MikroTik
netis
Tenda
BAYLAN
TOTO LINK The Smartest Network Device

Shop # 3,G/F, TM Plaza
D.A.V. College Road,Rawalpindi
Tell: 051-5775571-2. Cell: 0314-5165152

مدیر: بابا جی عبد الشکور

راولپنڈی کا سب سے بڑا اور پرانا کتب خانہ

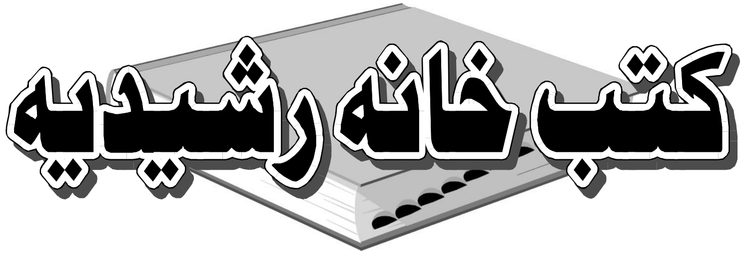

ہمارے ہاں ہر قسم کی دینی کتب

دستیاب ہیں

کتب خانہ اپنی پرانی جگہ (دار العلوم تعلیم القرآن، مدینہ مارکیٹ) منتقل ہوگیا ہے

راجہ بازار مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

فون: 051-5771798 0321-5879002

0321-5247791